آثارِ مدینہ
مدینہ منورہ کا تصویری البم
قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ
719 تصویریں
والمدینۃ خیرٌ لھم لو کانوا یعلمون
راجا رشید محمود

آثارِ مدینہ

مدینہ منوّرہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

719 تصاویر

راجا رشید محمود

مدنی گرافکس رجسٹرڈ

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

اشاعتِ اول:

شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ
جولائی ۲۰۱۱ء

صفحات : ۲۵۶

طابع/ناشر: مدنی گرافکس (پرنٹرز پبلشرز) لاہور۔ پاکستان

ہدیہ

=/1592 روپے

=/75 سعودی ریال

=/40 امریکن ڈالر

تحقیق، تدوین، بعض تصاویر، شاعری:

راجا رشید محمود

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور۔ صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ
چیئرمین "سید ہجویر نعت کونسل (محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب)
جنرل سیکرٹری مجلسِ سخن رجسٹرڈ۔ معتمدِ عمومی انجمن خادمانِ اردو

ڈیزائننگ، خطاطی، کمپوزنگ:

اظہر محمود

ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"۔ ڈائریکٹر "مدنی گرافکس"

ترتیب، انتظامِ طباعت و اشاعت:

راجا اختر محمود

ڈائریکٹر "مدنی گرافکس" (ڈیزائنرز، پرنٹرز، پبلشرز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں
جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو بسمِ اللہ کہہ کر بات کی محمودؔ مومن نے
تو فقرہ فقرہ قولِ دانش و حکمت نظر آیا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

آثارِ مدینہ

قبورِ آقا ﷺ و شیخینؓ کے گرد پنج گوشہ (چھت تک بند) دیوار پر آویزاں غلاف کی قریب سے لی گئی تصویر

حرفِ مؤلف

سعادتوں کے خواہش مند عقیدت کیشوں کے لیے شہرِ کرم مدینۃ النبی (ﷺ) کے شعائر و آثار کی نشان دہی اور زائرین کی متمنی نگاہوں کی رہنمائی نہایت اہم ہے۔ شہرِ حضور (ﷺ) کی جو مساجد اور دیگر عمارات منہدم ہو چکیں اور جو اہم آثار زیارت کے لیے موجود نہیں ہیں ان کی تاریخی حیثیت و اہمیت سے واقفیت تمام اہلِ ایمان کی ضرورت ہے۔

اس مقصد کے لیے مختلف زبانوں میں کئی کتابیں سامنے آئیں لیکن کہیں معلومات کا حصہ نہایت طویل ہے' کہیں تصویروں کے ساتھ صرف نام میں ضروری معلومات نہیں دی گئیں۔ بیشتر کتابوں میں ایک سی معلومات درج ہیں اور کئی مقامات کا ذکر نہیں ہو سکا یا ان کی تصاویر دستیاب نہیں ہوئیں۔ معلومات اور تصاویر کے حصول میں ہماری محنت کا عرصہ کم و بیش آٹھ سال پر محیط ہے۔ ان شاء اللہ بیسیوں بار کی حاضریوں والے اور دسیوں کتابوں سے معلومات کشید کرنے والے اربابِ عشق و اخلاص بھی اس البم سے کچھ نئی معلومات حاصل کر سکیں گے۔ اس سلسلے میں تگ و دو کی توفیق ہمیں رب کریم جل شانہ العظیم کے کرم اور حضور حبیب رب العلا علیہ التحیۃ والثناء کی رحمت سے ملی ہے۔ اسی لیے ہم ان کے حضور سرنگوں رہتے ہیں۔

اس کام میں جو حضرات ہمارے مددگار و معاون رہے' ان میں محمد نواز کھربائی مدنی' اعجاز خورشید احمد مدنی' اصغر علی نظامی' محمد اسلم گجر ایڈووکیٹ' محمد ارشاد اچھی' عبدالمجید خان مدنی' سجاد حسن (بحرین)' افتخار احمد حافظ قادری' غلام احمد قادری مدنی' محمد اشفاق بھٹی مدنی' ڈاکٹر کرنل (ر) راجا محمد یوسف قادری' محمد رضوان قادری ابن رفیع الدین ذکی قریشی' مظہر سلیم مجوکہ اور شاہ اسحان کے اسماءِ گرامی اہم ہیں۔ عزیزم اظہر محمود نے خطاطی' کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کی اور عزیزم راجا اختر محمود نے حسنِ طباعت و اشاعت کی ذمہ داری محبت سرکار (ﷺ) کے جذبے سے نبھائی۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اگر اس کتاب کے حوالے سے تحقیق اور ترتیب و تدوین' ڈیزائننگ یا ترتیب کے سلسلے میں ہماری کوئی کاوش قارئین و ناظرین محترم کو اچھی لگے تو میرے والدین اور میری بیگم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا فرمائیں اور یہ بھی کہ رب ذوالجلال جل وعلا میرے لیے مدینہ طیبہ میں موت اور جنت البقیع میں تدفین کے احکام جاری کرنے کا کرم فرمائے۔

(ر ر م)

انتساب

بقیعِ پاک میں مدفون

بزرگ ہستیوں کے نام

اِس گزارش کے ساتھ کہ مجھے بھی اپنے قریب جگہ دلوانے کی دُعا کریں

خدا بھی جانتا ہے اس سے واقف ہیں پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ○ مرا دفنِ بقیعِ پاک ہی مقصودِ واحد ہے

81 GRATIS

إجازة تدفين الفقيد

حيث أن الإجازة من الورثة القانونية لتدفين الفقيد المسلم من ضرورة
الشريعة الإسلامية الغراء.
وحيث أن رغبة الفقيد يستحسن من الورثة تنفيذه؛
انه يعلن بأن السيد راجا رشيد محمود ابن راجا غلام محمد، أظهر
منزل، ستريت رقم ٥/١٠، نيو شاليمار كولوني، ملتان رود، لاهور
ونحن الموقعين ورثته القانونية.
أن السيد راجا رشيد محمود له رغبة كاملة في تدفينه بجنة البقيع
بالمدينة المنورة في محال وفاته بالمدينة المنورة.
ونحن الورثة راجا رشيد محمود نرى رغبة والدنا باحترام و اهتمام بالغ
ونحن نعتبر بأنه من واجباتنا أن نقوم بتكميل رغبته.
لذا نحن الورثة القانونية للمذكور راجا رشيد محمود نسعد بمنح
الإجازة لدفنه في مقبرة جنة البقيع بالمدينة المنورة.

١- اظهر محمود (ابن)
٢- اختر محمود راجا (ابن)

اظهر منزل، ستريت رقم ٥/١٠،
نيو شاليمار كولوني، ملتان رود،
لاهور - الباكستان

Bureau:
AL-MUSTAFA
For Legal Arabic & English Translation Services
Anarkali, Lahore.

تدفینِ بقیعِ پاک کے سلسلے میں مصنف کا پاکستانی وزارتِ خارجہ اور سعودی سفارت خانے سے منظور شدہ وصیت نامہ

PAKISTAN 81 GRATIS 100 RS.

ONE HUNDRED RUPEES

PERMISSION FOR BURIAL OF DEAD BODY

Whereas permission of the legal heirs is a "Shariah requirement" for burial of the dead body of Muslim;

A N D whereas desire/will of the deceased is obligatory to be honoured by the legal heirs of the deceased so far as burial of his dead body is concerned;

It is therefore, declared hereby that *Raja Rasheed Mahmood Son of Raja Ghulam Mohammad* r/o Azhar Manzil, Chowk Gali No 5/10, New Shalimar Colony, Multan Road, Lahore (Pakistan) is our father and we the under-Signed are his legal heirs.

The said *Raja Rasheed Mahmood* has earnest desire to be buried, in case of his death at *Madinah al-Munawwarah*, in *Jannat al-Baqih*.

We the legal heirs of *Raja Rasheed Mahmood* have great respect and regard for the desire of our father and consider it our duty to honour his will/wish.

Wherefore, we the legal heirs of the said *Raja Rasheed Mahmood* hereby, give Permission for the burial of his dead body in *Jannat al-Baqih, Madinah al-Munawwarah*.

Sd/-
Raja Rasheed Mahmood
Azhar Manzil, Chowk Gali No 5,
New Shalimar Colony, Multan Road,
Lahore (Pakistan)

Sd/-
1- Azhar Mahmood (Son)
2- Raja Azhar Mahmood (Son)

ATTESTED
NOTARY PUBLIC

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ
وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ
لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝١ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝٢
(البلد۔٩٠:٢-١)
مجھے اس شہر کی قسم۔اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں
مدینہ بنا عرشِ اعظم کا زینہ
سبب انت حل بھذا البلد ہے

والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمو
اور مدینہ اُن کے حق میں بہتر ہے اگر وہ جان
(صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب ترغیب الناس فی سکنی المدینة عند فتح الا
حدیثِ رسول ﷺ
والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون

مدینہ منورہ ۔ سرزمینِ محبت

☆ ہر شہر، شہر ہے لیکن اپنے خاص نام سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں البتہ ایک شہر ایسا بھی ہے جسے صرف ''شہر'' کہیں تو ہر رنگ، ہر نسل، ہر ملک کا مسلمان جانتا ہے کہ کس شہر کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

☆ مدینہ شہر کو کہتے ہیں۔

☆ دنیا کی کوئی زبان بولنے والا بھی جب مدینہ کہتا ہے یا سنتا ہے تو اسے علم ہوتا ہے کہ مراد مدینۃ النبی (ﷺ) ہے۔

☆ یہی ایک شہر تو ہے جو جائے امن و سکون ہے۔ جہاں جا کر واپس آنا روتے دھوتے ہی ممکن ہے۔ جہاں جا جا کر جی نہیں بھرتا۔

☆ مدینہ منورہ سرزمینِ محبت ہے۔ مومنِ اول تبع اول حمیری سے پوچھو یا آج کے کسی آلودۂ عصیاں نام لیوا سے، جواب یہی ملے گا۔

☆ مدینہ طیبہ کی کشش روحوں کے لیے ہے، طائرِ روح قفسِ جسد میں ہو یا اس قید سے رہائی پا چکا ہو اس کے لیے جائے قرار یہی ہے۔ وہ یہاں کی مقناطیسیت کے اثر سے آزاد نہیں ہو سکتا۔

☆ روح قیدی کی صورت میں وہاں پہنچے تو جسم کو اس سرزمینِ محبت کا قیدی بنا دینا چاہتی ہے، انسان ایک بار وہاں سے ہو آئے تو بار بار وہاں جانے کے لیے تڑپتا ہے، صبح و مسا یادوں کی معیت میں دوری کے کرب جھیلتا ہے، قرب کی تمنا میں زبان کو درود و سلام سے لال رکھتا ہے۔

☆ یہ شہر عقیدتوں کا مرکز و محور ہے، محبتوں کا امین ہے۔

☆ یہ شہر ایثار و اخلاص کی سرزمین پر آباد ہے۔

☆ یہاں پہنچ کر انسان کا رواں رواں شدتِ عجز و ارادت سے سجدہ کناں ہو جاتا ہے۔

☆ یہاں سے بٹنے والی خیرات پر کائنات پلتی ہے۔

☆ شہر جو ہجرت کرانے والی ہستی کو بہت پسند تھا، جو ہجرت کرنے والی ہستی کا شہر کہلایا۔

☆ شہر جس کو حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مستقل معیت کا اعزاز عطا فرما رکھا ہے۔

☆ یہاں حاضری ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی۔

☆ حاضری..... جس سے دلوں کے علاقے مستحکم ہوتے ہیں۔

☆ رتجگے..... جن کے نشے میں اہلِ دل نیند کا تصور حرام جانتے ہیں۔

☆ نسبتیں..... جن کے حوالے معتبر ہیں۔

☆ زیارتیں..... جو عہدِ بہترین کے بہترین لمحوں کی یادگار ہیں۔

☆ فضاؤں میں رچی بسی خوشبوئیں، جن سے اربابِ بصیرت مشامِ جاں کو معطر کرتے ہیں۔

☆ یہاں سورج پہلے گنبدِ خضرا کو جھانکتا ہے، پھر قدمین کی طرف سے برآمد ہوتا ہے۔

☆ مرحبا وہ لوگ، جو اس تاک جھانک کے شاہد ہیں۔

☆ مرحبا وہ زائر، جو سعادتیں سمیٹنے میں ماہر ہیں۔

☆ زندہ باد وہ خوش مقدر، جو ان مظاہر کے لیے دل کی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں۔

ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھ

وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھ

مدینہ منوّرہ کا نقشہ

احادیث مقدسہ میں سے شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ۹۹ نام پہلی مرتبہ جمع کیے گئے ہیں

شہرِ کرم مدینہ مُنوّرہ کے 99 اسماءِ مُبارکہ

ارض اللہ	الحبیبہ	سیدة البلدان	غلبہ	المحبوبہ	المقر
الجابرہ	المحببہ	المطیبہ	السلقہ	ارض الهجرہ	اکالة البلدان
الحرم	الشافیہ	القاصمہ	المحفوظہ	المقدسہ	دارالسنہ
المحبہ	المقدسہ	ظباب	ذات الحجر	اکالة القریٰ	حرم رسول اللہؐ
طابہ	قریة الانصار	المحفوفہ	الموفیہ	دارالسلام	المحبورہ
المقر	السلقہ	ذات النحر	الایمان	حسنہ	طیبہ
قریة رسول اللہؐ	مدخل صدق	ذات النخل	دارالهجرہ	المحرمہ	المکینہ
دارالسنہ	البارہ	البلد	الخیرہ	العاصمہ	
المبارکہ	مدینة الرسولؐ	دار الفتح			

جو کیے ہیں جمع پہلی مرتبہ محمود نے ○ ہیں ۹۹ نام شہرِ سرورِ کونین ﷺ کے
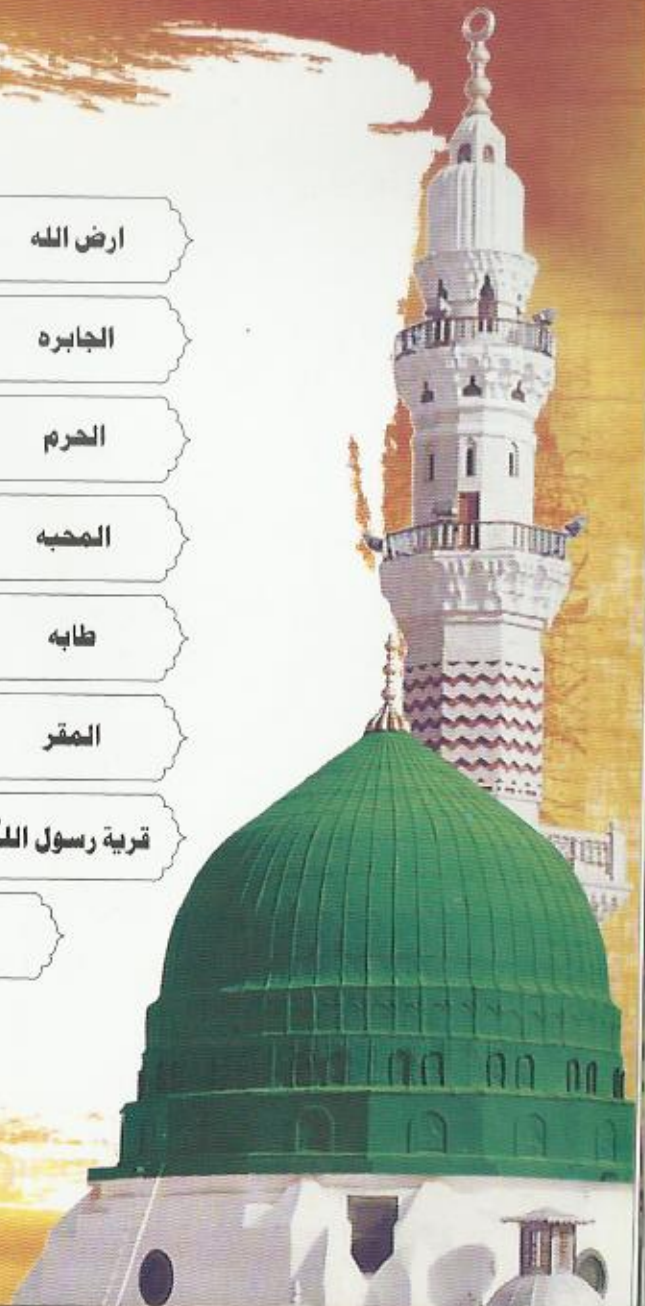
احادیث مقدسہ میں سے شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ۹۹ نام پہلی مرتبہ جمع کیے گئے ہیں

شہرِ کرم مدینہ مُنوّرہ کے 99 اسماءِ مُبارکہ

- الدرع الحصینه — المحروسه — الناجیه — دارالسلامه — البرره — بیت الرسول
- الدار — العذراء — المومنه — المرحومه — البارہ — ذات الحرار
- المختاره — نبلاء — تندر — الهذراء — جزیرة العرب — دار الابرار
- الغرا — قلب الایمان — المرزوقه — البره — طانب — المدینه
- یندد — البلاط — یندر — الجنه — دارالایمان — العروض
- مبدأ الحلال والحرام — مضجع الرسولؐ — البحیره — ظبابا — المسکینه — المکتان
- البحره — النحر — الحصینه — قبة الاسلام — الغرا — المجبوره
- مهاجر الرسولؐ — البحیره — الفاضحه — المسلمه — المطیبه
- المکنیه — مبدأ الحلال والحرام

عکسِ شہرِ مُصطفٰی کو دیکھتے ہی دوستو ○ روح کی پوروں پہ اسماءِ مدینہ کو پڑھو

مدینۃ النبی ﷺ کی فضیلت

کتبِ احادیث میں اپنائیت اور محبت کے اس دیار کی فضیلت میں بہت سی احادیث ملتی ہیں۔ آقا حضور (ﷺ) نے اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ شہر کو مکہ معظّمہ کی طرح حرم قرار دیا۔ اس کے لیے دعا فرمائی۔ یہاں سکونت کی فضیلت بتائی، یہاں سے مستقلاً جانے کو ناپسند فرمایا۔ فرمایا کہ یہ شہرِ عزیز طاعون اور دجّال سے محفوظ رہے گا۔ اسے طیبہ اور طابہ کا نام دیا۔ یہاں کے پہاڑ (اُحد) کو جنت کا پہاڑ فرمایا۔ فرمایا کہ اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے، ہم اس سے محبت فرماتے ہیں۔ مسجدِ نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت بیان فرمائی۔ مُسندِ احمد اور جامع ترمذی میں ہے کہ جسے یہ توفیق نصیب ہو کہ مدینہ طیبہ میں اسے موت آئے تو وہ اسے ترجیح دے۔ یہاں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔

متفق علیہ حدیث پاک ہے: حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ معظّمہ کو عطا فرمائی، مدینہ منورہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ ہر عالم (ﷺ) نے یہ دعائیہ کلمات کہے کہ اے اللہ! مدینہ کو ہمارے لیے مکہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔ اس خطے کو صحت کا گہوارہ بنا اور یہاں کے ''صاع'' اور ''مد'' میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما۔

جبلِ عیر کے بارے میں حضور (ﷺ) نے فرمایا۔
"یہ پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے۔ یہ جہنم کے ایک دروازے پر ہے"۔

تصویر: ۲۰۱۰

حدودِ حرمِ مدینہ

مشکوٰۃ المصابیح کے "باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالیٰ" کی پہلی حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ حضور حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ جبل عیر سے جبل ثور تک کا علاقہ میرا حرم ہے۔ اب جو اس حد بندی میں ترمیم کرے یا ترمیم کرنے والے کی مدد کرنے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جبل ثور اور جبل عیر جنوب اور شمال میں پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

تصویر: ۲۰۱۰

جبلِ عیر
جبلِ ثور
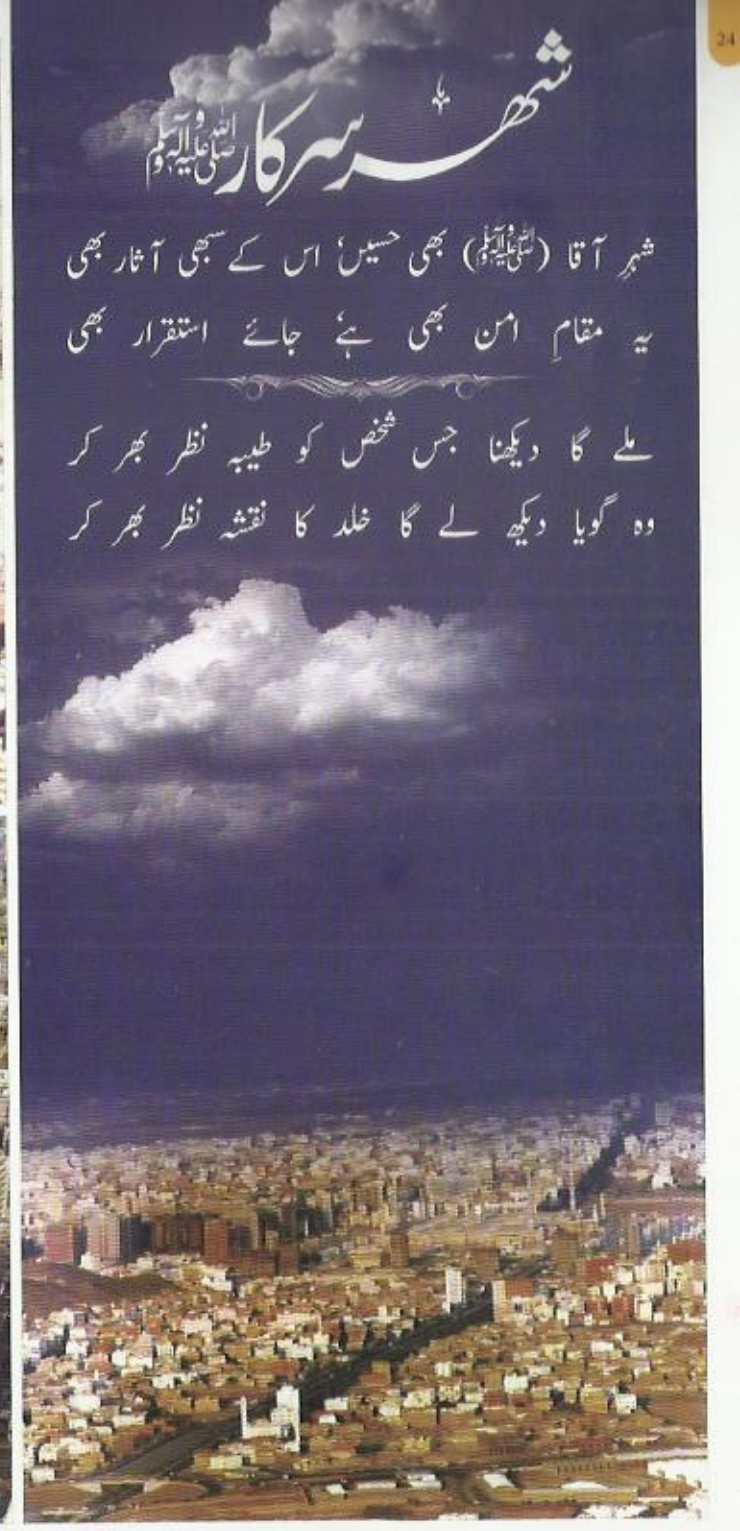
آب و ہوائے طیبہ کو تکریم بخش دی
یثرب کو جب حرم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

بیتِ خدا سے کم نہیں بیتِ حبیبِ رب (ﷺ)
حرمت میں ہے یہ اس کے برابر، یقین کر!

شہرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بھی حسیں، اس کے سبھی آثار بھی
یہ مقامِ امن بھی ہے، جائے استقرار بھی

ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھر کر
وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھر کر

تصویر: دسمبر ۱۹۹۷

مدینۂ طیبہ اور مرکزِ مدینہ

باادب، باملاحظہ، ہوشیار

یہ نکتہ بتاتا ہوں تجھ کو مجرّب
مؤدّب رہا کر مدینے میں آ کر

طیبہ پہنچو، منزلیں سب معرفت کی مار لو ○ قریۂ محبت میں حاضری جونہی پاؤ
لوحِ محفوظِ طریقت پر ہے یہ لکھا ہوا ○ دیکھتے رہا کرنا مرکزِ مدینہ کو

مدینۂ منوّرہ - پرانی تصاویر

قریۂ محبت کی یہ قدیم تصویریں
طائرِ تصور کو سیر کیا کراتی ہیں

ہیں عماراتِ فلک بوس اب یہاں پر سیکڑوں
پہلے لیکن یہ حبیب کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شہر تھا

مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تین مینار والی پرانی تصویر

مدینۂ منوّرہ - پرانی تصاویر

۱۹۱۲ کی محمد محی الدین حسین کی رپورٹ کے مطابق مدینہ طیبہ کے اردگرد فصیل تھی جو سلطان سلیمان بن سلیم نے ۱۵۳۲ء میں بنوائی تھی۔
عشا کے بعد شہر کے سب دروازے بند کردیے جاتے تھے۔ اگر کوئی قافلہ رات کو آتا تو رات بھر باہر قیام کرکے صبح اندر داخل ہو سکتا تھا۔

تصویر: ۱۳۲۵ھ

تصویر: ۱۹۱۲ء

مدینہ منورہ کے قدیم بازار اور گلیاں

قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ

فَاتَّبِعُونِی

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آلِ عمران۔۳:۳۱)

یُحبِبکُمُ اللّٰہُ

آپ فرما دیجیے کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا

آپ (ﷺ) کی اطاعت رب کی اطاعت سے مشتق محمود ہوئی ○ رازِ حقیقت کو کھوجو تو فاتبعونی اِفشا ہے

قُبّۂ اَخضر دستارِ زمیں

سب سے پہلے ۶۷۸ھ میں ملک منصور قلدون نے روضۂ اقدس پر لکڑی کے تختوں اور سیسے کی پلیٹوں سے گنبد بنوایا۔ ۸۸۶ھ میں ملک اشرف قایتبائی نے گنبد پر سفید رنگ کروایا۔ اسے "قُبّۃُ البیضاء" کہا جاتا تھا۔ ۱۸۳۷ء میں سلطان عبدالحمید نے اسے سفید کے بجائے سبز رنگوایا۔ گنبدِ اخضر ہر مومن کی نگاہوں میں بستا اور دلوں میں نور بکھیرتا ہے۔

[illegible] (ﷺ) کے دم سے ہے نظمِ کائنات
[illegible] سے قائم ہیں سبھی شادابیاں

[illegible] ہماری چشمِ گوہر بار نے دیکھا
[illegible] دیکھ لی ہم نے بھی رحمت کی گھٹا گویا

[illegible] نبیوں کی کہ طیبہ مرجعِ کُل ہو
[illegible] (ﷺ) کا گنبدِ پُرنور دستارِ تمنا ہے

[illegible] لگا اُس روشنی میں گنبدِ خضرا
[illegible] پہ جو آبِ چشمِ تر چمکا

[illegible] (ﷺ) کے گنبد کا کیا نظارہ ہے
[illegible] تو رہی دیکھتی نظر منظر

[illegible] (ﷺ) کے گنبد نے بخشا
[illegible] خوش نمائی کا تصوّر

[illegible] (ﷺ) کا جب سے نظارہ کر لیا
[illegible] اندوہ کا ہم نے مداوا کر لیا

[illegible] ہو کہ دیکھو نبی (ﷺ) کے گنبد کو
[illegible] کی طرح اپنی چشمِ تر میں رہو

گنبدِ خضرا

کھُبے جو قبۂ خضرا کا عکسِ محترم دل میں
تو خود کو بارگاہِ خالقِ کُل تک رسا کہیے

جیسے مطاف ہو یہ سب نوریوں کی خاطر
مجھ کو تو یوں لگا ہے آقا (ﷺ) کا سبز گنبد

میں مُلک میں تھا تو کیفیت انقباض کی تھی
جمالِ قبہ ہے وجہِ کشودِ دیدہ و دل

جب بھی خیالِ طیبۂ اقدس میں بند ہو
ہوتا ہے میری آنکھ پہ گنبد ہرا طلوع

میں جب سے دیکھ آیا ہوں نبی (ﷺ) کا گنبدِ اخضر
مقابل سبز کے، کیسے نہ ہر اک رنگ پھیکا ہو

بسا لایا نظروں میں قُبّہ نبی (ﷺ) کا
میں یوں دیکھتا ہوں یہ منظر مسلسل

جب تک بہارِ قُبّۂ خضرا نہ دیکھ لی
گلشن مری اُمیدوں کا نذرِ خزاں رہا

ہے قُبّۂ حضور (ﷺ) کی شادابی مستقل
جو اور تازگی تھی، وہ تھی تارِ عنکبوت

مری نظریں ہیں یوں محوِ طوافِ گنبدِ خضرا
اسے تلخیص کہتا ہوں جہاں بھر کی بہاروں کی

اخضریت نور زا طیبہ میں آتی ہے نظر
اور بھی دیکھی کہیں تم نے ہری نورانیت؟

ہرے گنبد سے جس کو بھی تعلق تھا عقیدت کا
وہ بندہ امتحانِ حشر میں بھی سُرخرو نکلا

سبز گنبد دیکھنے کو کھولنا آنکھوں کو پھر
پہلے کِشتِ رُوح کو کر لے ہرا اچھی طرح

برکت ہے یہ سب گنبدِ اخضر کی، عزیزو!
جنت کی سڑک پر جو اشارے ہیں، ہرے ہیں

ہر بلندی ترے قدموں میں نظر آئے گی
پیشِ قُبّہ جو جھکائے گا تو سر کو آ کر

جب کر ہی چکے گنبدِ خُضرا کا نظارہ
سمجھو کہ چمک اٹھا مقدر کا ستارہ

دامانِ طلب اپنا، عزیزانِ گرامی!
پھیلایئے، وہ گنبدِ خُضرا نظر آیا

دستار ہری سر پہ رہی شہرِ کرم کے
یوں دُور مدینے سے کہیں دَورِ خزاں ہے

اپنی شادابیٔ تقدیر ضروری سمجھیں
ایک لمحے کو ذرا روضہ ہرا دیکھیں تو

اگر دل کی نظر سے دیکھنا ہو گنبدِ خضرا
نظر کے سامنے پھیلائی جائے شبنمی چادر

بیٹھا کوئی دیکھا نہیں روضے پہ کبوتر
نظّارہ عجب دیدۂ حیراں کے لیے ہے

رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضے کا خوشنما گنبد
ہے گویا کشتیٔ اُمت پہ بادبانِ شکیب

سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گنبد کی تصویرِ حسیں
میرے گھر میں ہے مرے گھر بھر کو چمکاتی ہوئی

نگاہیں ہوں مصفّٰی خواہشِ دیدار سے پہلے
وضو لازم ہے دیدِ قبّۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ

- جس مقام پر کسی نبی کا اپنے رب تعالیٰ سے مستقل وصال ہوتا ہے نبی کو قیامت تک وہیں رہنا ہوتا ہے۔
- اگر مسجدِ اقصیٰ قبلہ رہتی تو سب نمازوں کی پُشت حضور حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی طرف رہتی۔
- خالق ومالک جل وعلا نے یہ بات پسند نہ فرمائی اور اپنے کعبہ کو قبلہ بنادیا۔
- اب نمازیوں کا رُخ بارگاہِ حضور (ﷺ) (مرکزِ مسجدِ نبوی) کی وساطت سے کعبۃ اللہ کی طرف ہوتا ہے۔

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ
تصویر: ۱۹۹۰
۲۰۰۷
۱۱ نومبر ۱۹۹۳

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ
۲۰۰۸

تصویر ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲

١٦ نومبر ١٩٩٢

گنبد اور منارِ نور

جب منارِ نور و قبہ پر پڑے پہلی نظر ○ آنکھ کا سجدہ تو لوگو، تم سر منظر کرو

گُنبداور منارِ نُور

اہل محبت کے لیے قُبۂ خضرا اور منار نور لازم وملزوم ہیں اور حضورِ پُرنور (ﷺ) کے روضۂ اقدس کی شناخت ان دونوں سے ہوتی ہے۔

[illegible] زدہ ہے مینارِ پاک ان کا
[illegible] (ﷺ) کا سبز گُنبد گویا کُلاہِ طیبہ

[illegible] مینار بھی (ﷺ) ہی کی درخشانی ہے
[illegible] ہے نور فزا چہرۂ زیبائے حجاز

[illegible] گنبد و مینارِ مدینہ کا ثناگر
[illegible] کے ہمراہ جو ہے طُرّۂ انوار

[illegible] ہے منار نور طُرّے کی طرح
[illegible] ہے دستارِ رفیع المرتبت

[illegible] میں نے قُبّہ و مینارِ نور کو
[illegible] دل میں اُنس کے نقشے جما دیے

اس پر درودِ طیبہ کی جو سبز ہے کلاہ
مینارِ نورِ طرۂ دستار کو سلام

جب نظر پہلی پڑی تھی گُنبد و مینار پر
آنکھ کے رستے سے وہ تصویر دل میں آ گئی

نظرجو قُبّہ و مینارِ حضرت (ﷺ) پر پڑی میری
بصیرت ہو گئی وافر بصارت ہو گئی سیدھی

جب منارِ نُور و قُبّہ پر پڑے پہلی نظر
آنکھ کا سجدہ تو لوگو! تم سرِ منظر کرو

روح کی صحت کی خاطر چاہیے محمود کو
مُصطفٰی (ﷺ) کے گُنبد و مینار کی آب و ہوا
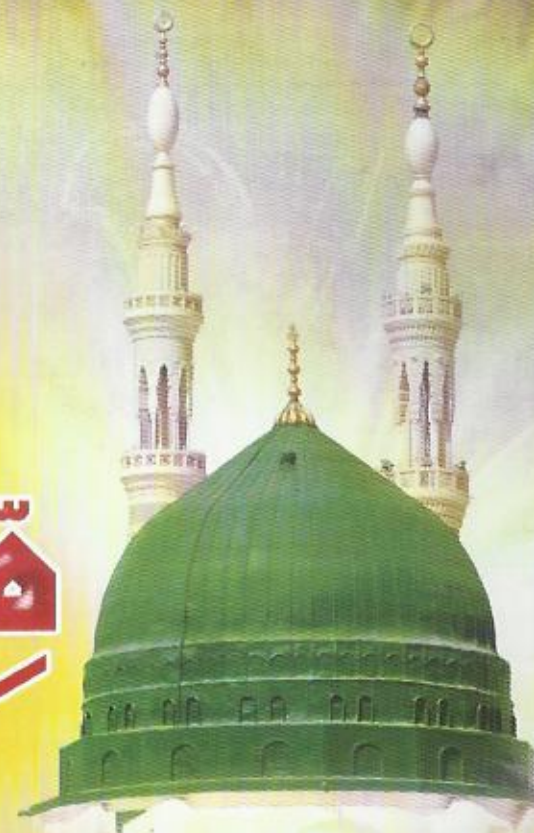
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

(المائدہ۔ ۵:۱۵)

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

نبی (ﷺ) کو یہاں بھیجنے کے عمل میں ○ ہے حق تعالیٰ من اللہ نور

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ (الاحزاب۔۳۳:۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام

اُمت کی مغفرت کے لیے جو کیا گیا ○ وہ فیصلہ ہے صلوا علیه وسلموا

بارگاہِ سرورِ کائنات ﷺ کے دو دلفریب منار

منارِ نُور (رئیسیہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۸۸ تا ۹۱ھ کے دوران پہلی مرتبہ مسجدِ نبوی (ﷺ) کے چاروں کونوں پر چار منار تعمیر کرائے۔ان میں سب سے بڑا منار ''منارہ رئیسیہ'' ہے جو گنبدِ روضۂ حضور (ﷺ) سے متصل ہے۔ اشرف قایتبائی نے تین مرتبہ (۱۴۸۴ء، ۱۴۸۶ء، ۱۴۹۰ء میں) اس منار کی تجدید وتعمیر کرائی۔اس میں سنگ موسیٰ استعمال کیا گیا ہے۔پانچ سو سال سے یہ منار یہاں موجود ہے۔

قریب گنبدِ اخضر جو اک مینارِ روشن ہے — فیض ہے دید منارِ نورِ سرور (ﷺ) کا فقط
''رئیسیہ'' یہی ہے تذکرہ جب ہو مناروں کا — میری آنکھوں میں جو اُتری شبنمی نورانیت

منارِ نورِ پیمبر (ﷺ) پہ جب نظر ٹھہری — اکتسابِ نور کی خاطر مدینے کو چلو
تو گویا اوڑھ لیا روشنی کے ہالوں کو — ہے منارِ نورِ آقا (ﷺ) پُرضیا آٹھوں پہر

منارِ رحمت

۱۳۰۹ء میں سلطان ناصر محمد ابن قلادن کی تجدید وتعمیر کے بعد سے اب تک یہ منار اسی جگہ موجود ہے۔اسے منارہ باب السلام بھی کہا جاتا ہے۔

نظر مینارِ رحمت پر پڑی ہے
ہمارا دیکھنا کیا پوچھتے ہو

جو آقا (ﷺ) کے مینارِ رحمت سے پھوٹا
دلوں میں اسی نور نے روشنی کی

ہو گا طے یوں قربِ حق کا مرحلہ اچھی طرح
پیشِ روضہ اپنی گردن کو جھکا اچھی طرح

ہمارا دیکھنا آقا ﷺ کے روضے کو ہے یوں گویا
نظر کے راستے سے قلب میں ٹھنڈک اتر جانا

پیشِ روضہ جب زباں محمودؔ کی ہوتی ہے گُنگ
بولتی ہے روح اس کی، سر جھکاتا ہے ضمیر

زمانے بھر کی کوئی چیز کیا مخفی رہے اُن سے
ٹکی رہتی ہے جن لوگوں کی روضے پر نظر پیہم

روضۂ سرکار ﷺ کی سبزی کو آنکھوں میں بسا
مزرعِ قسمت ترا شاداب تر ہو جائے گا

جاتے جاتے چشمِ احقر کی بصارت رُک گئی
روضۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا ہے منظر دلیل

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کا دیدہ زیب منظر

مرکزِ مدینہ
پہلے یہ تصویر آئی ہی نہ ہو گی سامنے
مسجدِ سرکار ﷺ کا نایاب منظر دیکھ لو
محمد نواز مدنی

مسجدِ نبوی ﷺ
مرکزِ طیبہ بقیعِ پاک اور شہرِ نبی ﷺ
سامنے تصویر کی صورت میں آتے ہیں نظر
۲۰۰۲
ہے بقیع کی جنت مصطفیٰ (ﷺ) کے قدموں میں
جس جگہ پہنچنے کی دل میں ہیں تمنائیں

مسجدِ نبوی ﷺ

رسول اللہ (ﷺ) کی مسجد میں بہر سجدہ تو پہنچے
مکاں ہو سامنے لیکن نظر تیری مکیں پر ہو

رسول پاک (ﷺ) کی مسجد میں کیسے بار پائیں گے
نمازِ عشق جو کرتے رہے اپنی قضا پیہم
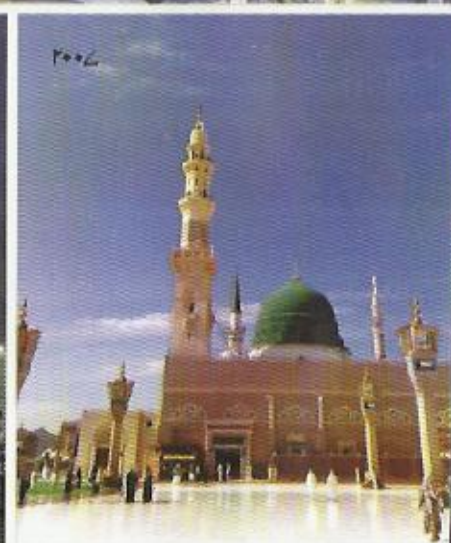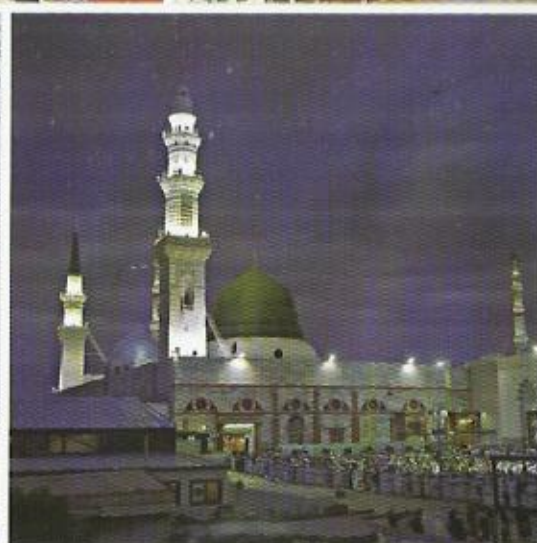
مسجدِ نبوی ﷺ

مسجدِ نبوی ﷺ

گوشۂ مسجدِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) پائیں
تو اسے اپنے لیے باعثِ راحت سمجھیں

گھوما پھرا میں طیبہ کی سڑکوں پہ بھی، مگر
مسجد میں ان (ﷺ) کی، قلب مرا معتکف رہا

۱۹۹۳

۲۰۱۰
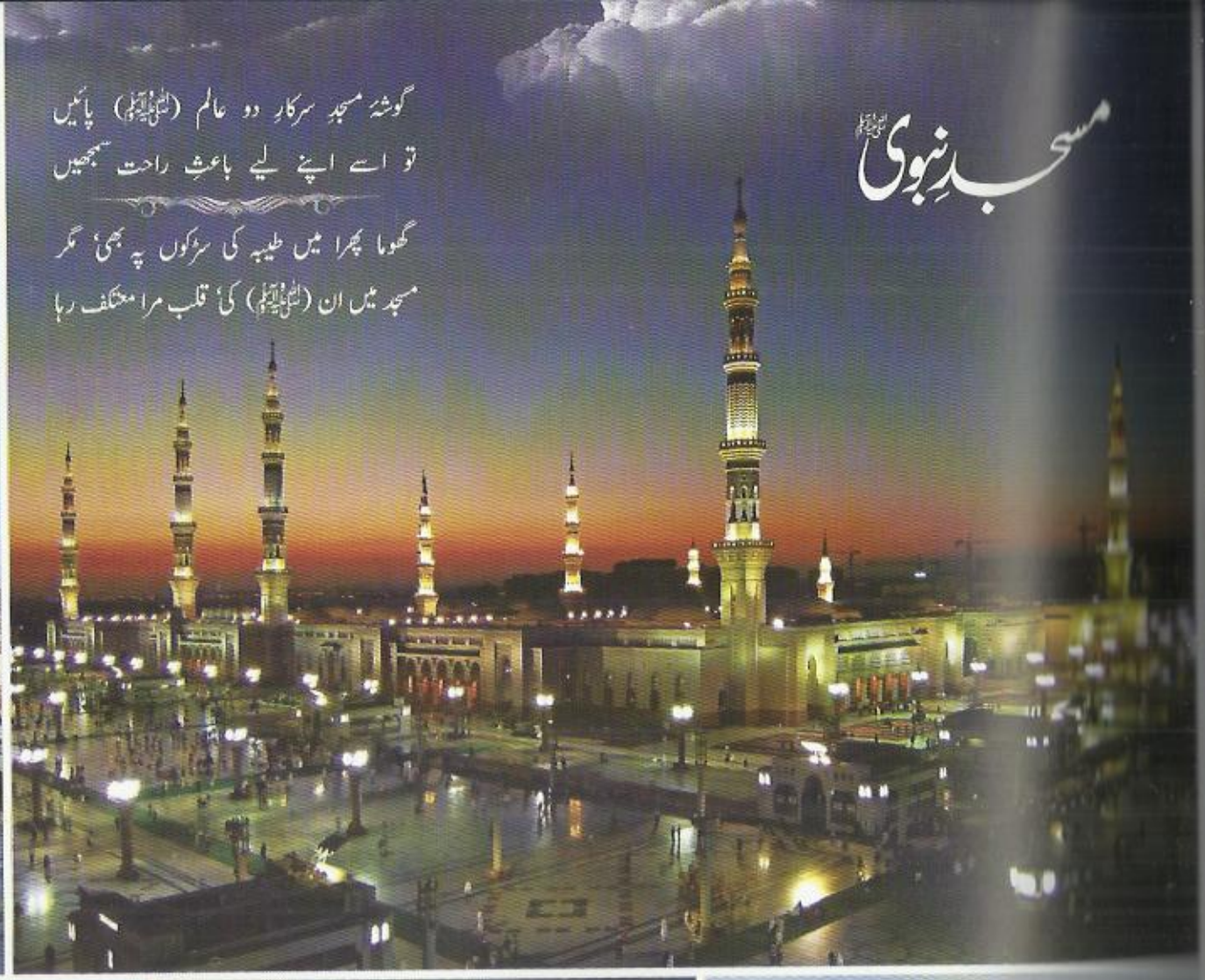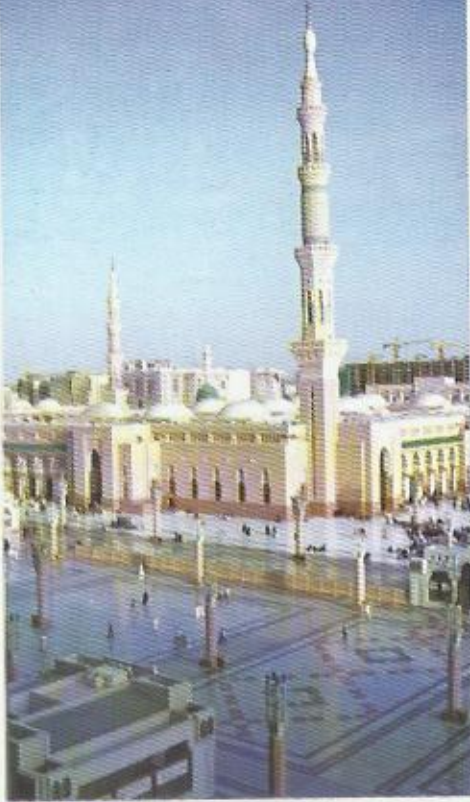
مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کے مناظر {1}

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کے مناظر {۲}

۱۹ دسمبر ۱۹۹۲

۱۹ دسمبر ۱۹۹۲

ریموٹ کنٹرولڈ گنبد

51
وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰىۚ
(الانفال ۔۸:۱۷)
اور وہ خاک آپ نے نہیں پھینکی جو آپ نے پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی
اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
الفتِ نبی (ﷺ) و ربِ نبی کی ہو آئنہ
کُھل جائے ہم پہ بھید اگر ما رمیت ہے
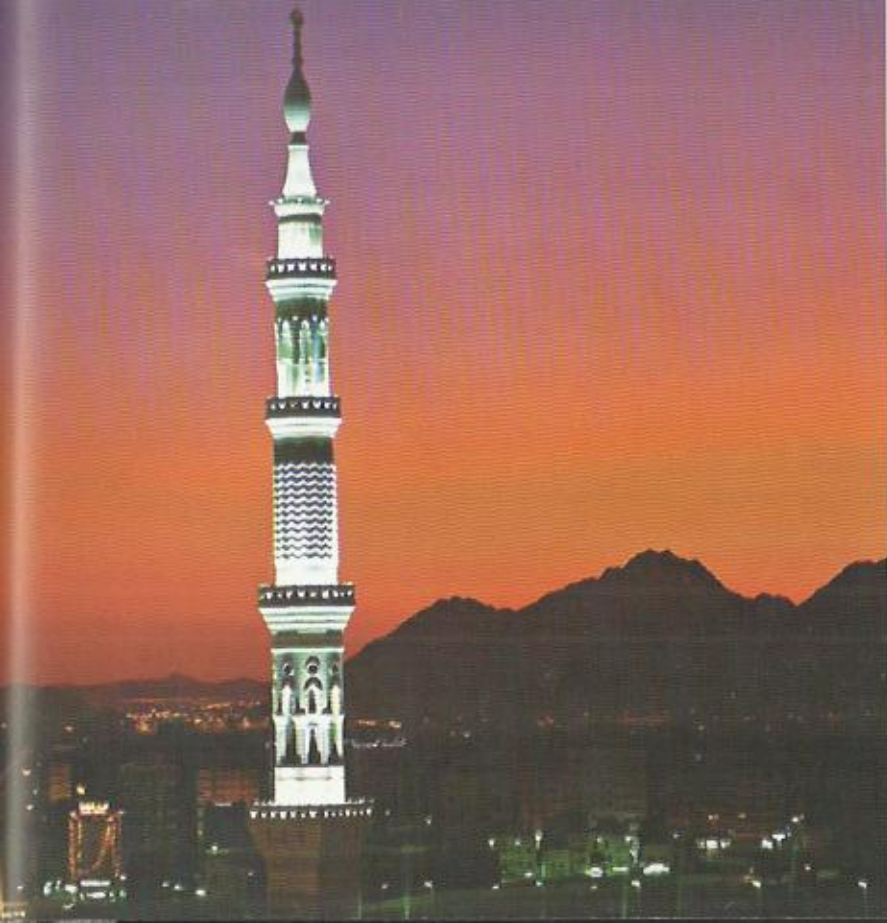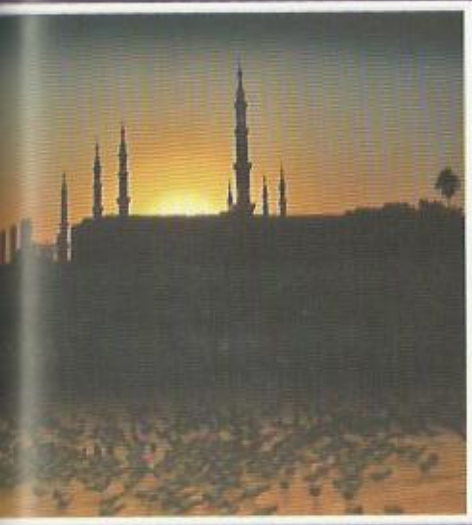
مسجدِ نبوی ﷺ کے شام کے مناظر

مسجدِ نبوی ﷺ کے رات کے مناظر
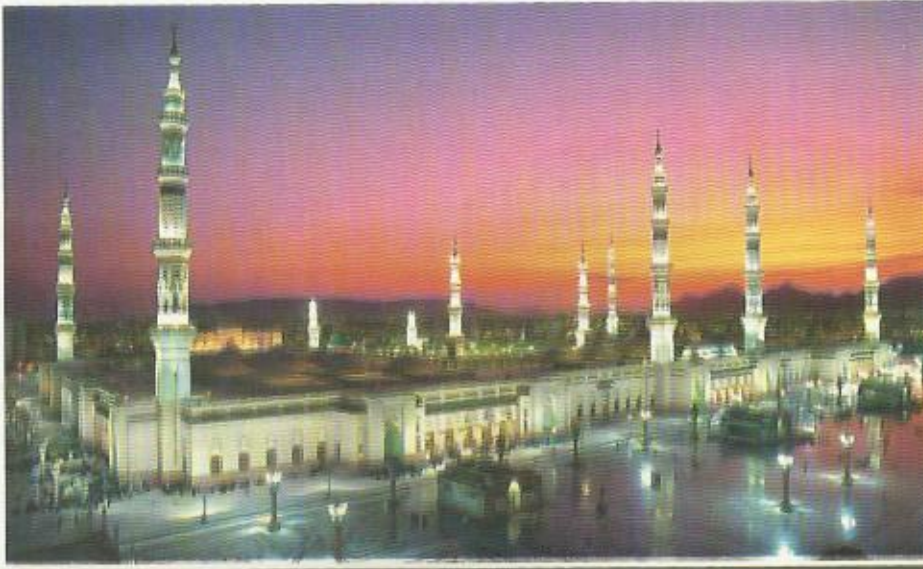
اندھیاروں کا تو شہر نبی ﷺ میں سوال کیا
ہر رات اس جگہ کی سویرا سے کم نہیں

جو شہر نبی ﷺ بقعۂ نور پایا
پڑھیں ہم نے اخبار حُسن مقدر

پھیلا رہا ہے آقا ﷺ کا در جگمگاہٹیں
دن نور بارِ شب کے پہر جگمگاہٹیں

ایک لمحے کو نہیں اس میں گزر ظلمات کا
رات بھی اس شہر کی لوگو! سحر آثار ہے
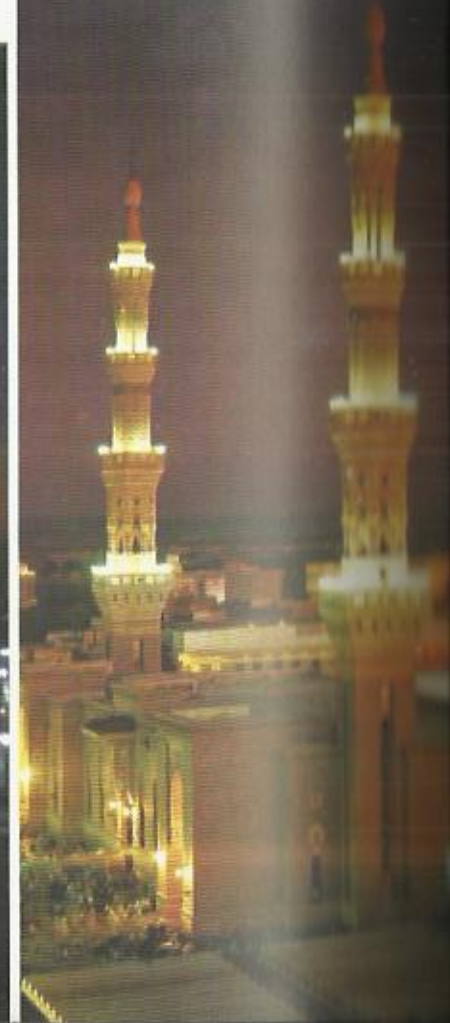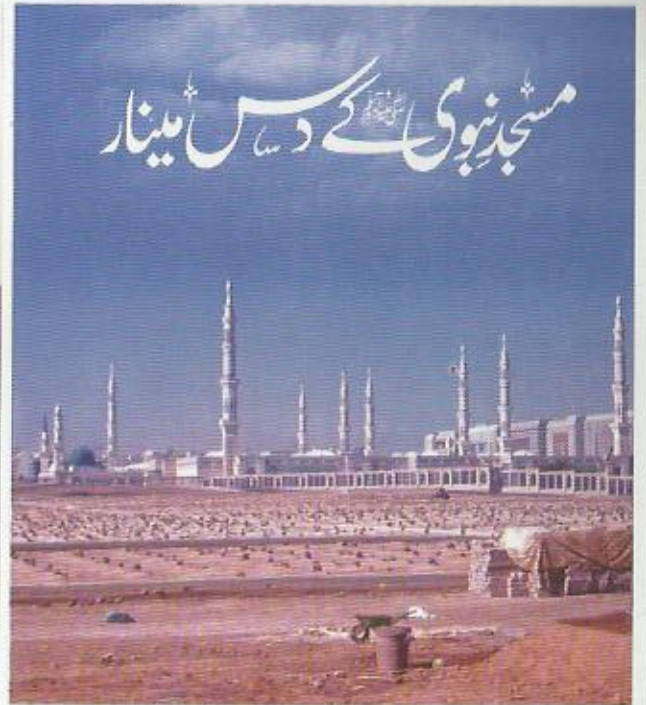
مسجدِ نبوی ﷺ کے دس مینار

ایک مرکز ہے تو ہیں دس عدد اس کی کرنیں ۞ ساتھ گنبد کے عجب حُسن ہے میناروں کا
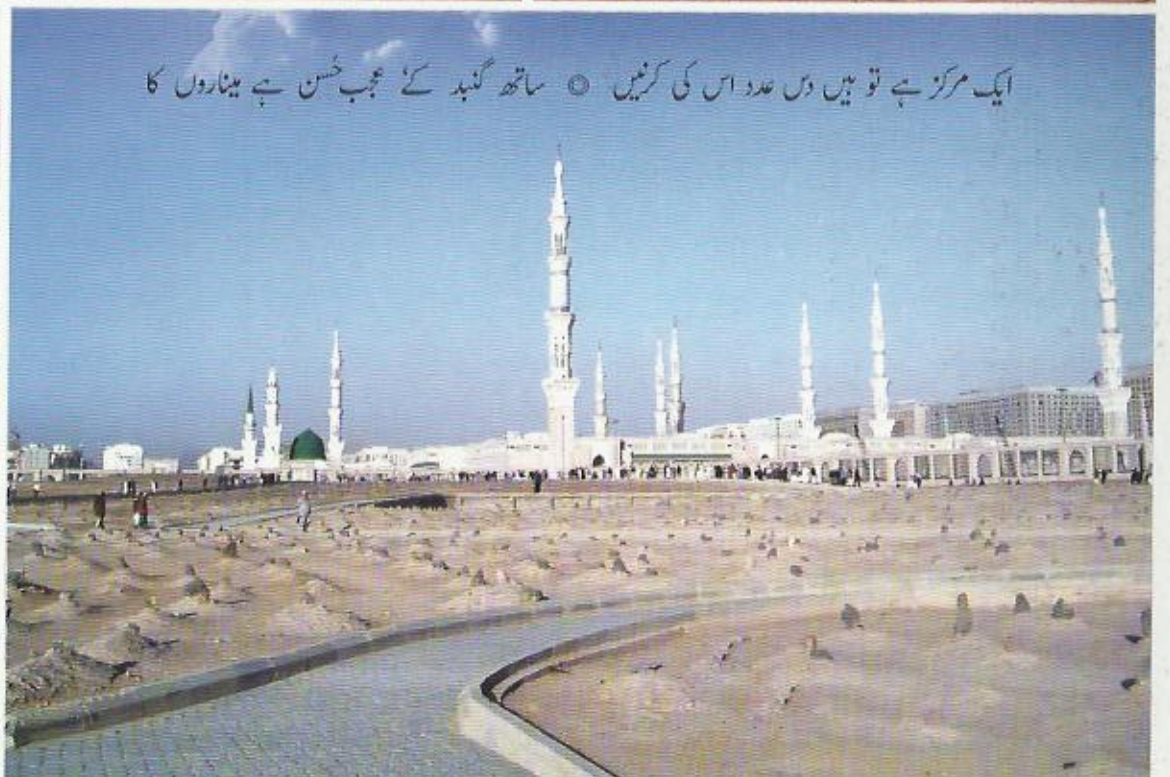
تصویر: ۱۹۲۸

یہ قدیم و نادر و نایاب سی تصویر ہے
جس میں مسجدِ سرکار (ﷺ) کے پانچ مینار تھے

مسجدِ نبوی ﷺ - پرانی تصاویر
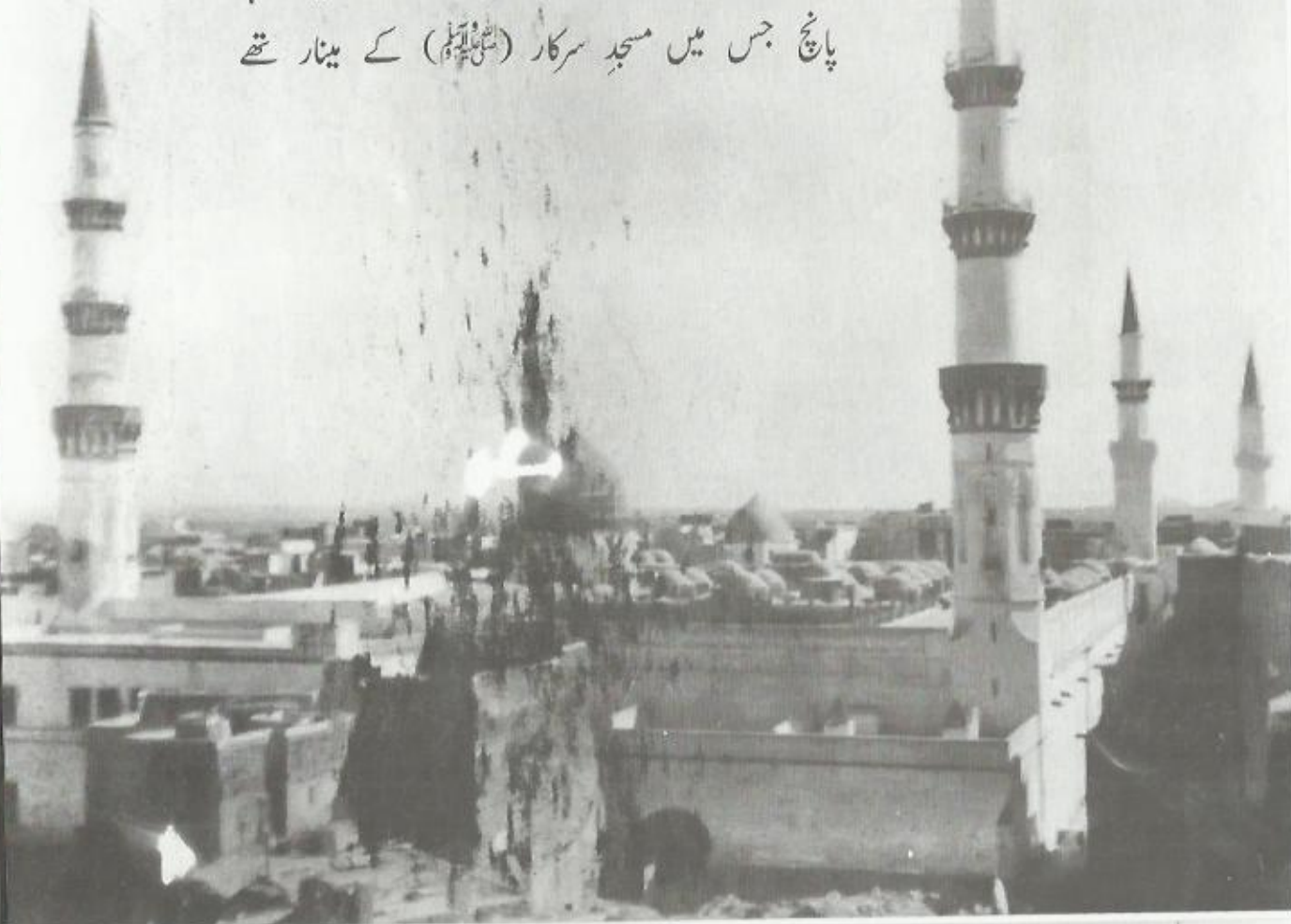
مسجدِ نبوی ﷺ کا قدیم اندرونی منظر

باغِ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے بارے میں ۱۹۱۲ کے زائر محمد محی الدین حسین نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے: ''اس مقام پر جہاں بڑا باب ہے' ایک مختصر ہے جس میں چند کھجور کے درخت ہیں' ایک بیر اور ایک املی کا درخت بھی ہے......اس کے متصل ایک مختصر مگر پختہ حوض بنا ہوا ہے''۔

دیکھو یہ سو سال پہلے کی حسیں تصویر ہے ◎ باغ جس میں فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہا) کا آتا ہے نظر
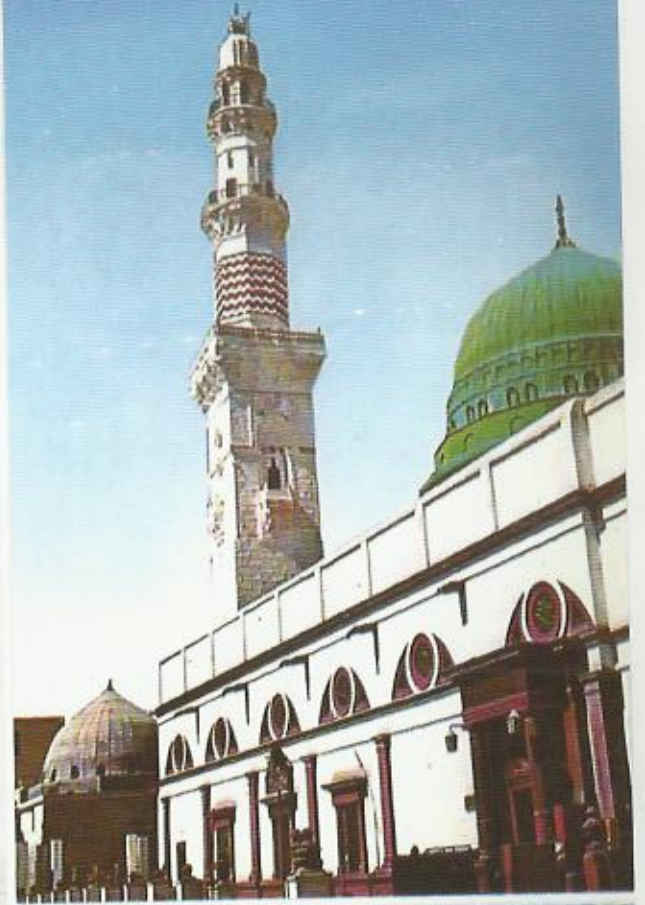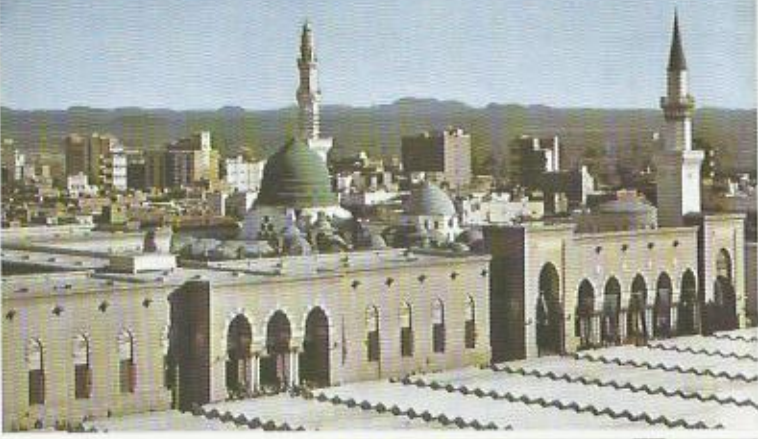
مسجدِ نبوی ﷺ - پُرانی تصاویر

مسجد نبوی (ﷺ) کے تمام فضائل حضور حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے وجودِ مسعود کے باعث ہیں۔

حضور رسول مکرم (ﷺ) نے یہ قطعۂ زمین عبادت کے لیے پسند فرمایا۔ مسجد کی تعمیر میں بہ نفس نفیس و مطہر حصہ لیا اور قیامت تک کے لیے اپنا یہیں قیام پسند فرمایا۔

یہاں باادب حاضری اور حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی خدمت میں درود و سلام پیش کرنے سے بڑی سعادت کوئی نہیں۔

۱۹۹۱
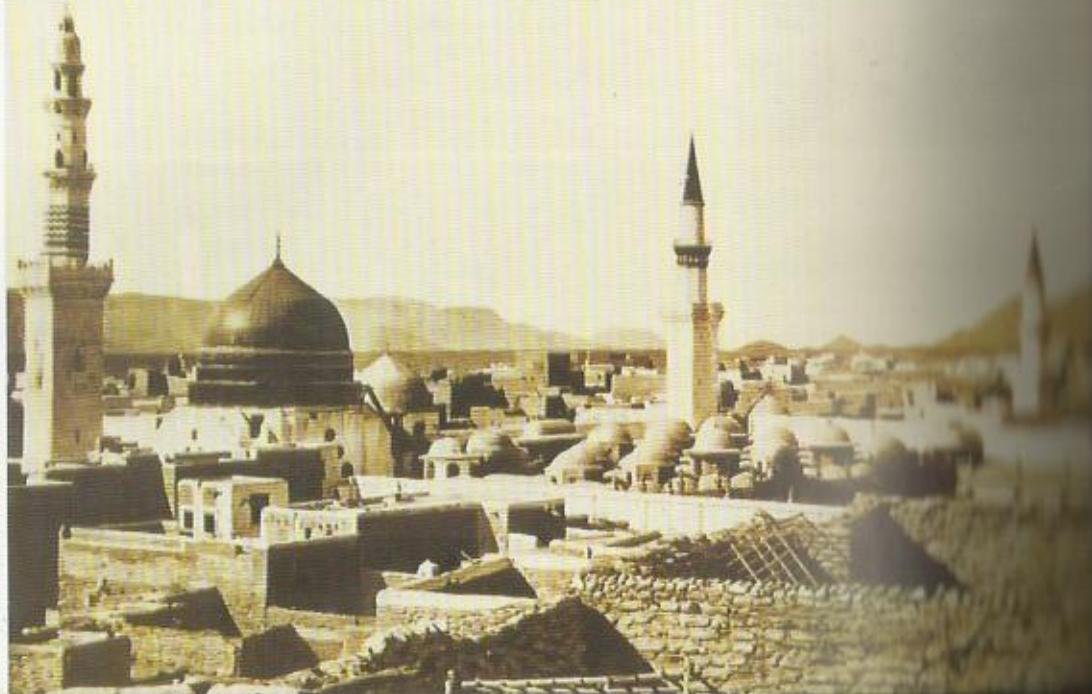
توسیعِ مسجدؐ کے مناظر {1}

جو مناظر سامنے اپنے ہیں یہ توسیع
صرف تصویروں کی صورت ہی میں اب محفوظ

تصویر: ۱۹۹۴
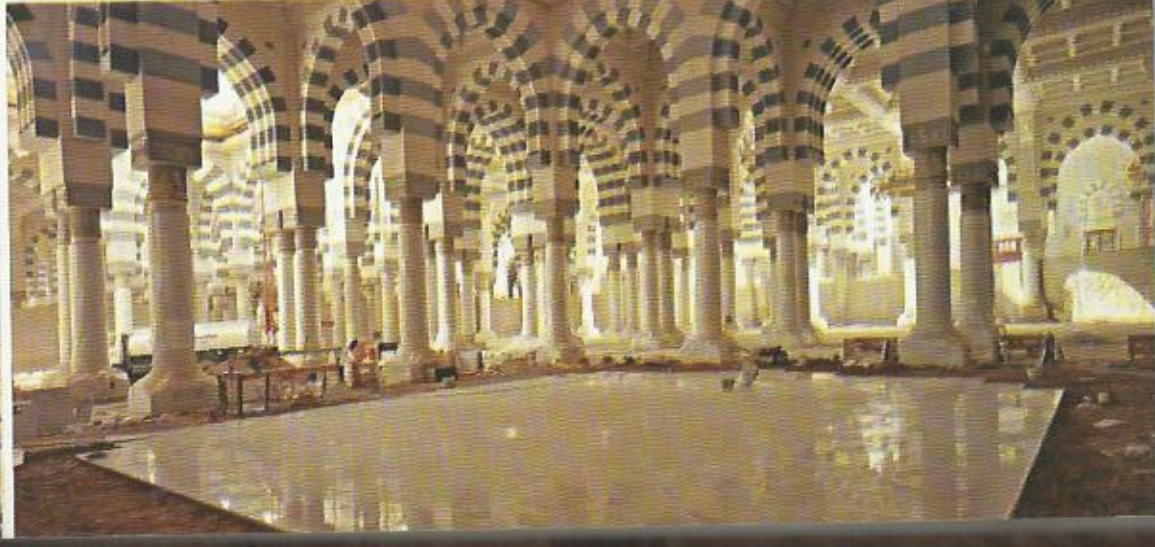
توسیع مسجدؐ کے مناظر {۲}

۱۹۹۱

۲۵ ستمبر ۱۹۹۳
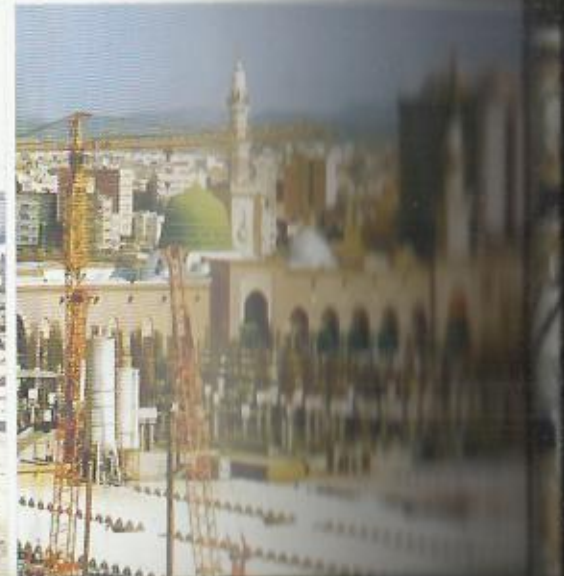
سعودی توسیع کے لیے اہتمامِ انہدام

۱۹۷۰ء
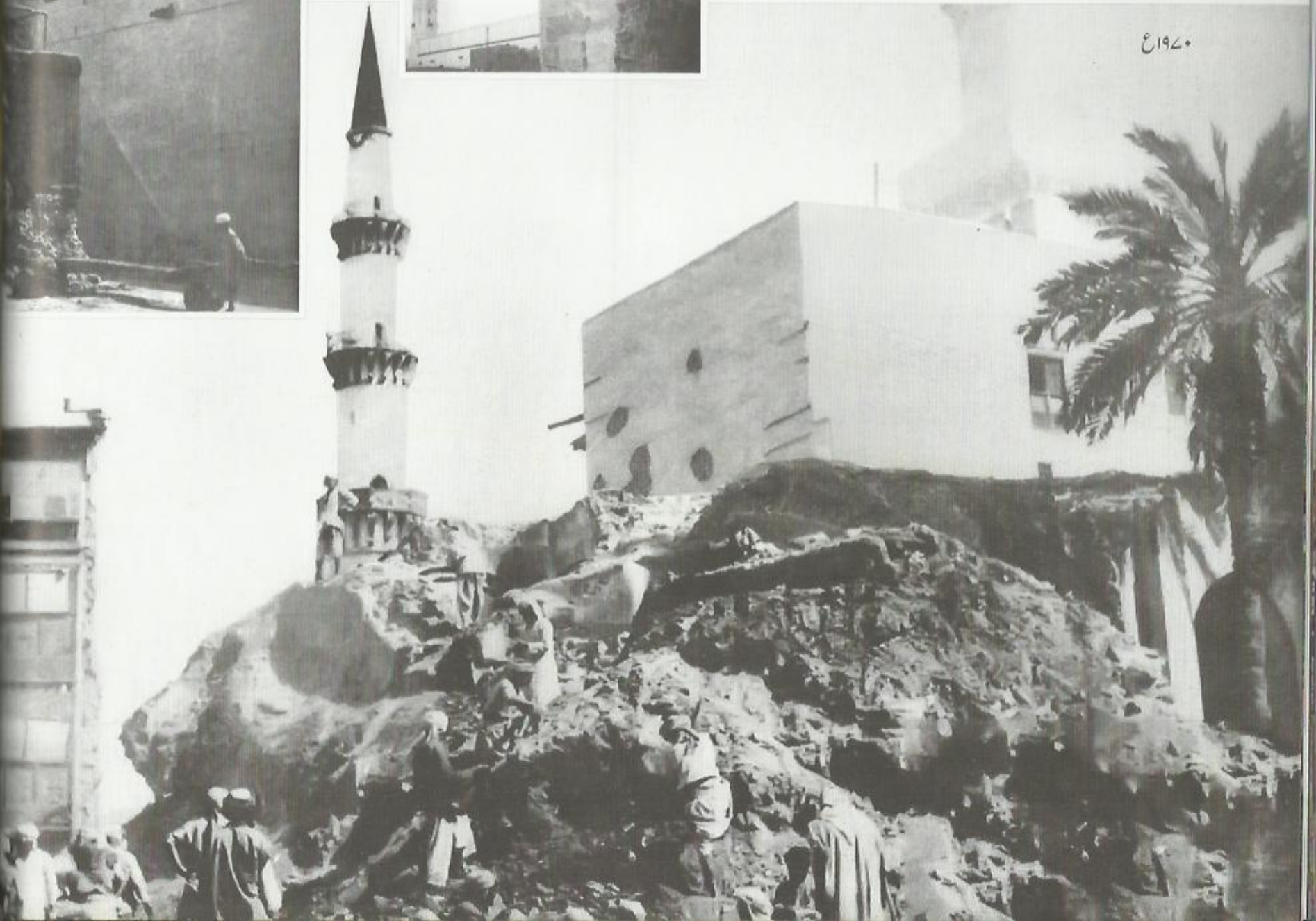
ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم ط
انفال ـ ۸ : ۳۳)
اللہ کا کام نہیں کہ جب تک آپ ان
وہ انھیں عذاب کرے
انت فیھم
وماکان اللہ لیعذبھم و
قا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کرم پر ہے انھیں
کا حوصلہ ہے انت فیھم اِس لیے

صحنِ مسجد کی چھتریاں

صحنِ مسجد میں لگائی جانے والی چھتریاں
آٹومیٹک بند بھی ہوتی ہیں اور کھلتی بھی ہیں
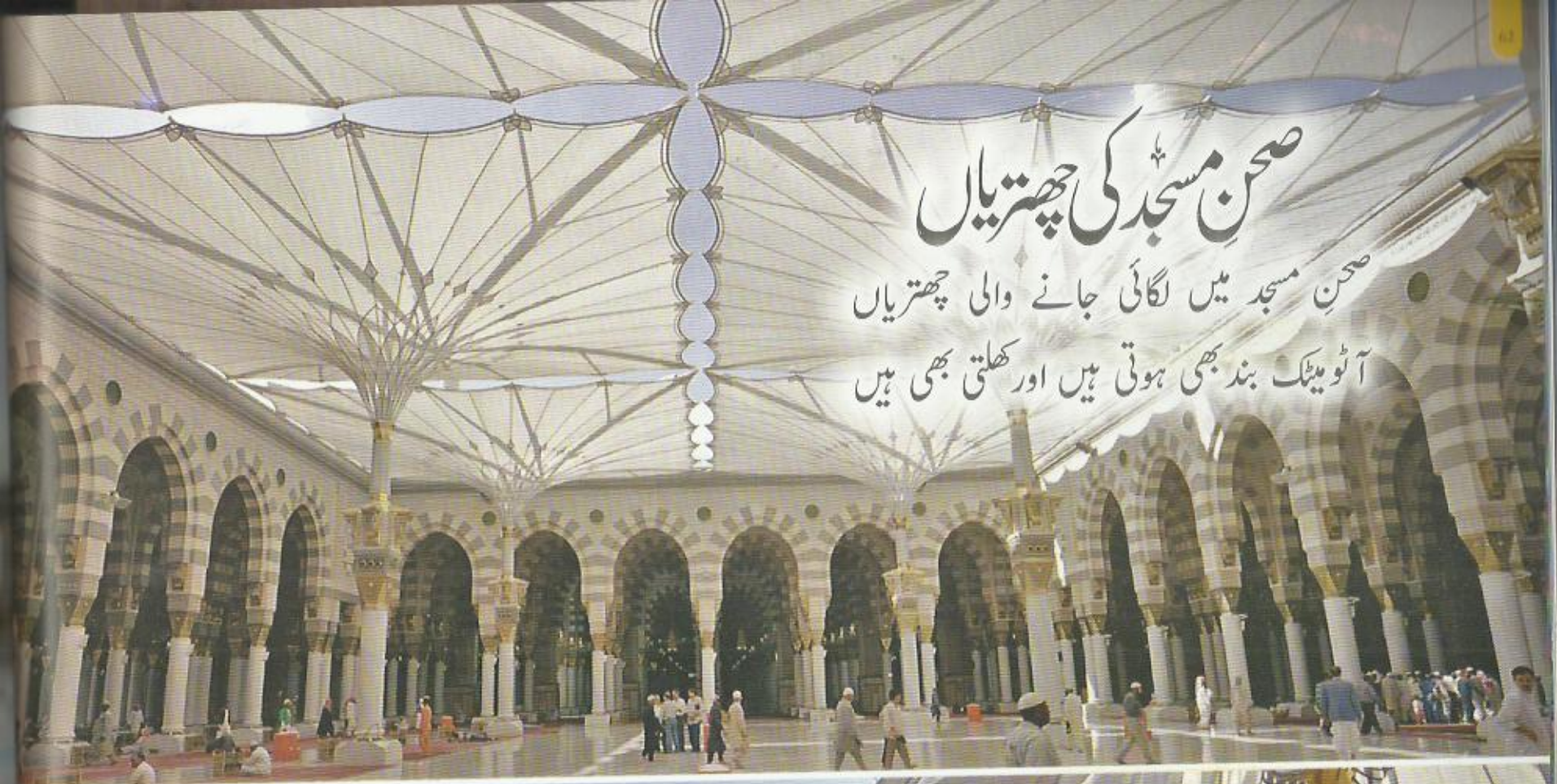
مسجد کے اردگرد چھتریوں کے دلفریب مناظر

چھتریاں اب مسجدِ آقا (ﷺ) کے ہیں چاروں طرف
زائروں کو یوں بڑی حد تک سہولت ہو گئی

{تصاویر: ۲۰۱۰}

مسجدِ نبوی ﷺ کے نمازی

مسجدِ سرکار ﷺ میں جمعہ اور عید کی نمازیں

لوگ باہر آئے ہیں عید پڑھ کے مسجد سے
اب قیام گاہوں کا لیں گے راستہ سارے
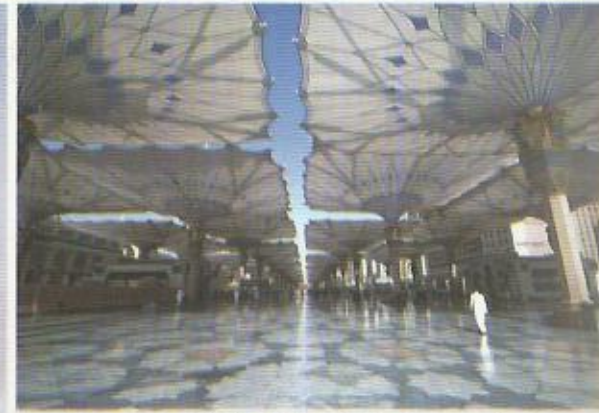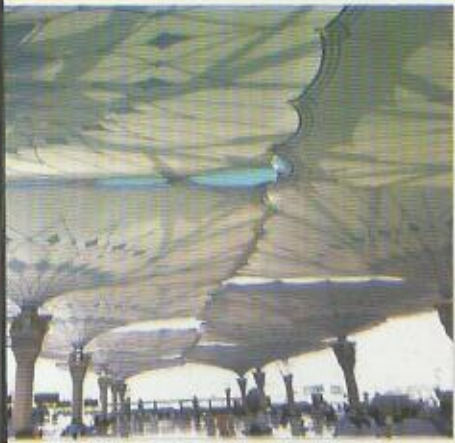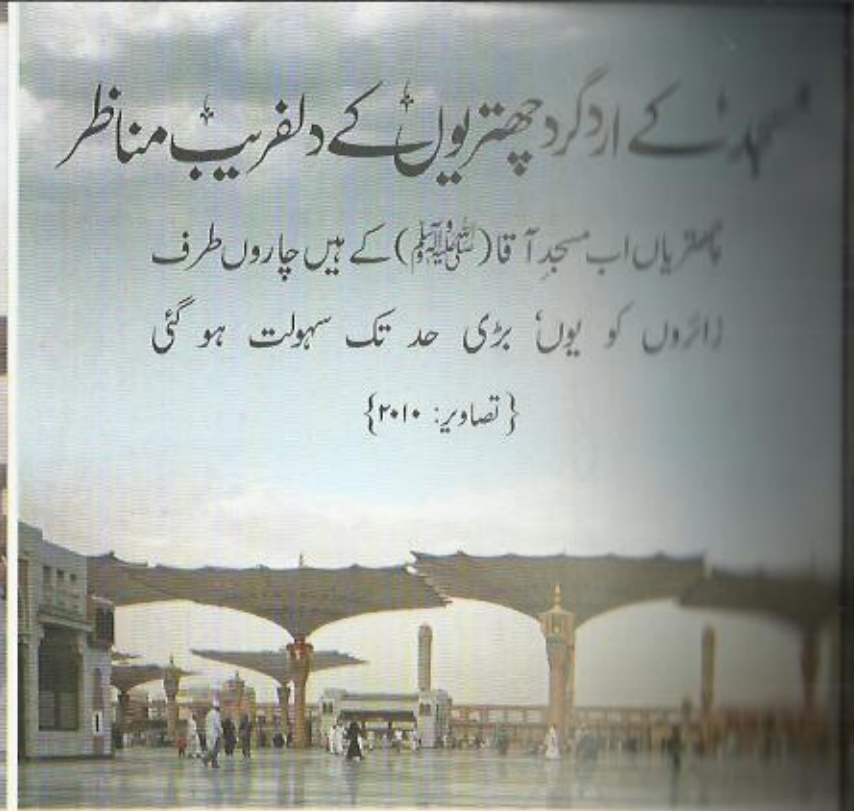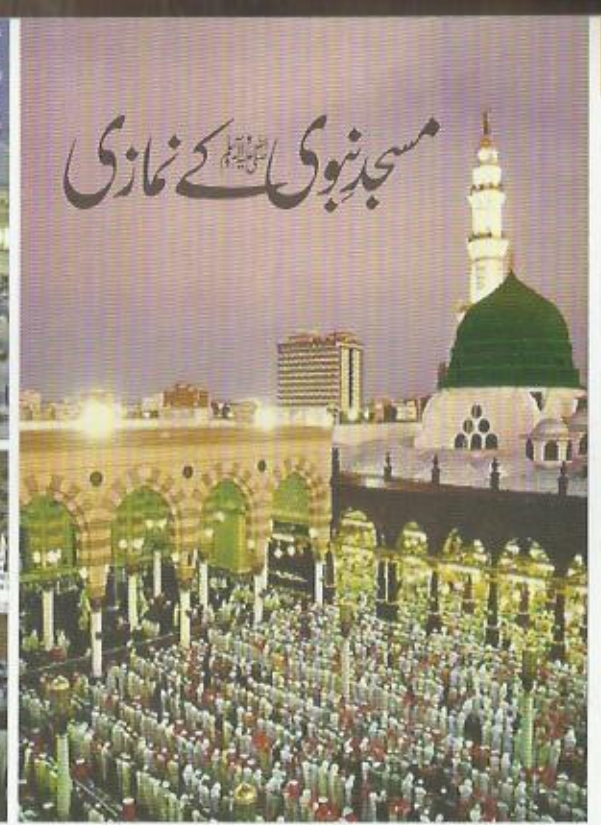
نومبر ۲۰۰۳ (۱۴۲۴ھ)

روزہ دار بندے ہیں زائرینِ مقصورہ
جمعہ پڑھ کے نکلے ہیں مسجدِ پیمبر (ﷺ) سے

۲۲ رمضان ۱۴۲۲ھ/ دسمبر ۲۰۰۱

مسجدؐ کے اردگرد افطارؐ کے مناظر
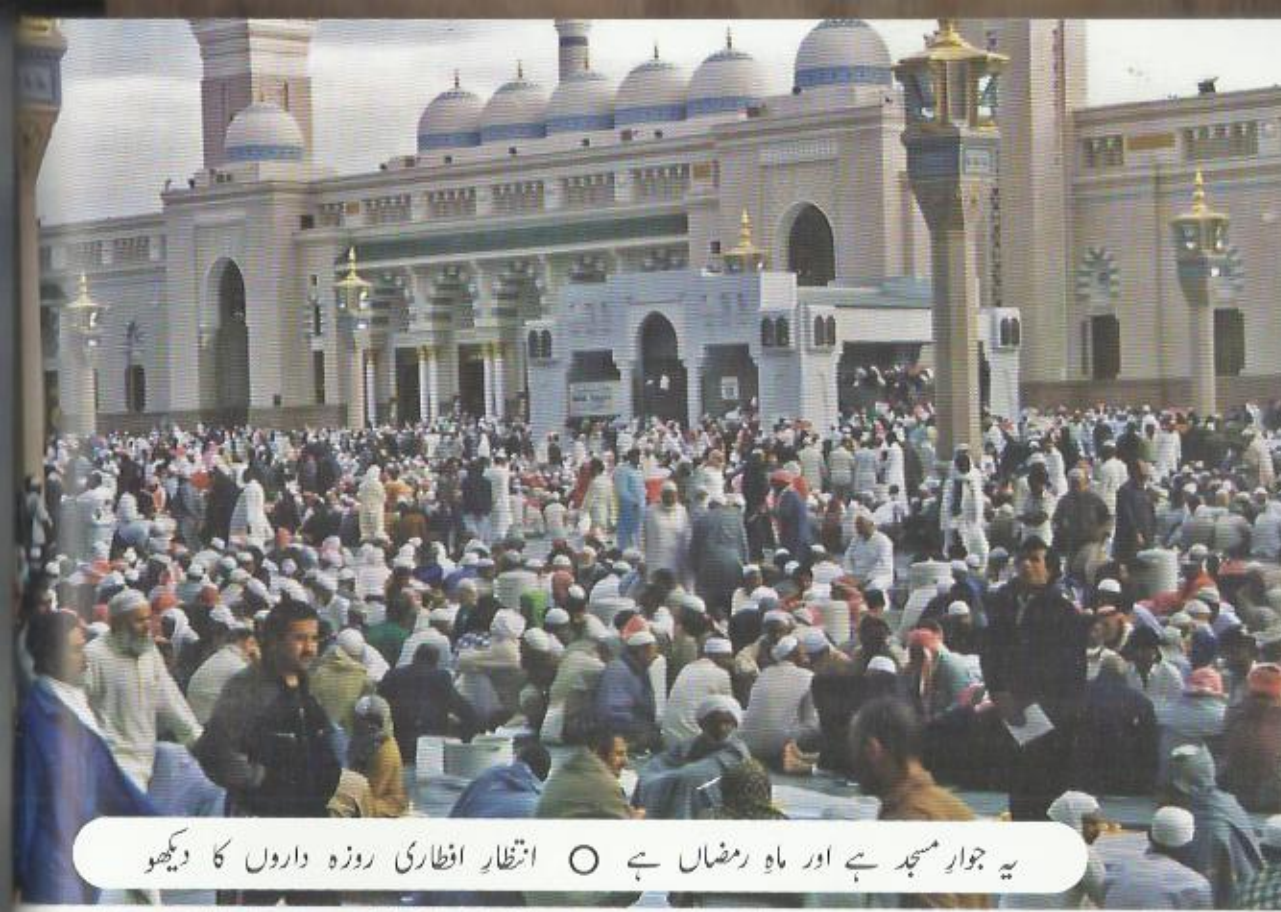
یہ جوارِ مسجد ہے اور ماہِ رمضاں ہے ○ انتظارِ افطاری روزہ داروں کا دیکھو

۲۰۰۵

۲۰۰۸

۲۰۱۰

رمضان المبارک میں مسجدِ حضور (ﷺ) کے اندر بھی چپے چپے پر افطار کے دستر خوان بچھے ہوتے ہیں اور لوگ منت سماجت سے زائرین کو اپنے دستر خوان پر لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسجد سے باہر آس پاس بچھے دستر خوانوں پر انواع و اقسام کی چیزیں روزہ داروں کی لذتِ کام و دہن کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ یہ مناظر دُنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتے۔
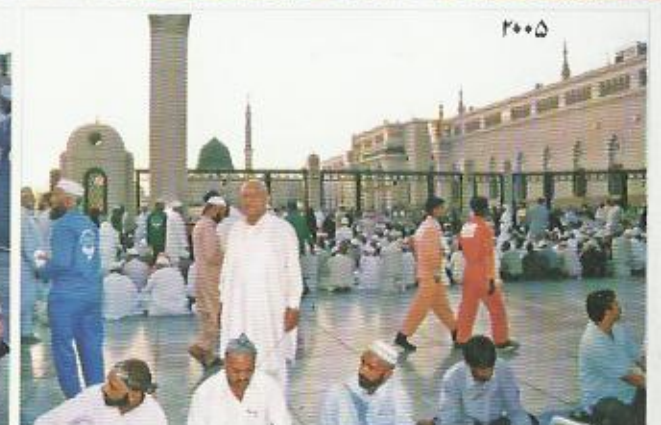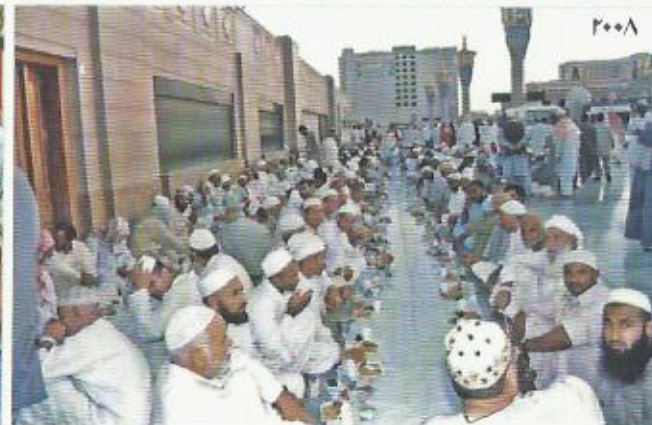
یہ حدودِ مسجدِ آقا (ﷺ) سے باہر ہر طرف
بیسیوں افطار کی خاطر ہیں دستر خواں بچھے
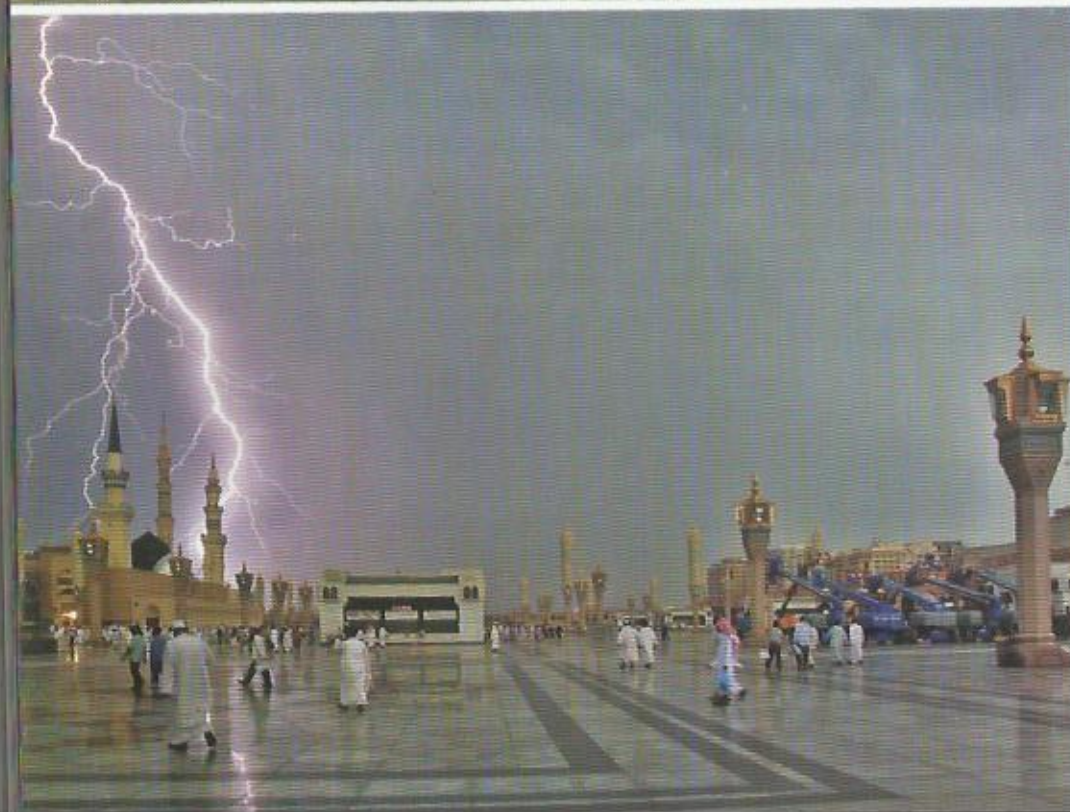
بارگاہِ سرکار ﷺ میں

آندھی، بادل اور بجلی کی سلامی
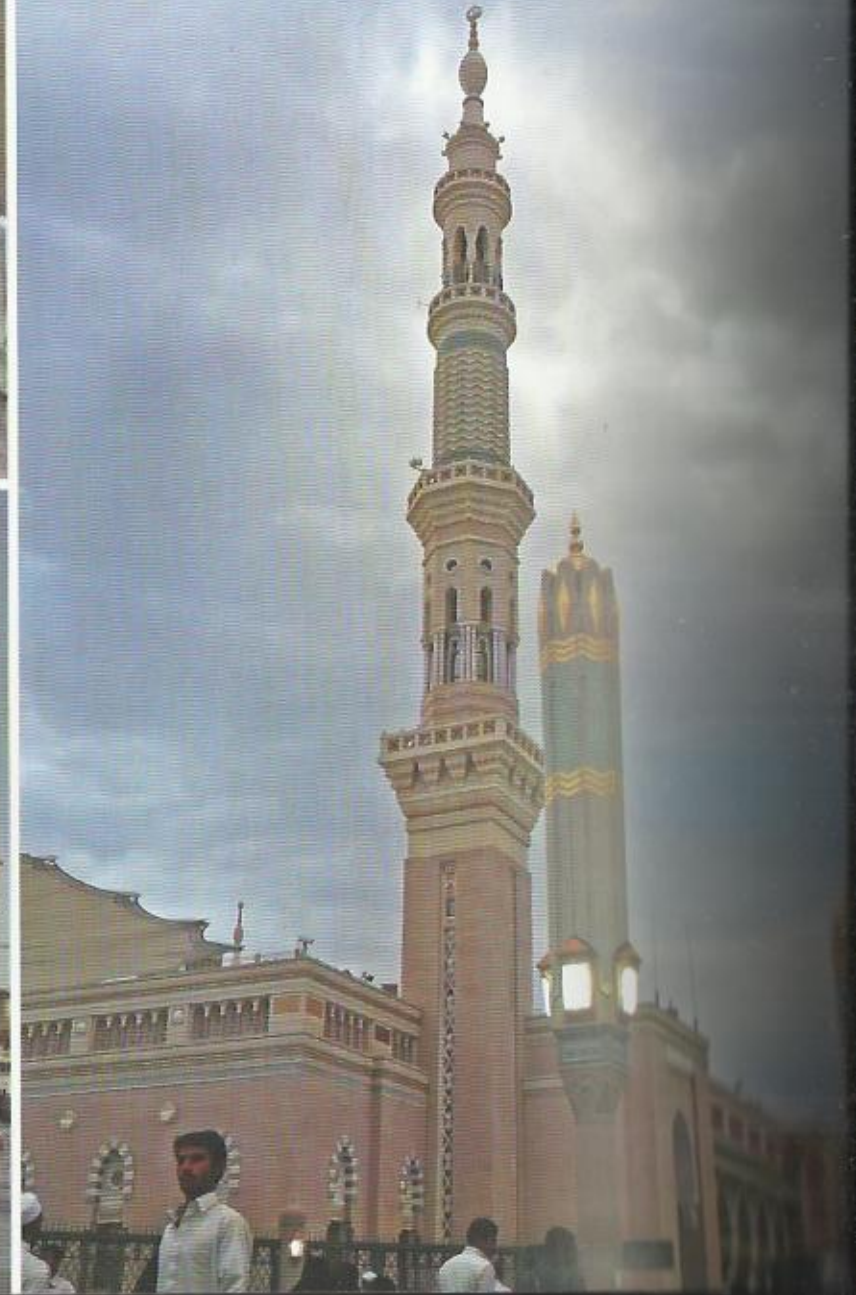
مسجدؐ کے مینار اور درخت

دور سے مینار مسجد کے نظر آتے ہیں یوں
پہلے پیڑوں پر پڑیں نظریں تو پھر آگے بڑھیں
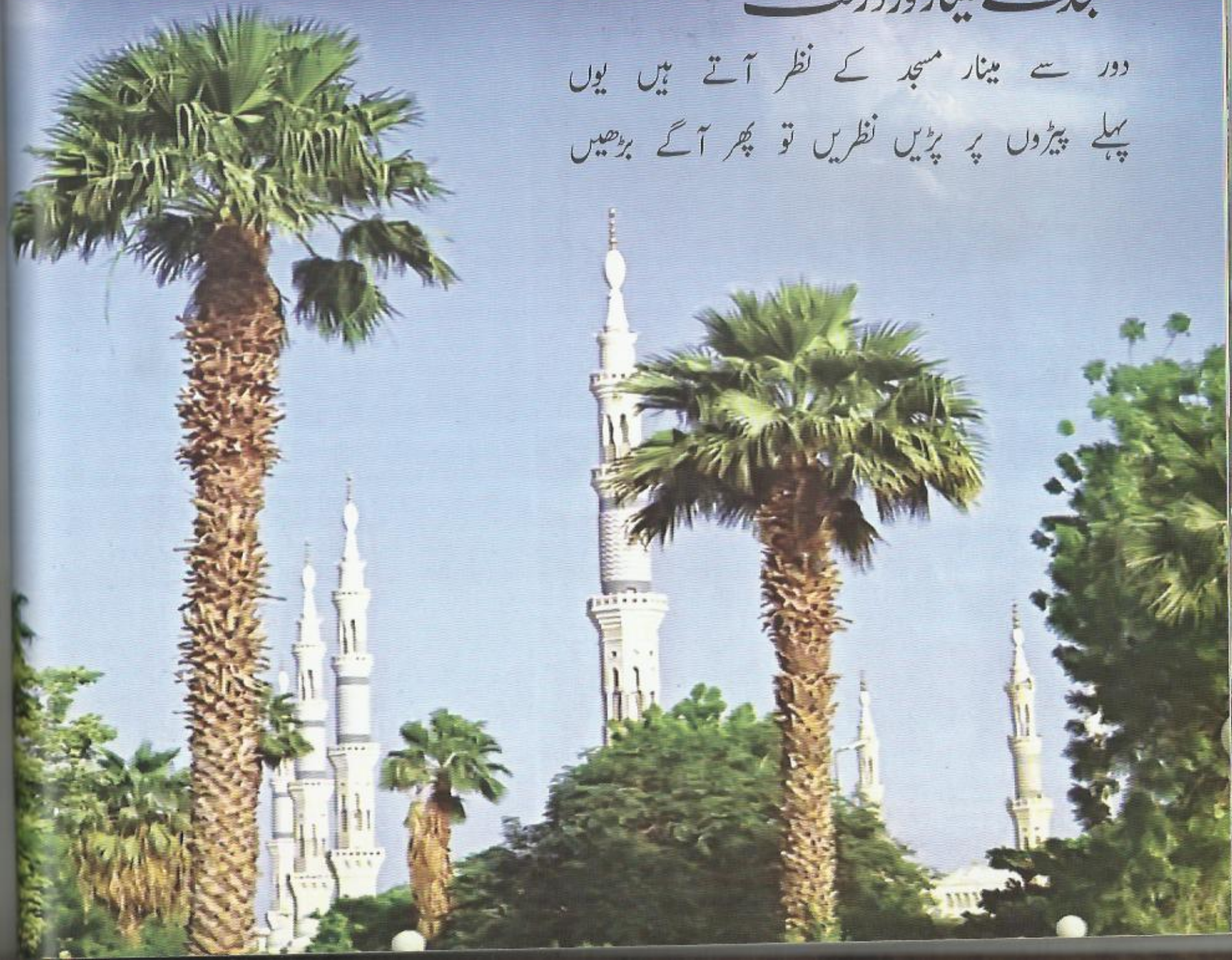
...وبی دیوار کا اندرونی حصّہ
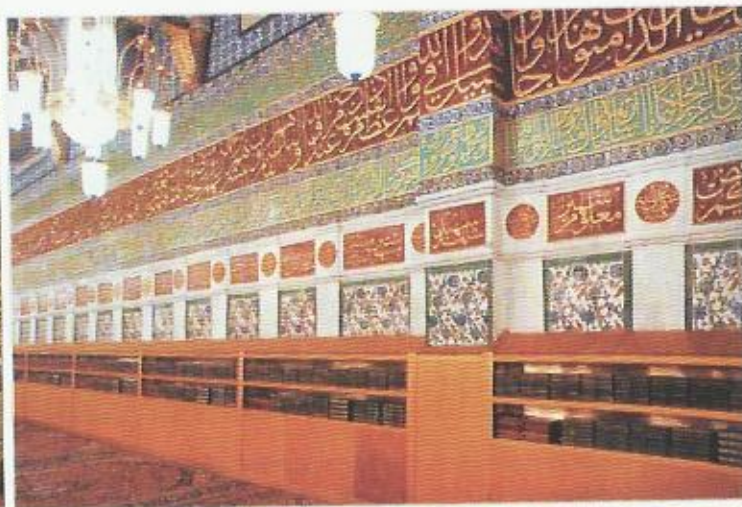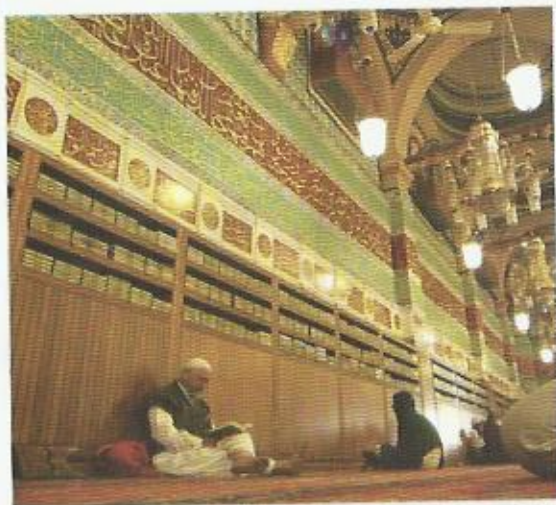
مسجدِ نبویؐ کے اندرونی مناظر

دلفریب مسجد کے اندرونی یہ منظر
روح و جاں کو دیتے ہیں روشنی مسرت کی
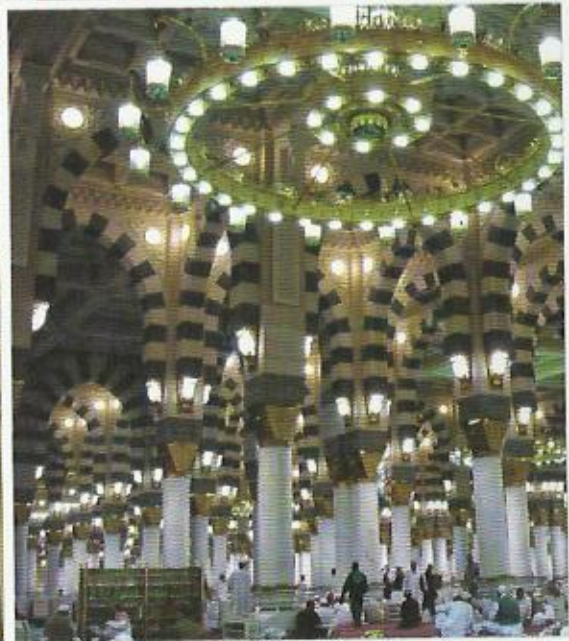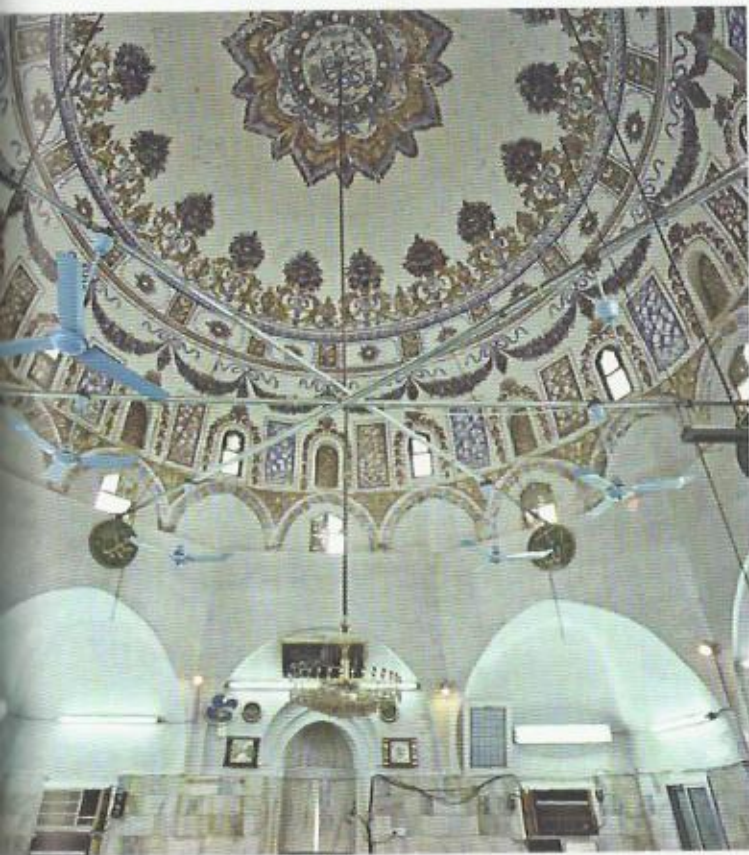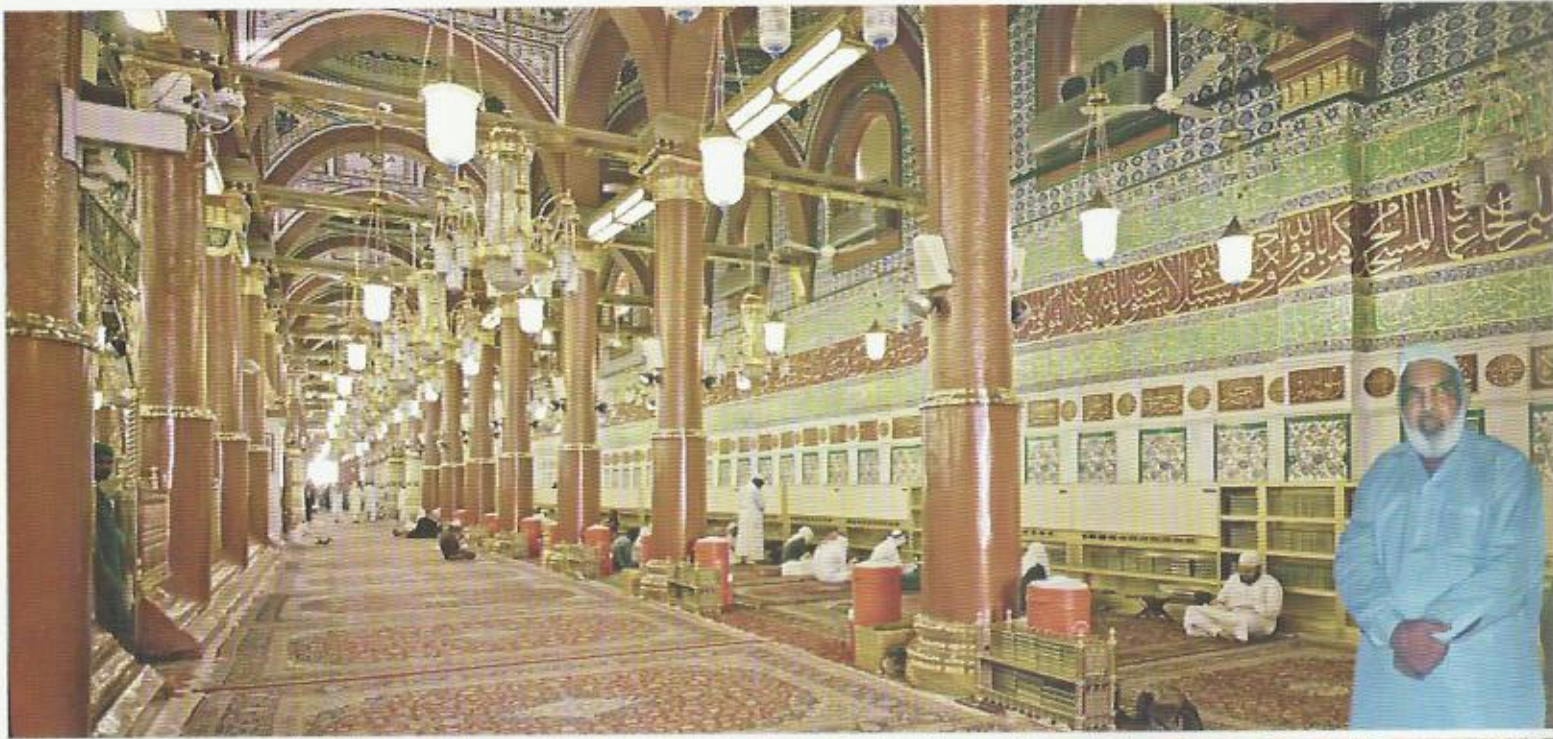
مسجد نبویؐ
کے
اندرونی
مناظر
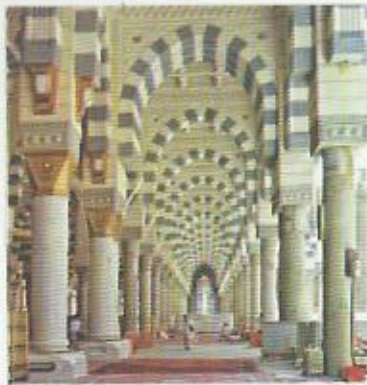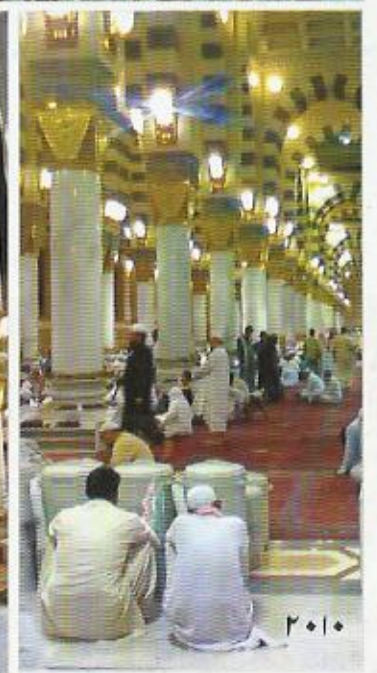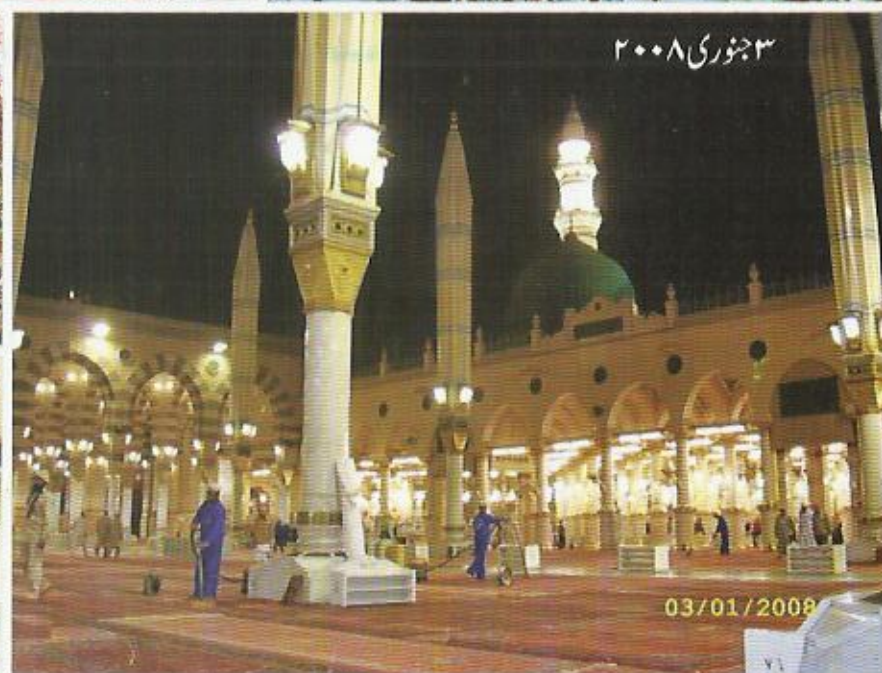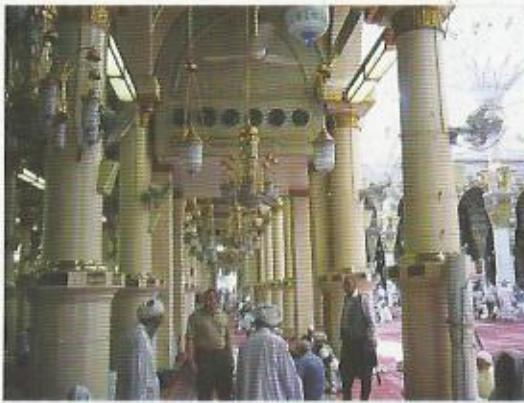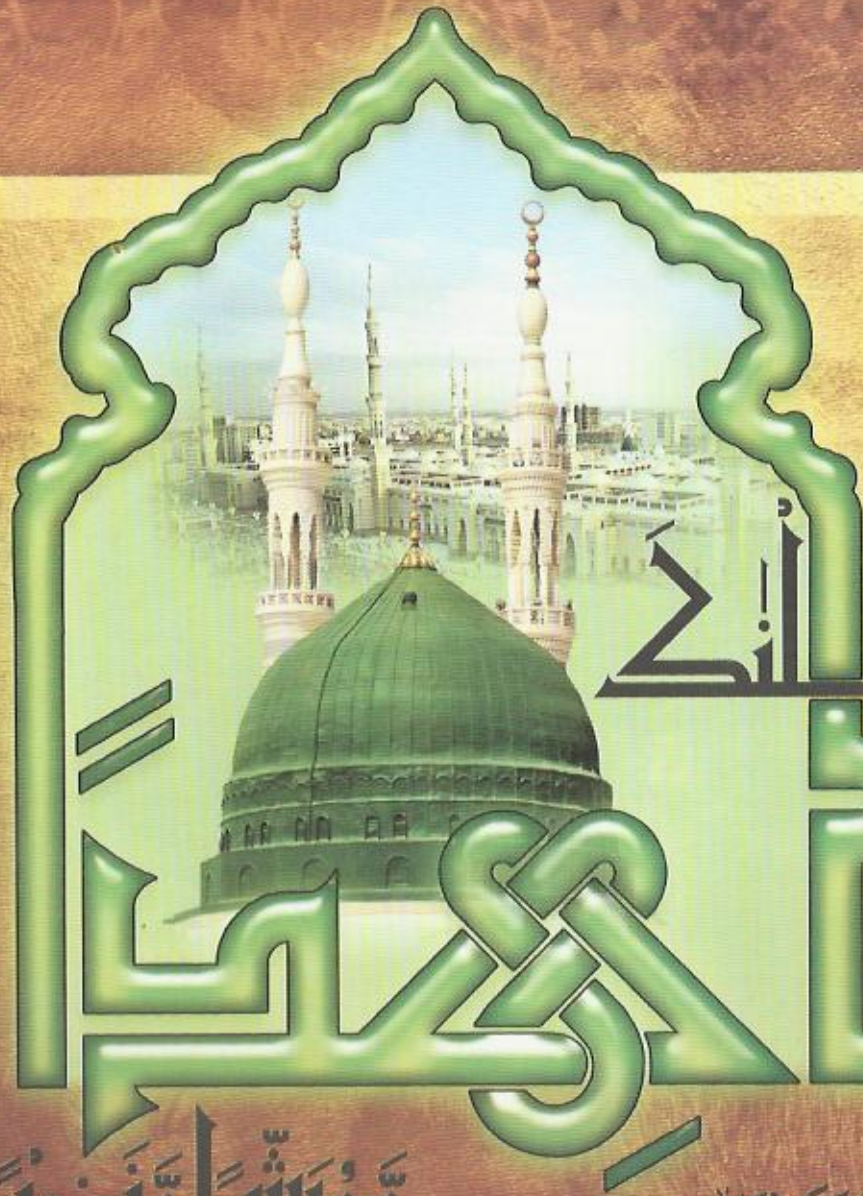
مسجدِ نبوی کے اندرونی مناظر

۲۰۰۹

جوتیاں رکھنے کی جگہ

۳ جنوری ۲۰۰۸

03/01/2008

۲۰۱۰

(الاحزاب۔۳۳:۴۵/الفتح۔۴۸:۸)

بےشک ہم نے آپ کو شاہد اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا

سب جہانوں کا لیا کرتے ہیں سرور (ﷺ) جائزہ
شاهداً کہ کر رسولِ پاک (ﷺ) کو بھیجا گیا

تین یہ جو سامنے دربار کے ابواب
قرب ہے حاصل انھیں محبوبِ ربِ پاک (ﷺ)

مسجدِ محبوبِ رب العالمیں (ﷺ) کے سا
بارگاہِ آقا (ﷺ) کے تین ہیں یہ درواز

سامنے سرکار (ﷺ) کے دربارِ پُرانوار کے
تین دروازے ہیں جو دلکش ہیں، دل آویز ہیں
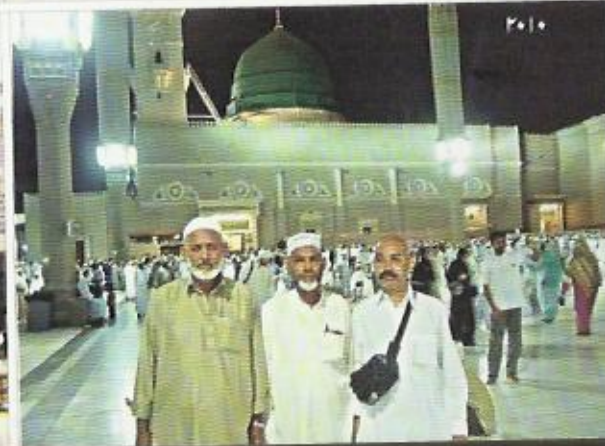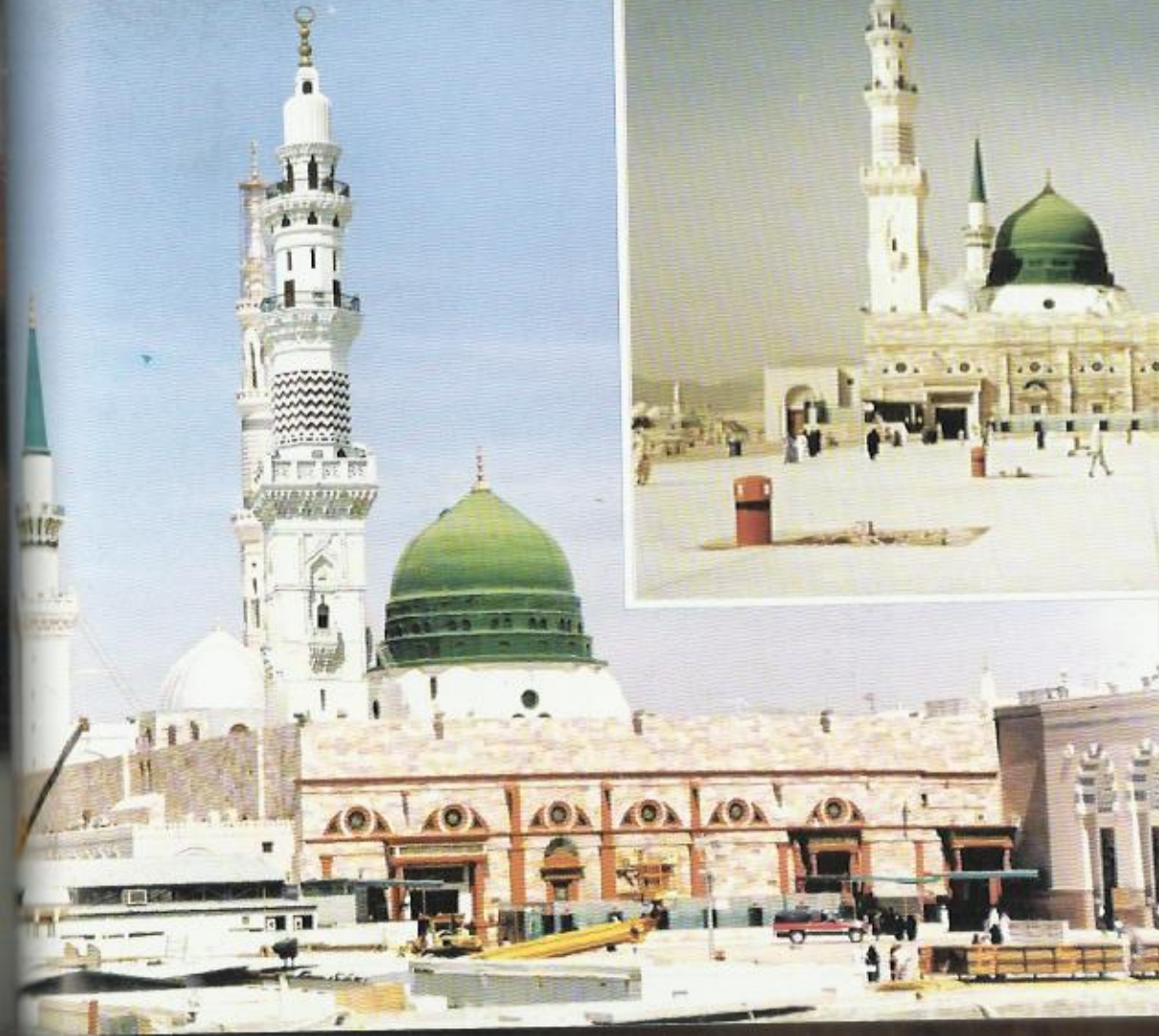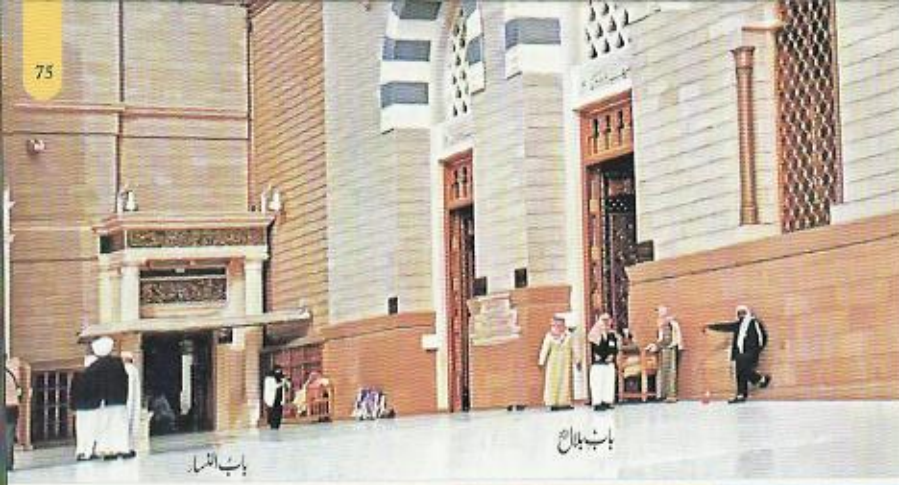
باب بلال، بابُ النساء، بابِ جبریل
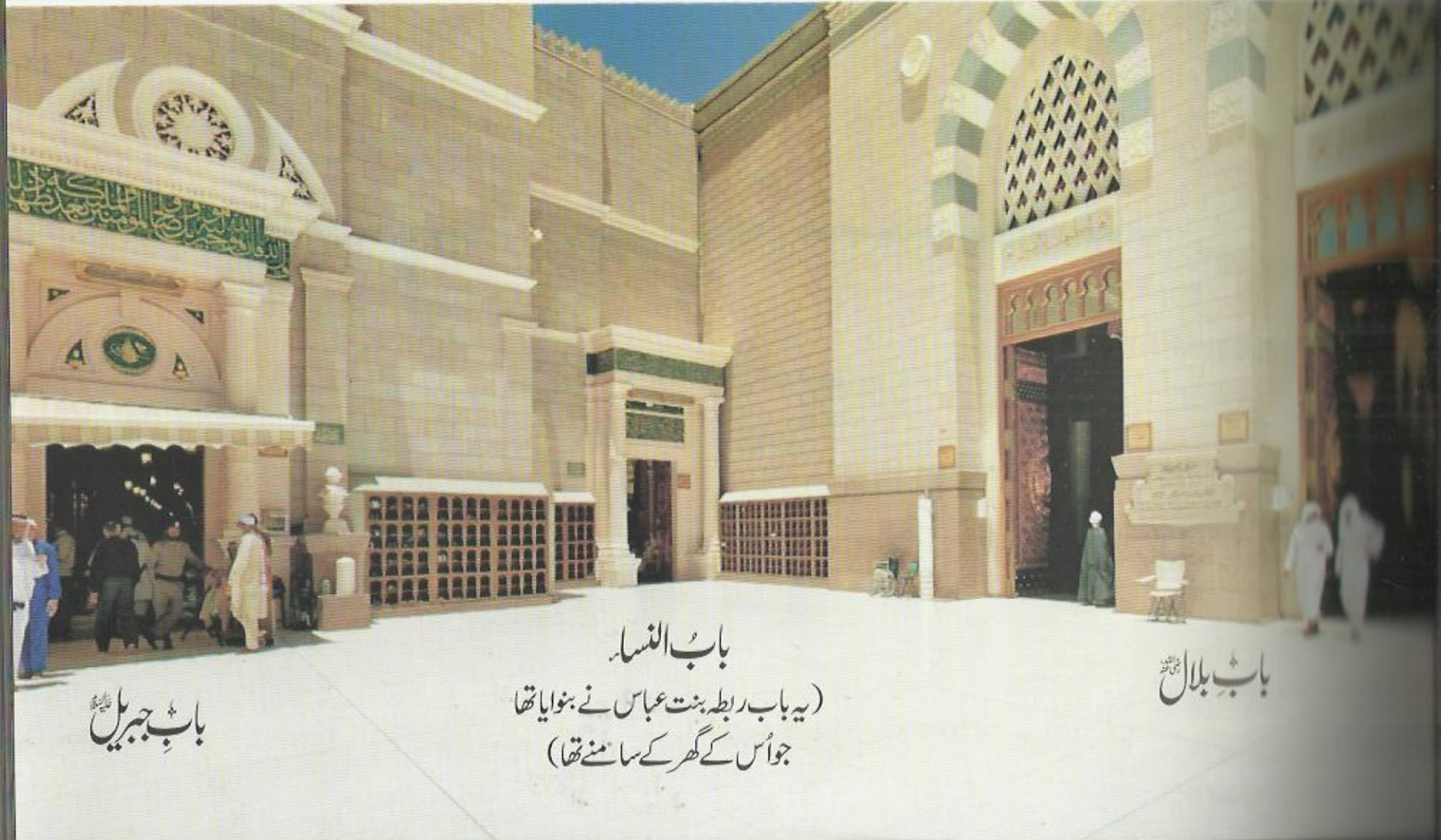
بابُ النساء
(یہ باب ربطہ بنت عباس نے بنوایا تھا
جو اُس کے گھر کے سامنے تھا)

بابِ بلال

بابِ جبریل

باب جبریل
باب جبریل
باب جبریل کی چوکھٹ جو نظر میں ٹھہری ۞ ہم نے اعصاب شکن

اللهم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك
باب البقیع
باب البقیع
۲۰۰۵
باب البقیع
بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ
اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک
اندرونی منظر
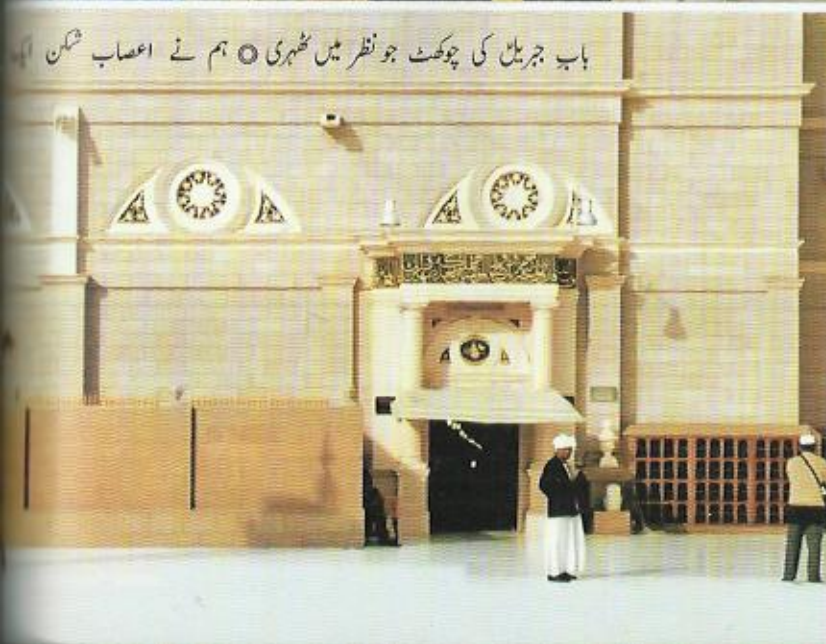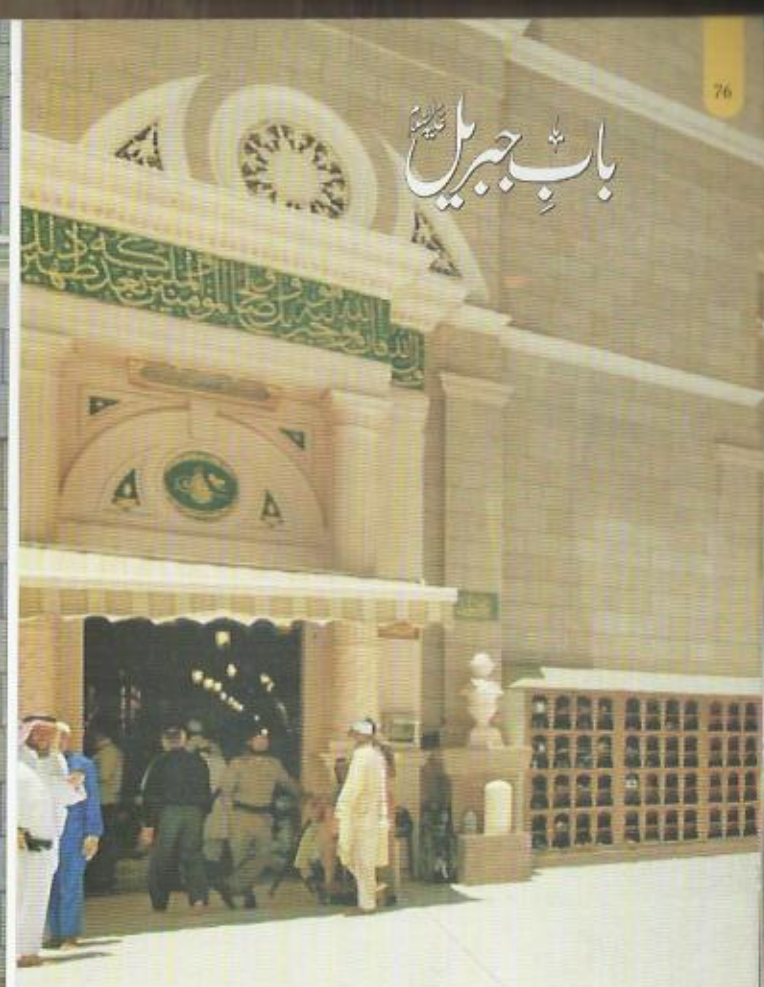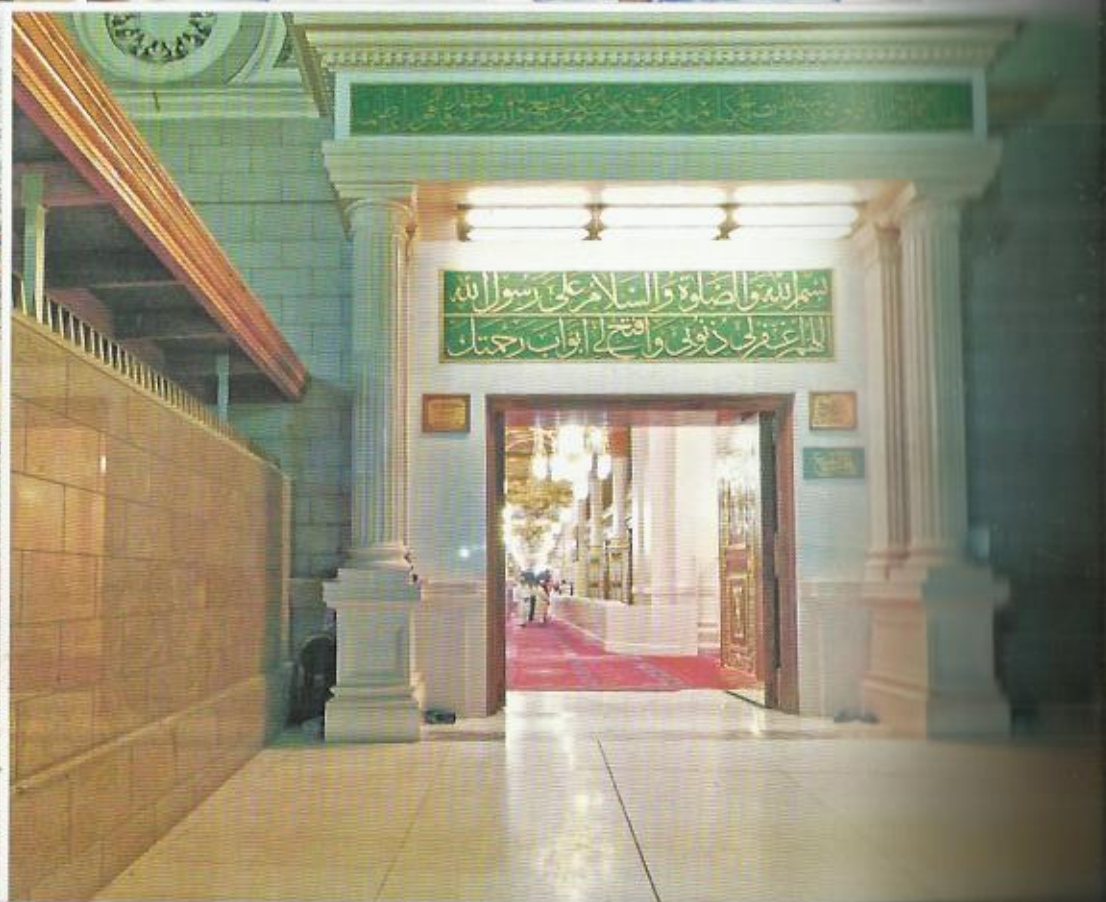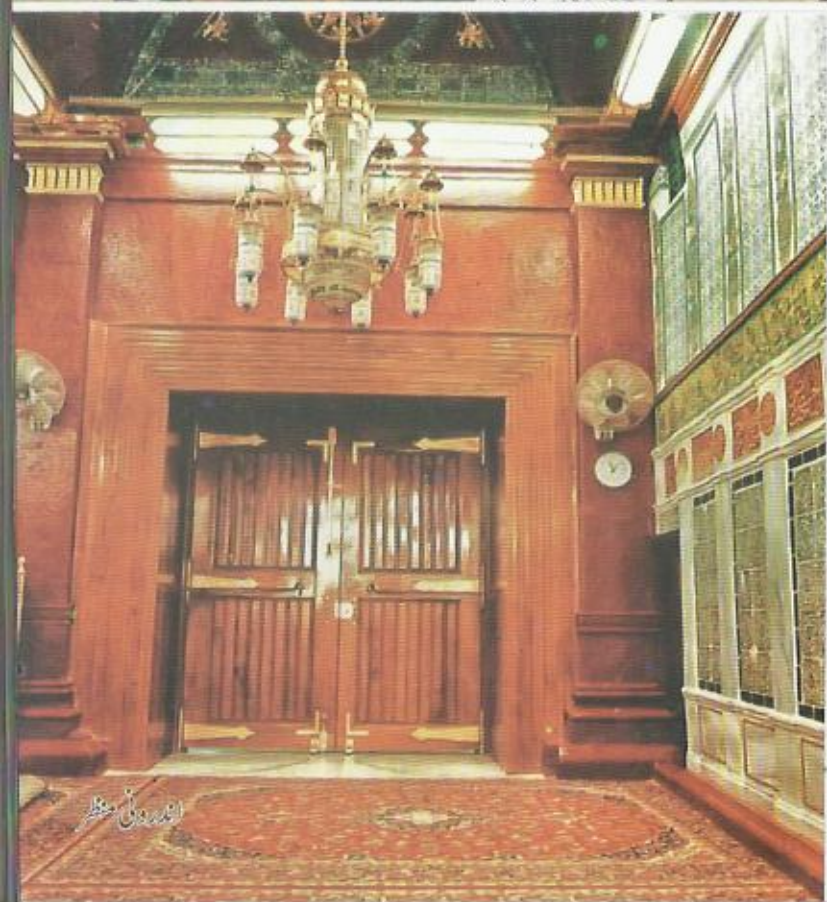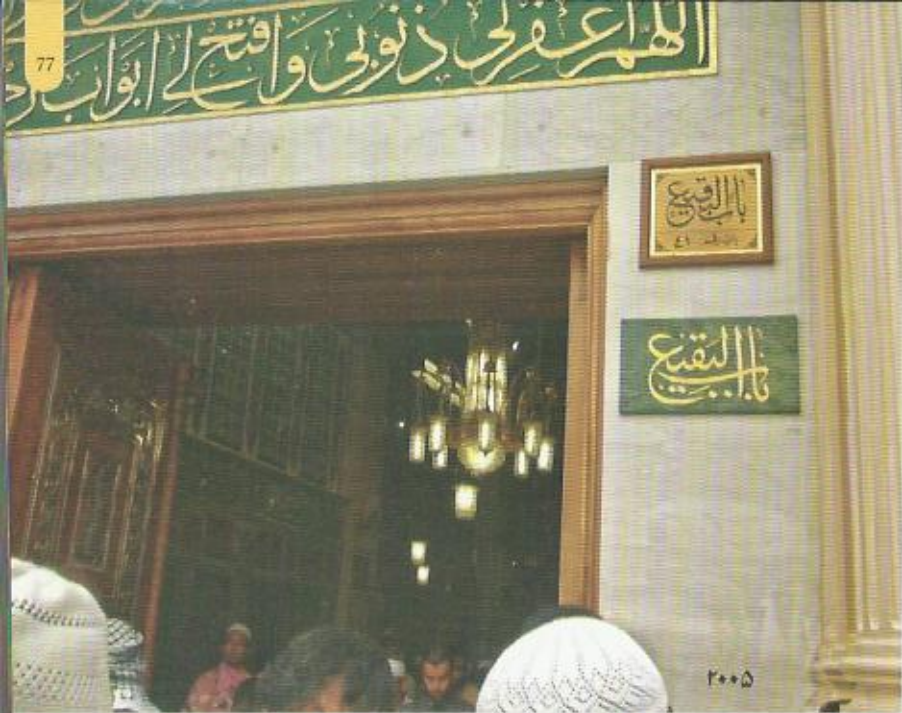
بابِ بلال رضی اللہ عنہ

آ رہا ہے سامنے تصویر میں ہم کو نظر
حالیہ توسیع کا اک باب یہ بابِ بلالؓ
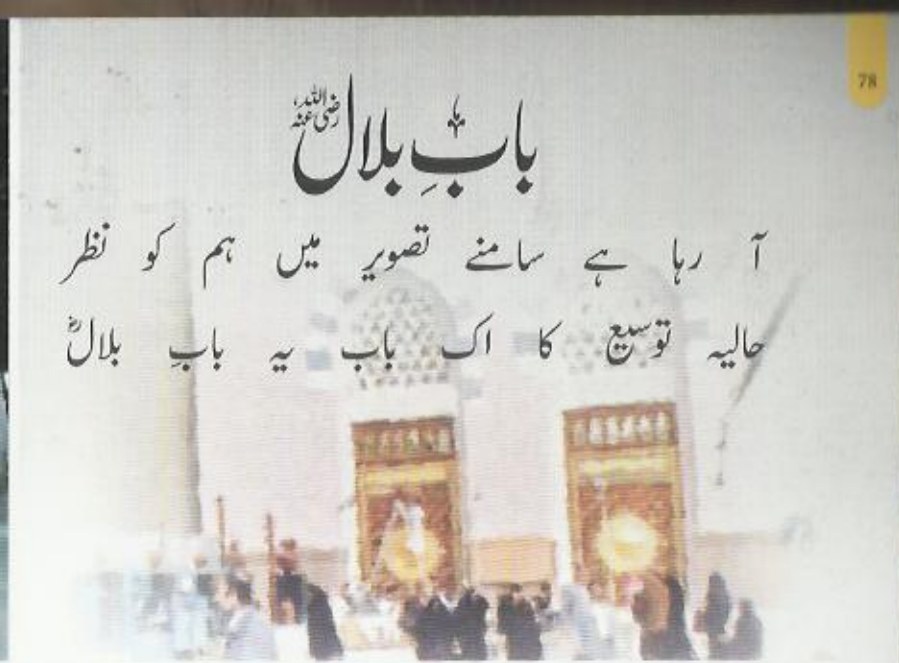
بابِ بلالؓ کے اندر سے لی گئی تصویر

۱۹۹۳

بابِ بلالؓ

بابِ مکّہ
کھلتا ہے یہ بیتِ خلاقِ جہاں کی سمت کو
بابِ مکہ نام شاید اِس لیے اس کا ہوا
۲۲ ستمبر ۲۰۰۵

بابِ عبدالعزیز
مشتمل ہے پانچ دروازوں پہ ایسا باب یہ
جو بقیعِ پاک کی جنت سے ہے نزدیک تر
۲۲ ستمبر ۲۰۰۵

سلطان عبدالمجید نے ۱۸۴۸ع میں بنوایا تھا۔
اس کا مینار پہلی سعودی توسیع کے وقت ختم کیا
گیا۔ اب یہ دروازہ بابِ فہداور بارگاہِ سرکار
(ﷺ) کے درمیان ہے۔
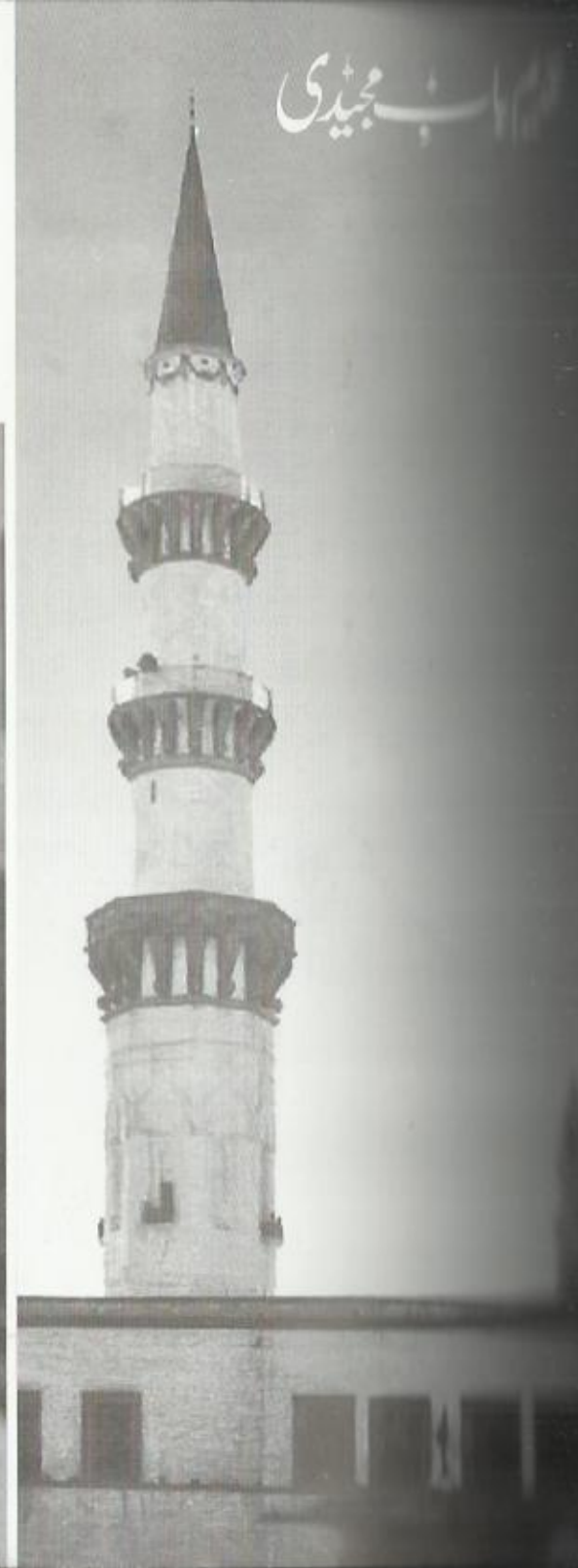
بابِ فہد

رہ گیا مسجد کا حصہ بن کے اب بابِ مجید
جو نظر آتا ہے باہر سے، وہ بابِ فہد ہے
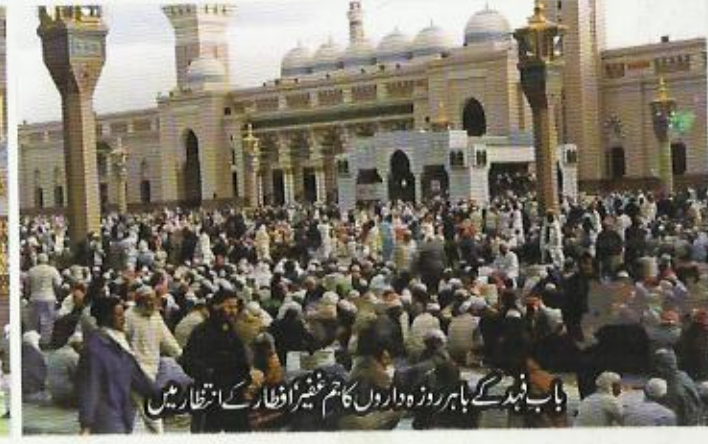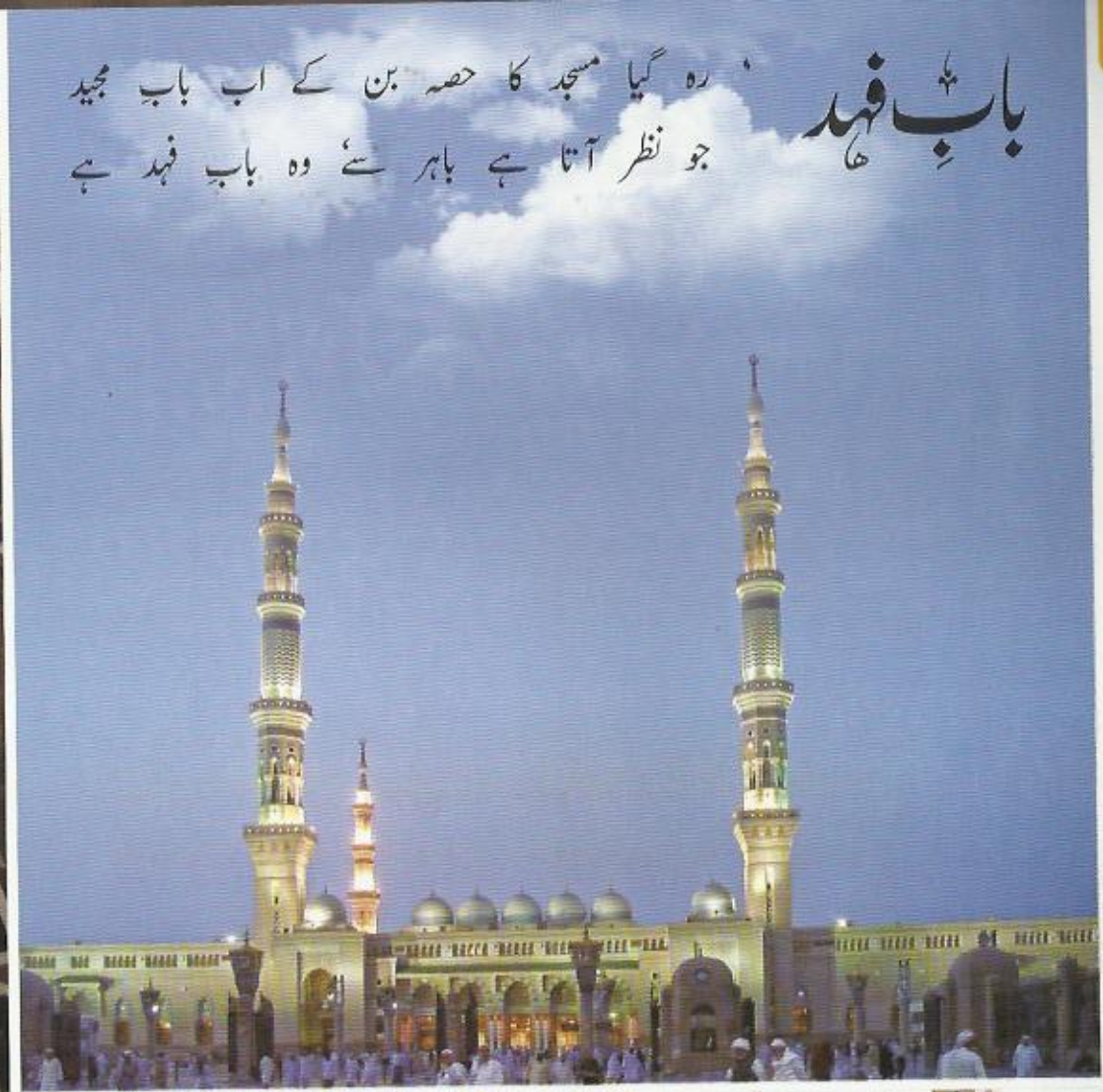
بابِ فہد کے باہر روزہ داروں کا جمِ غفیر افطار کے انتظار میں

باب فہد کے سامنے کی عمارات

تصویر: ۲۰۱۰

84
يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَ النَّبِيِّ
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ
إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ
(الاحزاب۔۳۳:۵۳)
اے ایمان والو! جب تک اذن نہ پاؤ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھروں میں حاضر نہ ہو مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یہ کہ خود
اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو چلے جاؤ۔ نہ یہ کہ بیٹھے باتیں کرتے رہو
دیا درسِ تکریم ان کو خدا نے
جو کھائیں ضیافت بیوت النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی

اب زیارت کے لیے رات کو یہ حصہ کھلا رہتا ہے
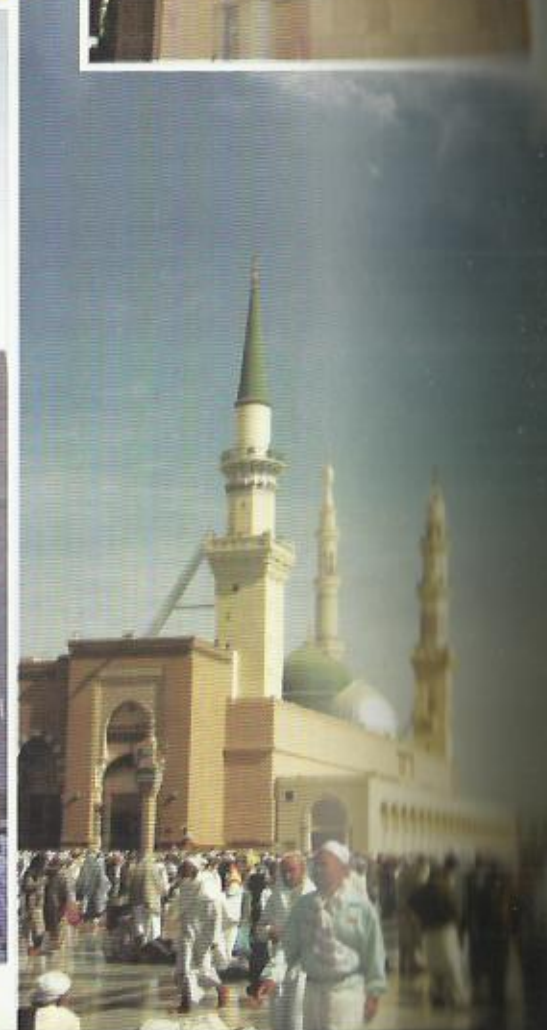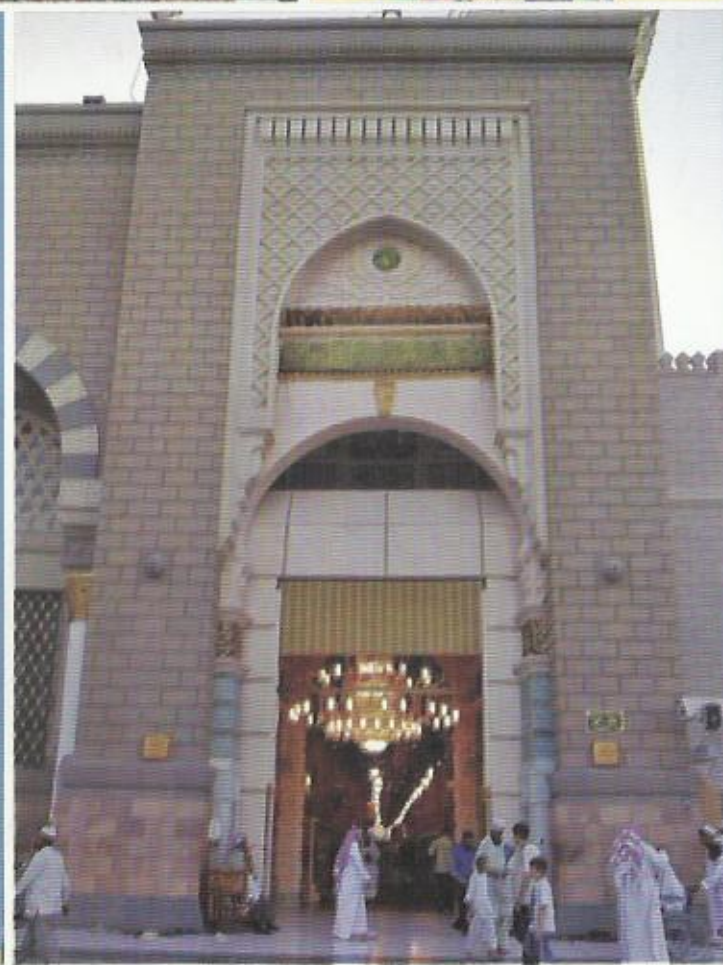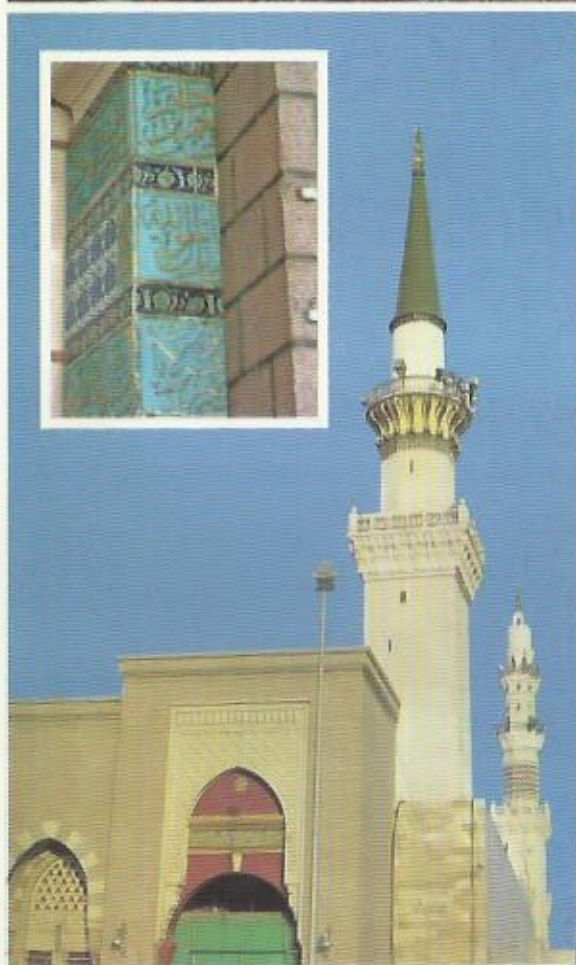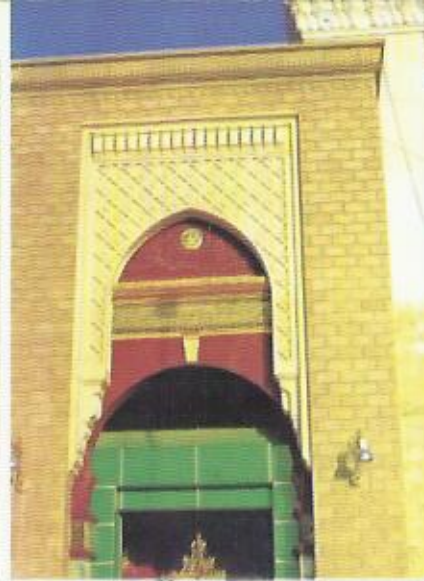
بابُ السّلام

رہے گا پرچمِ امن و سلامتی سر پر
جو ہاتھ آئے گی باب السلام کی چوکھٹ
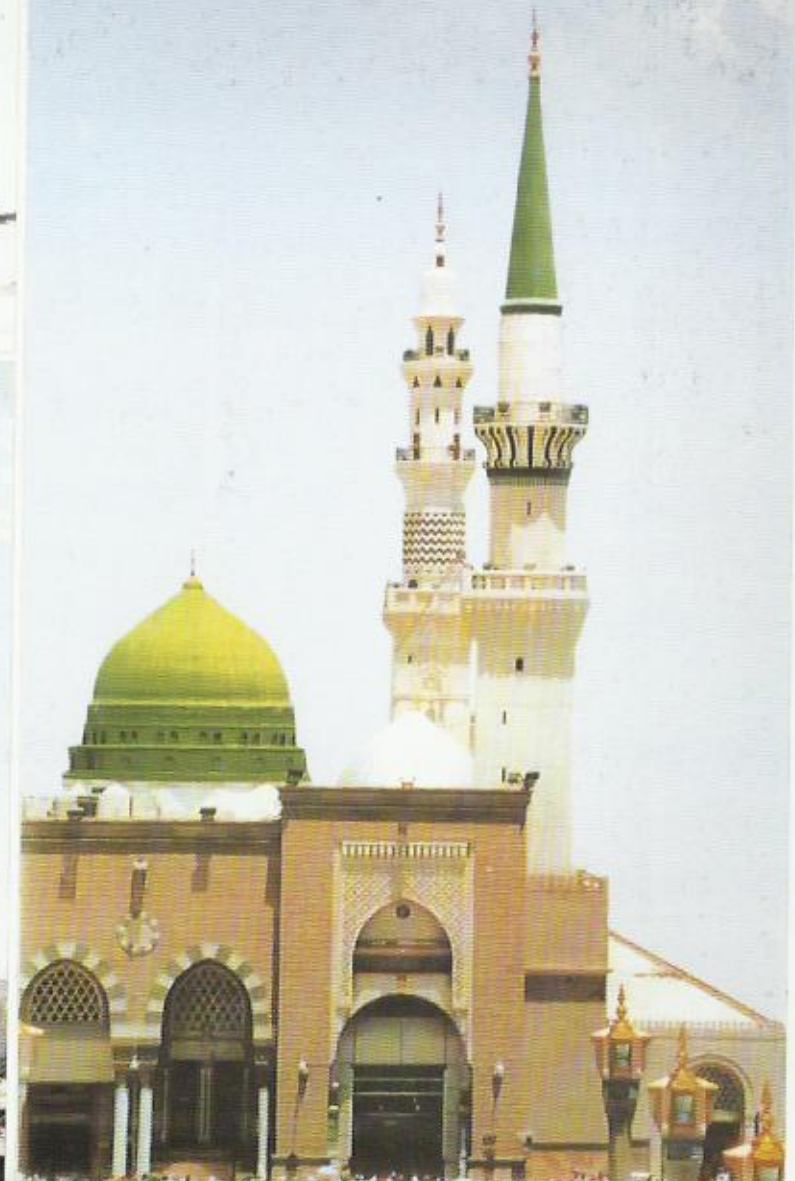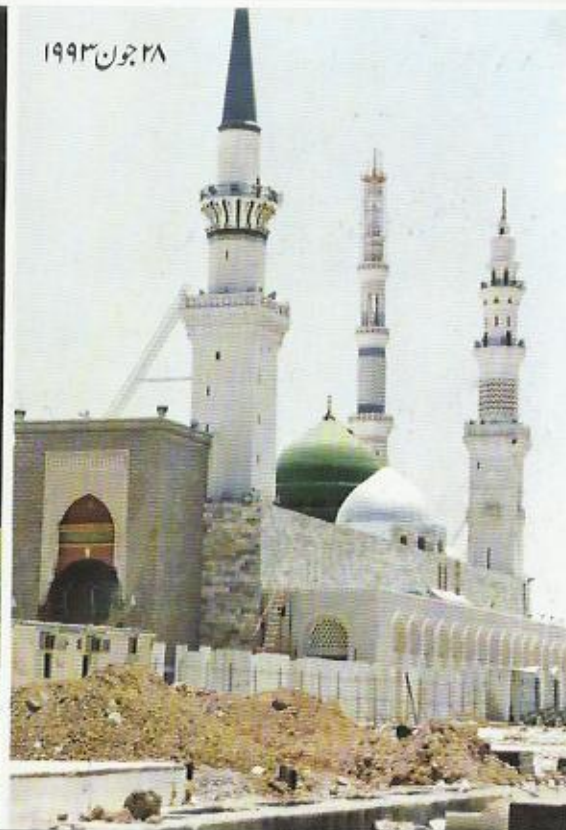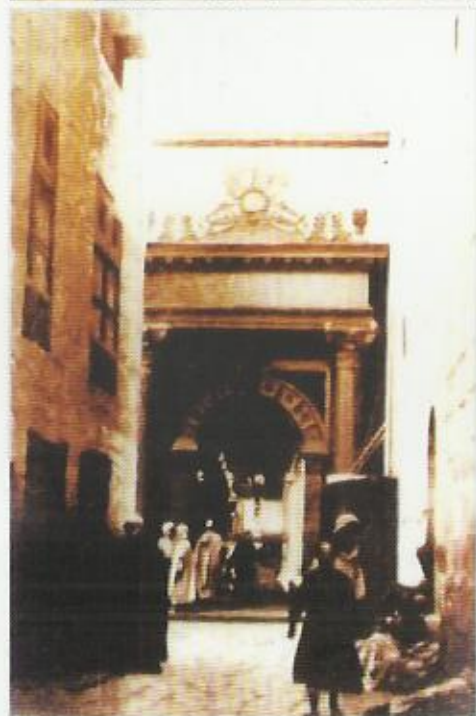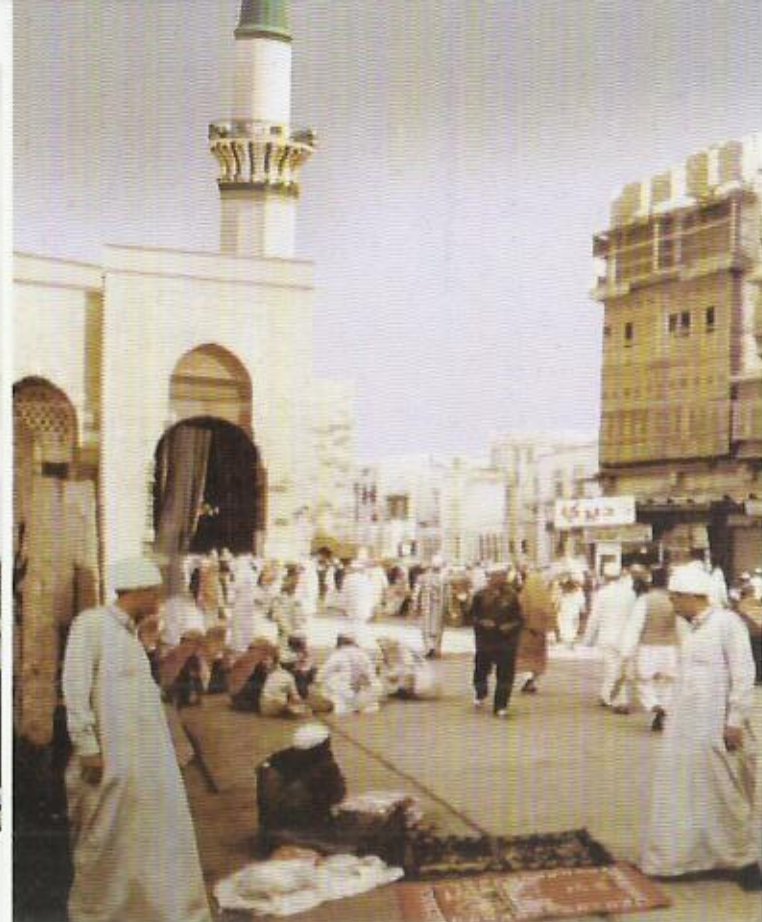
بابُ السّلام

(قدیم تصویریں)

هذه خوخة سيدنا ابي بكر الصديق رضي الله عنه

خوخۂ ابوبکرؓ

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد کی غربی دیوار میں حضرت ابوبکرؓ کے گھر کا روشن دان تھا۔ بعد کی تعمیرات میں اس روشندان کی جگہ ظاہر کرنے
لیے دروازہ بنا دیا گیا۔ ترکی سلطان عبدالمجید نے توسیع و تجدید کے دوران روشن دان باقی رکھا۔ اب وہاں "خوخۂ ابوبکرؓ" تحریر

بابُ الرحمہ

باب النساء کے بالمقابل مسجدِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی غربی دیوار میں واقع ہے۔

بابُ الصدّیق رضی اللہ عنہ
۲۰۱۰
ABI BAKR
AL-SIDDIQUE
GATE
الصدیق
اندرون باب صدیق

باب عمر رضی اللہ عنہ
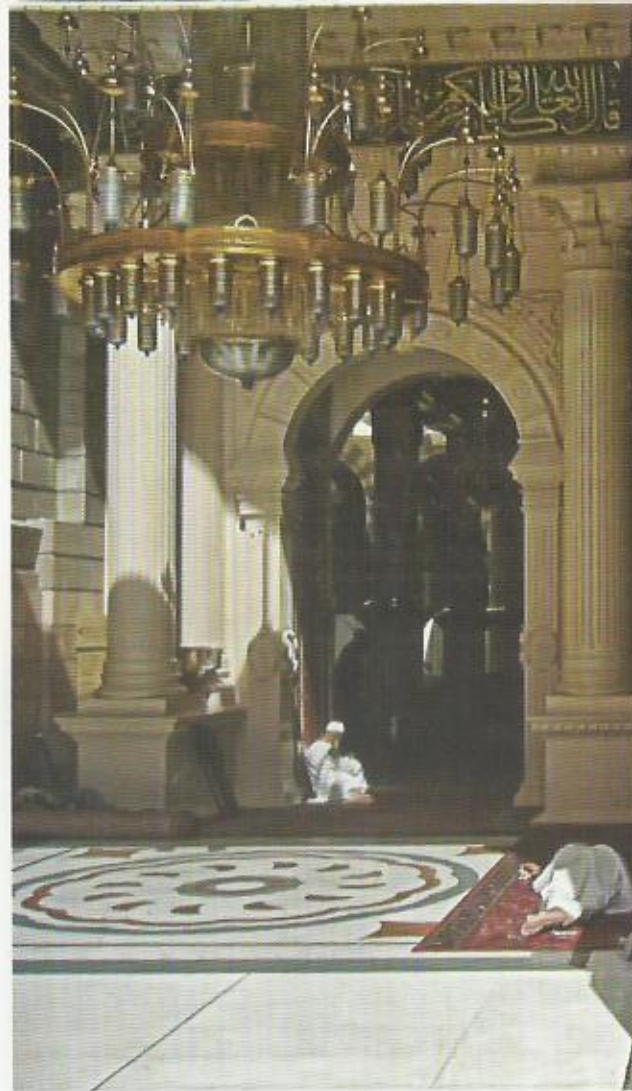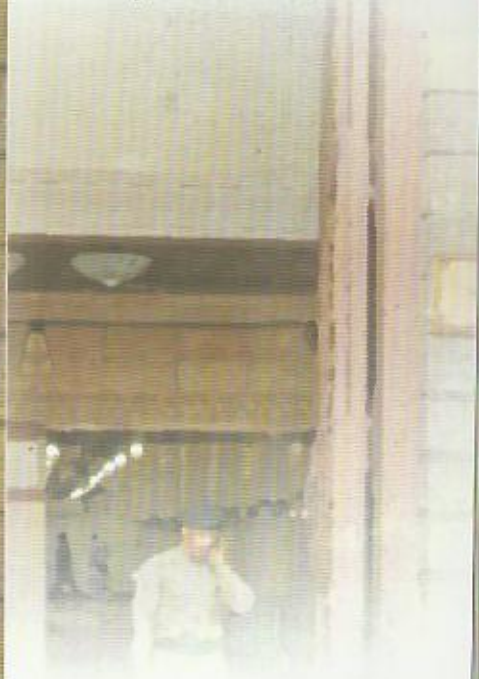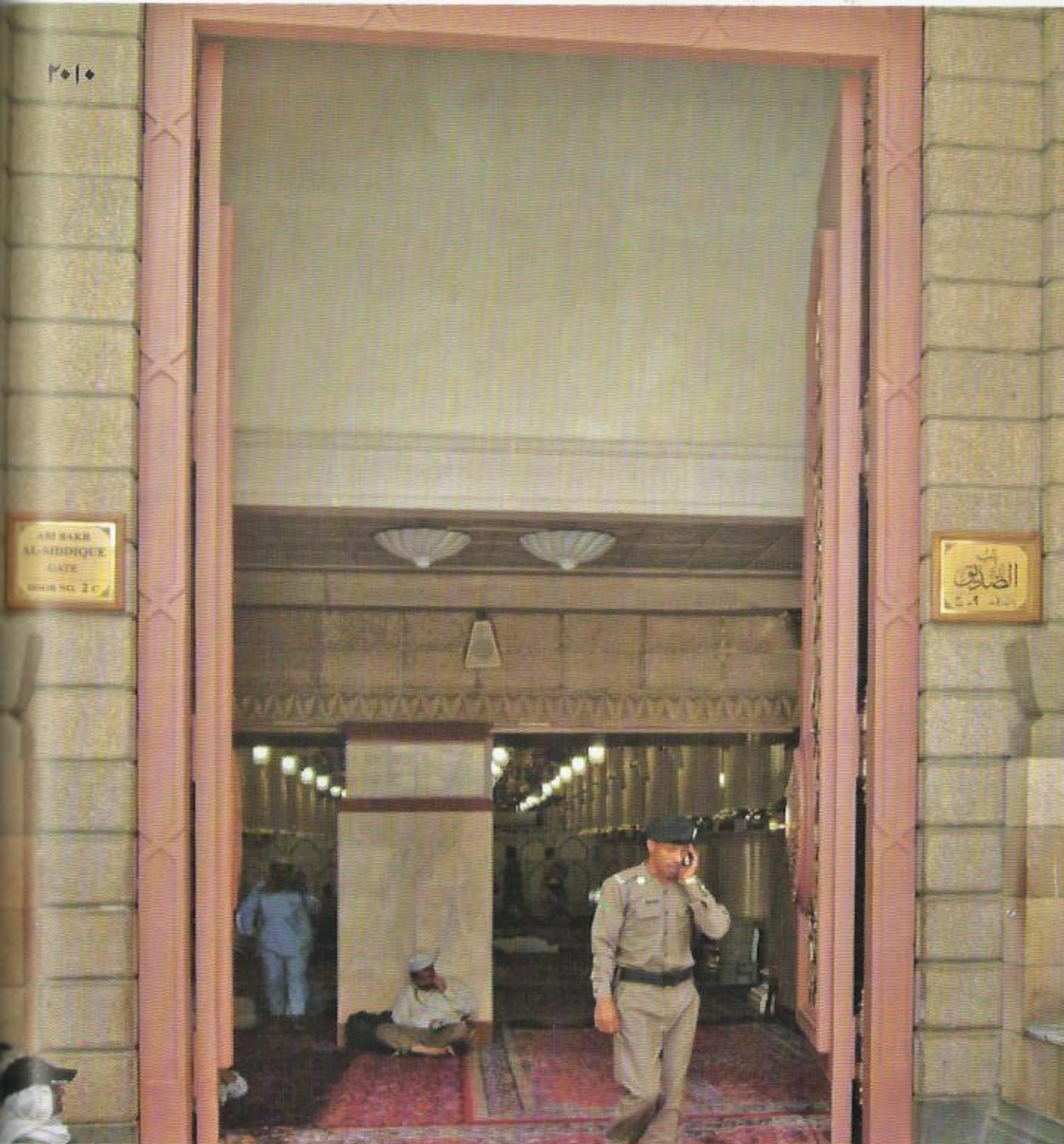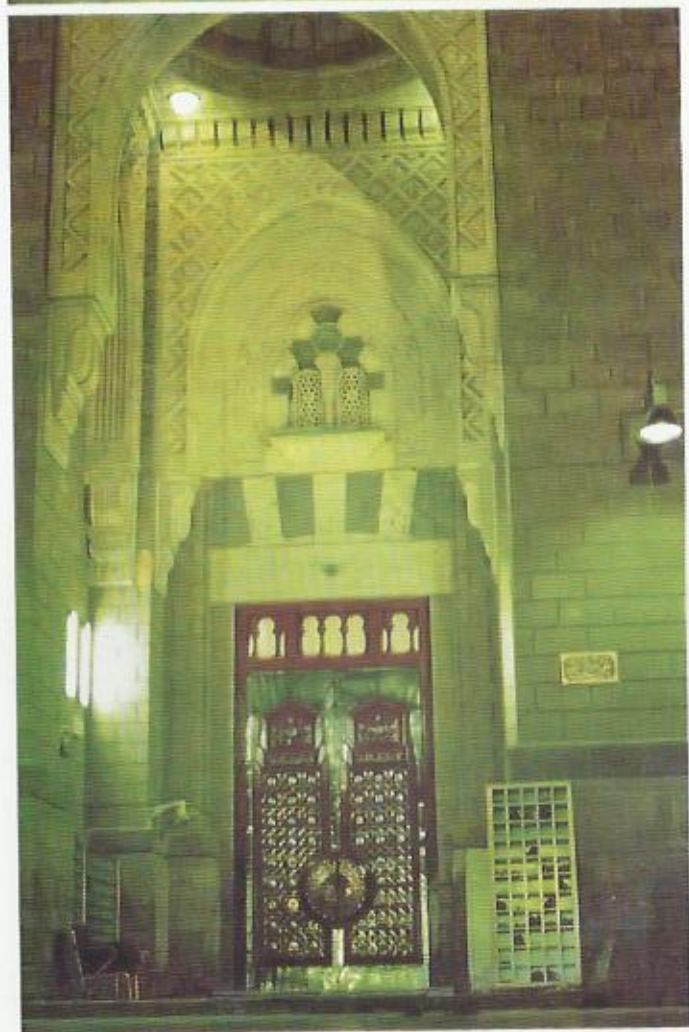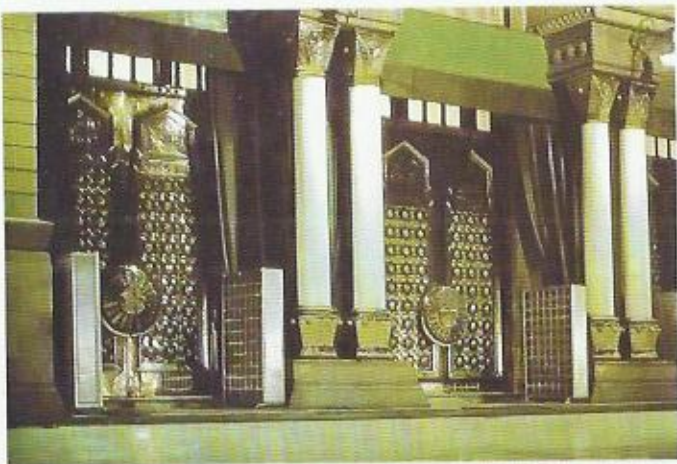
باب سعود
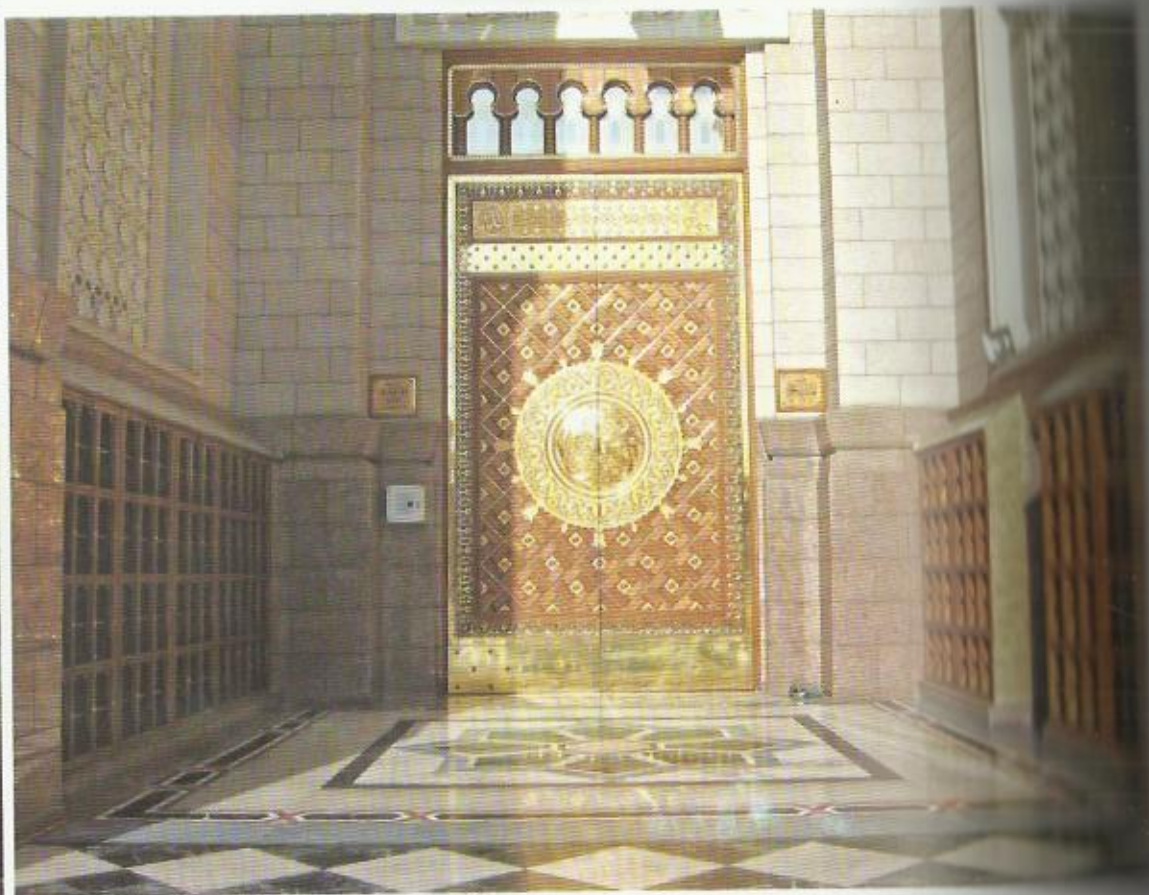
بابِ بدر بابِ قُبا بابُ الہجرہ

تصاویر: ۲۰۱۰
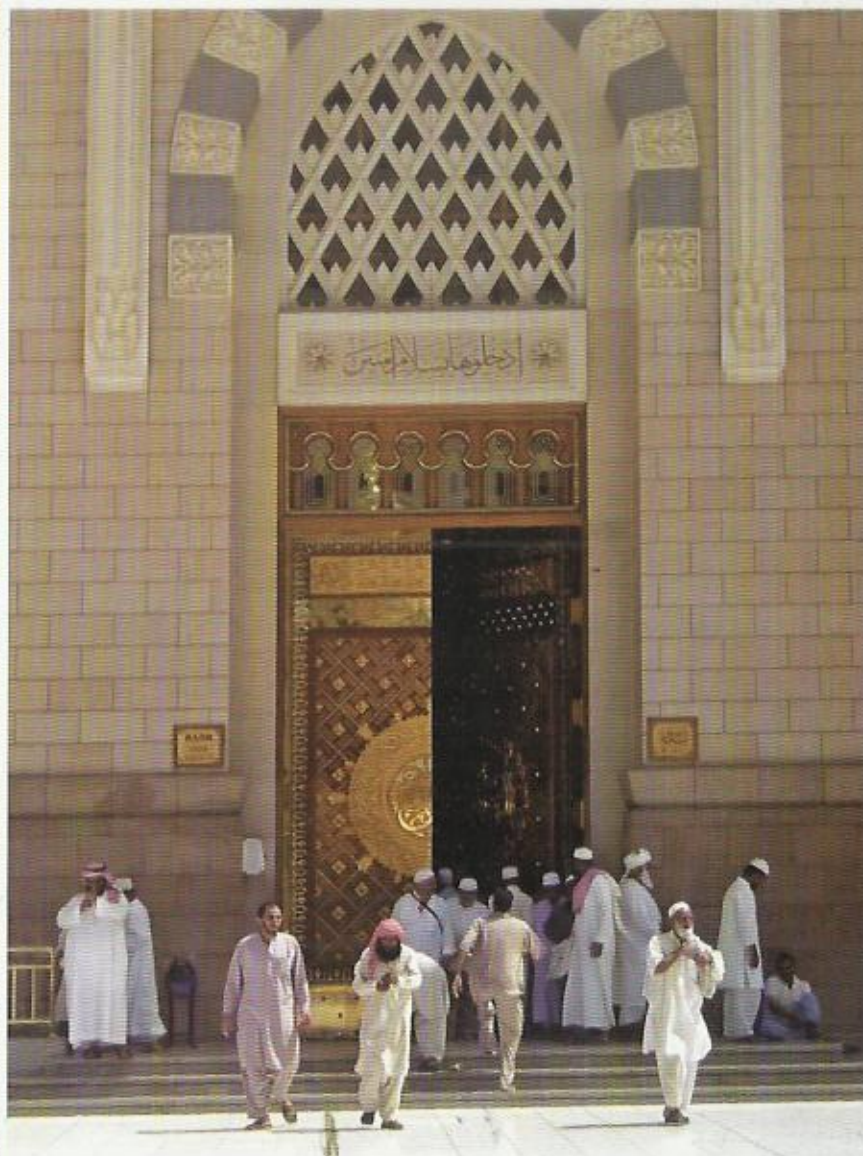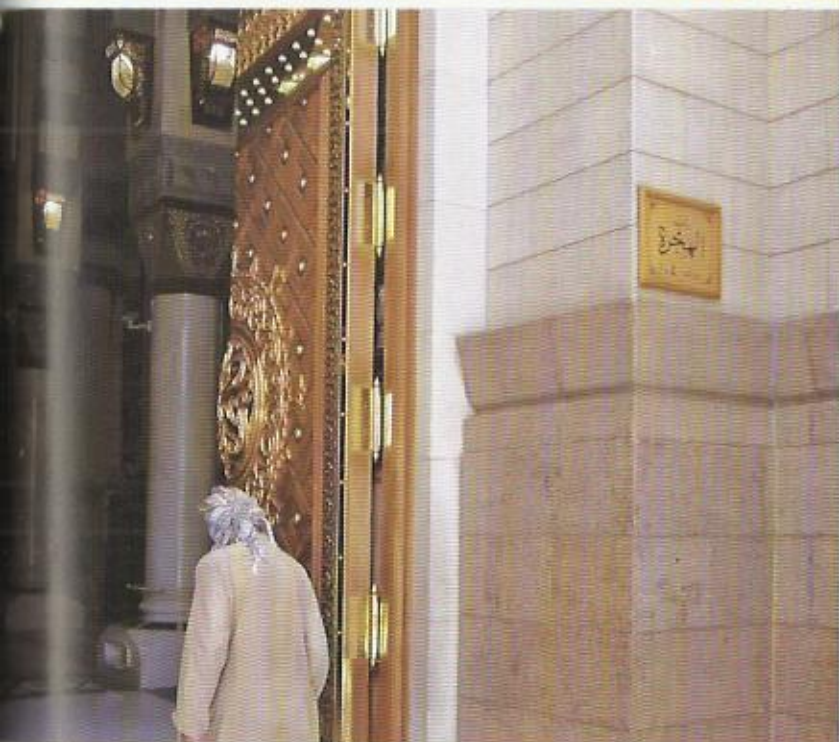
تصویر ۱۹۰۸

بابِ عنبریہ

سلطان سلیمان بن سلیم نے ۱۵۳۲ء میں بنوایا تھا۔

قریۂ محبت میں، شہرِ سرورِ کُل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
داخلے کا دروازہ بابِ عنبریہ تھا

۱۳۲۰ھ

پہلے تو تھا طیبہ کا ایک یہ بھی دروازہ ○ اب اسے کہنا ہے ایک ماضی کا حصہ

بابِ مصری

مٹ چکے جو آثارِ شہرِ آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
زائرو! انھی میں سے ایک بابِ مصری تھا
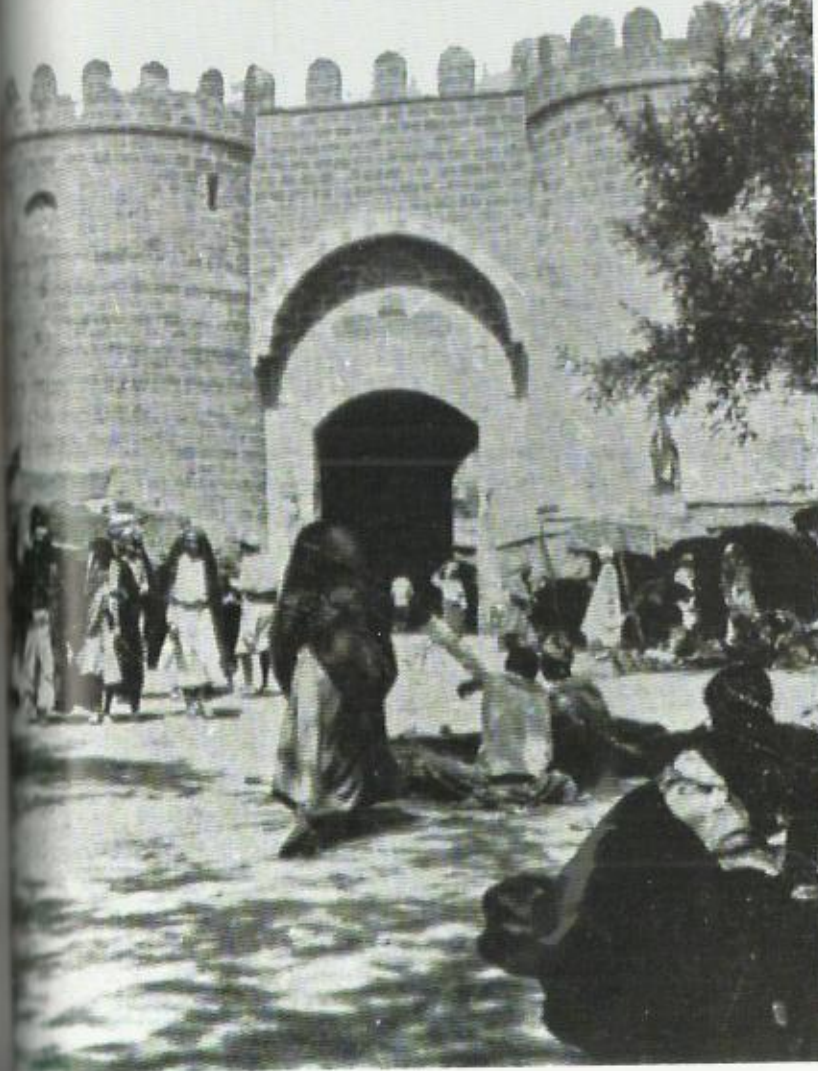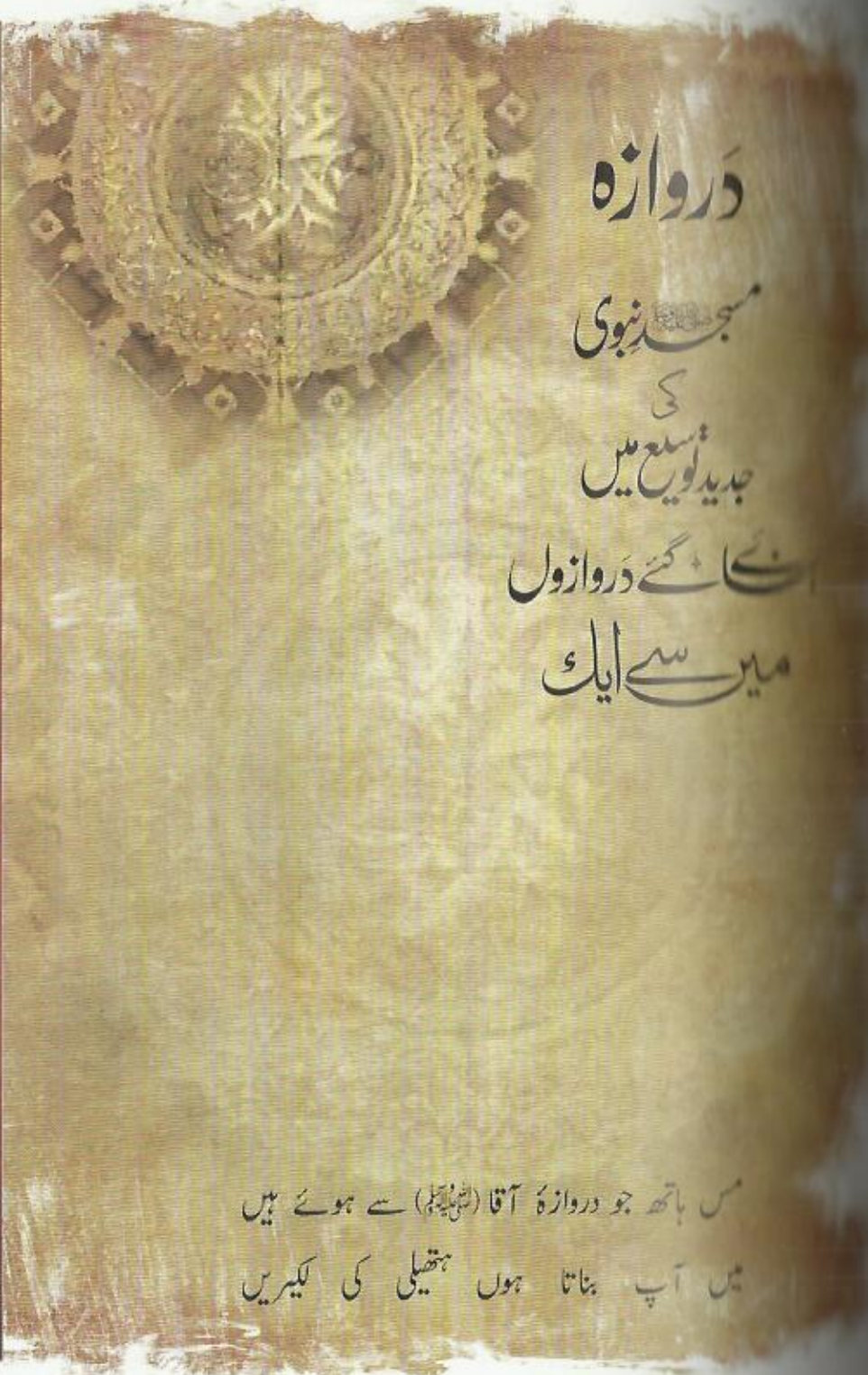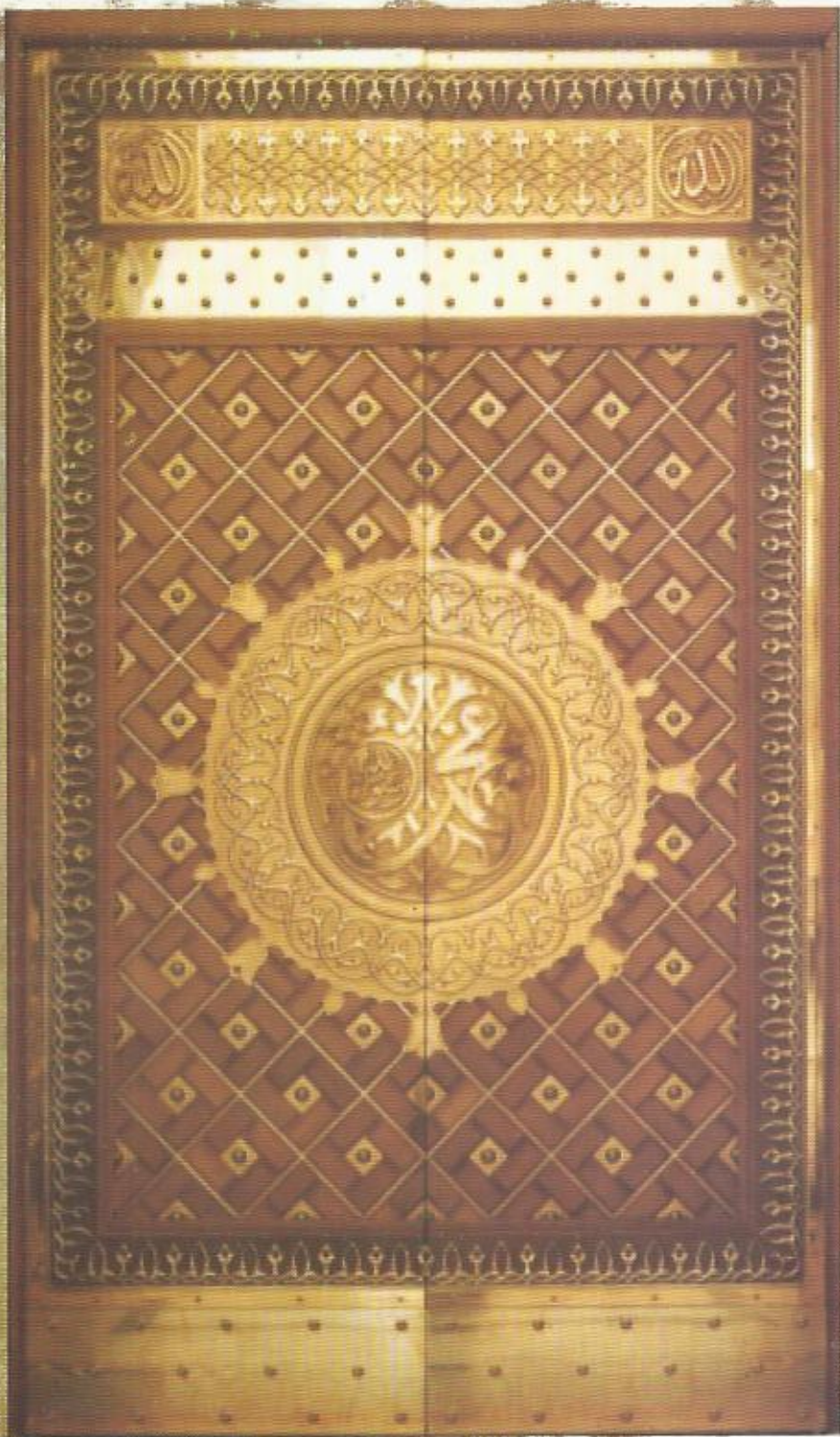
دروازہ

مسجدِ نبوی ﷺ
کی
جدید توسیع میں
ائے گئے دروازوں
میں سے ایک

مس ہاتھ جو دروازۂ آقا (ﷺ) سے ہوئے ہیں
میں آپ بناتا ہوں ہتھیلی کی لکیریں

وَلَاتَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (الحجرات ۔۴۹

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس
میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو

رب نے جو لا ترفعوا اصواتکم فرما دیا
عظمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہم کو سبق سکھلا دیا

مقصورہ شریف

مقصورہ النبویہ الشریفہ" کی صورت سلطان رکن الدین شاہ مصر نے تیار کروائی۔ سلطان قایتبائی نے اس کی توسیع کعبۃ اللہ کی طرف "مواجہۃ النبی (ﷺ)" ہے۔ پچھلی "دکۃ الاغوات" (خادمین کا چبوترہ) اور محرابِ تہجد (مقامِ ہے۔ حضورِ اکرم (ﷺ) کے سر مبارک کی جانب "روضۃ ریاض الجنہ" ہے اور اس کے پچھلی طرف "قدمین" کا

مواجہہ شریف کی طرف سنہری جالیوں میں بڑا سوراخ اس کی علامت ہے کہ اس کی سیدھ میں آقا حضور (ﷺ) کا مبارک ہے۔ باقی دو سوراخوں کی سیدھ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروقؓ کے چہروں کی نشاندہی ہے۔ اب کے اوپر لکھ بھی دیا گیا ہے۔

اب جبریلؑ سے داخل ہوں تو سامنے "محرابِ تہجد" ہے اور میں حجرۂ فاطمۃ الزہراؓ کا دروازہ ہے۔ خادمینِ بارگاہ اور ممالکِ اسلامی اسی دروازے سے اندر داخل ہوتے اور کی دیوار اور اس پر چڑھتے ہوئے غلاف کو بوسہ دے

مواجہہ شریف

حجرۂ عائشہ صدیقہؓ

حضور (ﷺ) کی آرام گاہ مبارکہ

حضرت ابوبکرؓ کی آرام گاہ

حضرت عمرؓ کی آرام گاہ

حظائرِ مزور

گنبدِ خضرا

سیسہ پلائی دیوار

مقصورہ شریف

قدمین شریفین

ریاض الجنہ

حجرۂ فاطمہؓ کا دروازہ
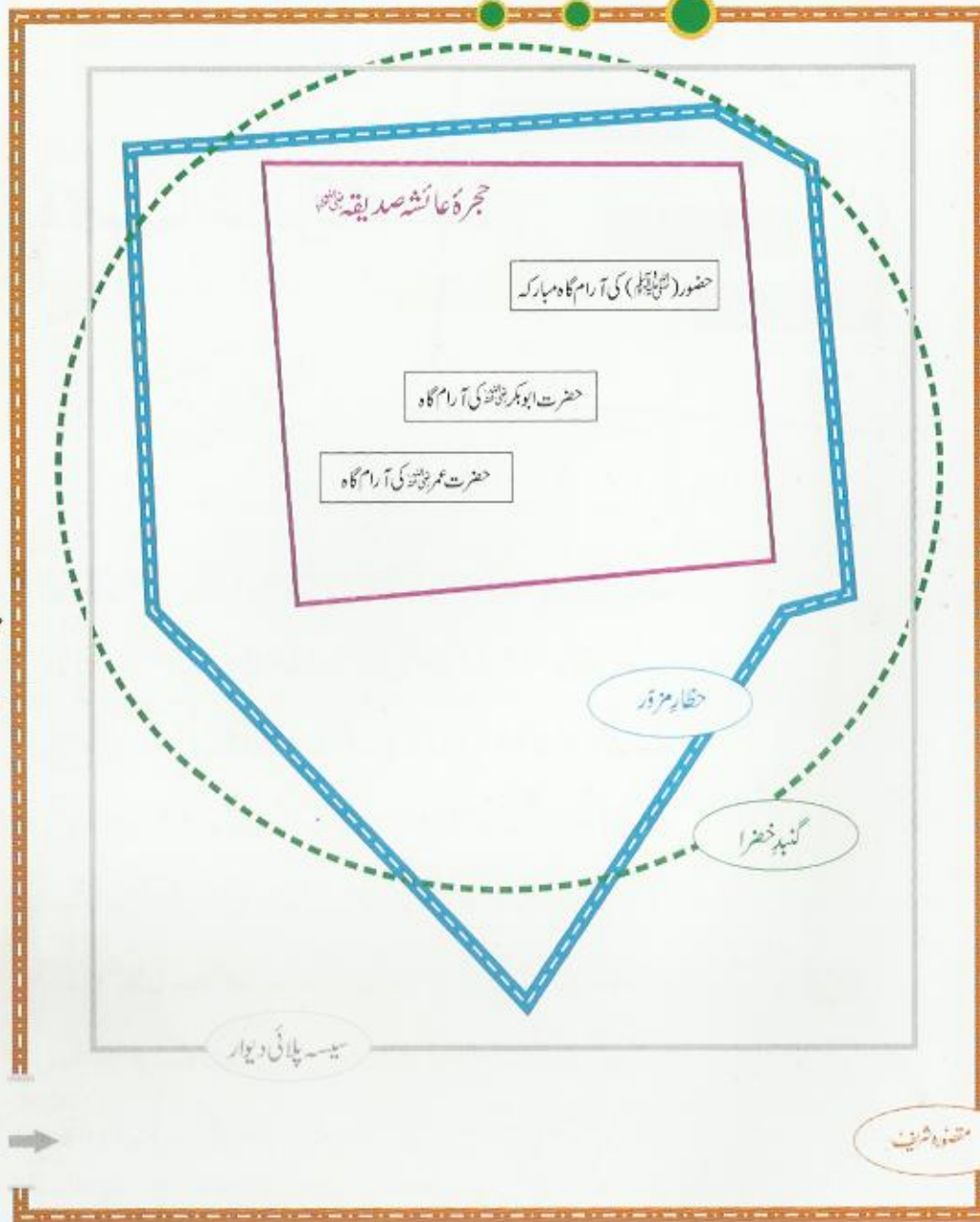
محرابِ تہجد

خادمین کا چبوترہ

مقصورہ شریف

سرکارِ والا تبار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں وصال فرمایا اور آپ یہیں قیامت تک تشریف فرما رہیں گے۔ اس میں حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور شیخین کرام (رضی اللہ عنہما) کی قبورِ مبارکہ ہیں۔

مقصورہ شریف میں بیتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نشاندہی یہ ہے:

ہماری ماں رضی اللہ عنہا کا یہ بیتِ رفیع کیا کہنا
کہ ان کا حجرۂ انور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا گھر ہے
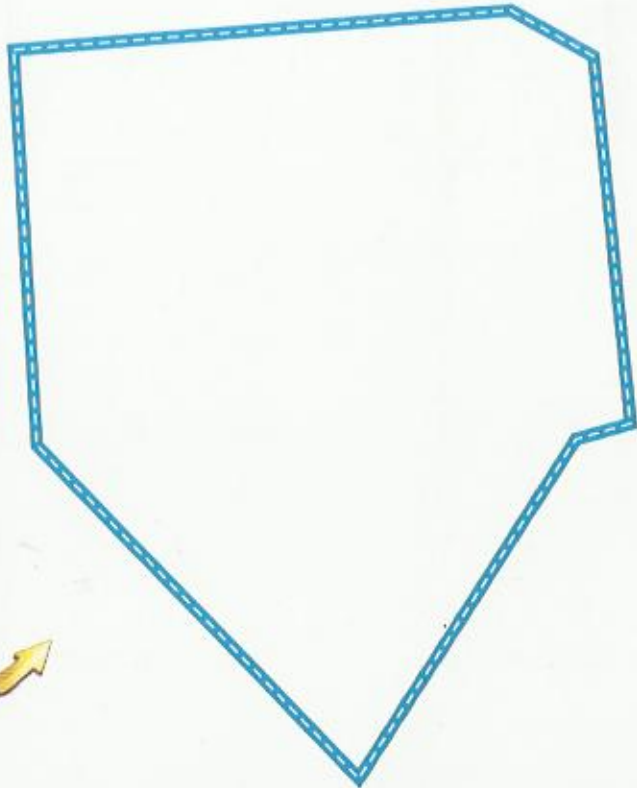
۸۸ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حجرۂ مبارکہ کو پانچ پہلو جنگلے ''حظارِ مزوّر (حرمت والا احاطہ)'' میں محفوظ کیا۔ ۶۹۴ع میں ملک زین الدین نے اس جنگلے کو چھت تک بلند کر دیا۔ سلطان قایتبائی کے دورِ حکومت (۸۸۱ھ میں) اس میں موجود دروازے بھی بند کر دیے گئے۔ آخری آدمی امام نور الدین سمھودی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حظارِ مزوّر میں داخل ہوئے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ تینوں قبورِ مبارکہ سطحِ زمین کے برابر ہیں۔ ۸۸۱ھ کے بعد کوئی شخص حظارِ مزور کی عمارت میں داخل نہیں ہو سکا اور انسانی آنکھ سرکارِ ابد قرار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور شیخینِ محترم رضی اللہ عنہما کی قبورِ مبارکہ کو نہیں دیکھ سکی۔ مقصورہ شریف کے نقشے میں حظارِ مزوّر کو یوں ظاہر کیا گیا ہے۔

[illegible]ورہ شریف

[illegible] میں حضور نبی الانبیا علیہ التحیۃ والثناء نے سلطان نور الدین [illegible] ([illegible]) کو خواب میں دو آدمی دکھائے جو سرنگ کے ذریعے [illegible] ( ) کے جسدِ مبارک تک پہنچنے کی کوشش میں تھے۔ [illegible] ان دونوں بدبختوں کو پہچان کر مروا دیا اور پانی کی تہ تک [illegible] کے سیسے کی دیواریں بنوادیں۔ مصنف نے ۱۹۹۳ میں [illegible] اس دیوار سے ہاتھ مس کرنے کی سعادت پائی۔

[illegible] پلائی دیوار جس حصے میں ہے اس کی نشاندہی یہ ہے:

سیسہ پلائی دیوار

حُجرۂ فاطمہ

خادمینِ بارگاہِ حضور ( )، اغواتِ محترم اسی دروازے سے اندر جاتے ہیں اور مسلمان حکمرانوں کو بھی اندر لے جاتے ہیں۔ حظارِ مزوّر کو چونکہ چھت تک ہر طرف سے بند کر دیا گیا ہے۔ اندر حاضر ہونے والے دیوار کو یا دیوار پر لگے سبز غلاف کو چھو سکتے ہیں۔

دروازے پر جو تالا لگا ہے اس پر قصیدہ بُردہ شریف کا یہ شعر کندہ ہے:

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمِ

حجرۂ فاطمہ کا دروازہ

گنبدِ خضرا
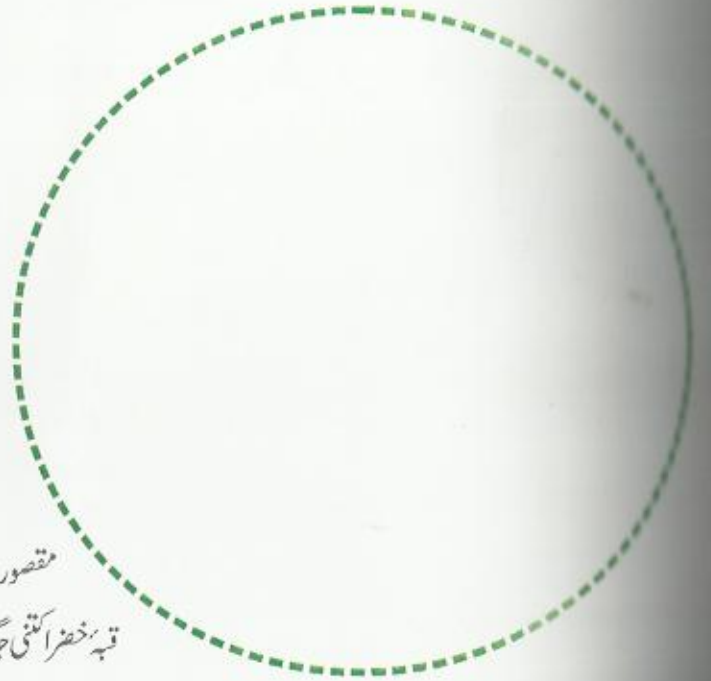
مقصورہ شریف کے نقشے میں سبز رنگ کا دائرہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ قبہ خضرا کتنی جگہ گھیرے ہوئے ہے۔

مقصورہ شریف

مقصورۂ رسولِ مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھ کر
چوکھٹ پہ آنکھ جم سی گئی ہے تو کیا ہوا

جن میں ہے عکسِ مقصورۂ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
میری آنکھوں کو بس وہ جچے دائرے

مقصورۂ رسولِ مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چار سمت
جو سرنگوں کھڑی ہے، وہ دُنیائے ناز ہے

مرے لبوں پہ نہ شیخینؓ کا ہو کیسے ذکر
جو دونوں ساتھیوں کا گھر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا گھر ہے

ذرا دیکھو مقصورۂ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
یہی تو ہے دیدارِ حُسنِ مقدر

دونوں تھے رفیق آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے، اور آج تلک ہیں
ہے مسکنِ صدیقؓ و عمرؓ مسکنِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

درود پڑھتا ہوں، پھرتا ہوں گردِ مقصورہ
اسے کہیں تو کہیں لوگ اک بشر کا طواف

پایۂ عمرؓ کیا ہے، کیا ہے اوجِ صدیقؓ
یہ رموز سمجھے ہیں ہم جوارِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے

اس لیے بھی ساتھ ہیں آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے، صدیقؓ و عمرؓ
دیکھتے رہتے ہیں دونوں اِس جگہ آیا گیا

آرام گاہِ حضور ﷺ کی جعلی تصویریں

لوگ حضور رحمت للعالمین (ﷺ) کی قبرِ انور کی جعلی تصویریں چھاپ کر اہلِ
کے جذبات کو کیش کراتے ہیں۔ ان میں ایک تصویر مولانا جلال الدین رومیؒ کی قبر
ترکی میں ہے اور اسے انٹرنیٹ پر دیکھا جا سکتا ہے) اسے حضورِ انور
(ﷺ) کی قبرِ مبارک کی تصویر قرار دینے کا گناہِ عظیم کیا گیا۔ دو مزید ایسی تصویریں بھی
کے ساتھ چھاپی گئیں۔ لاہور (پاکستان) میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ اس کے
اندر جا کر قبرِ انور سے مٹی حاصل کی ہے۔ مدینہ طیبہ میں بھی لوگ اس نوع
کے ساتھ مفادات حاصل کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ!

صورت یہ ہے کہ ۸۸۱ ھجری میں بارگاہِ حضور (ﷺ) کے اردگرد چھت تک
کی تھیں۔ بارگاہ کے آخری زائر حضرت نورالدین سمھودیؒ نے لکھا ہے کہ
کی ہیں اور سطح زمین کے برابر ہیں۔

حضور سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ سے منسوب تصویریں
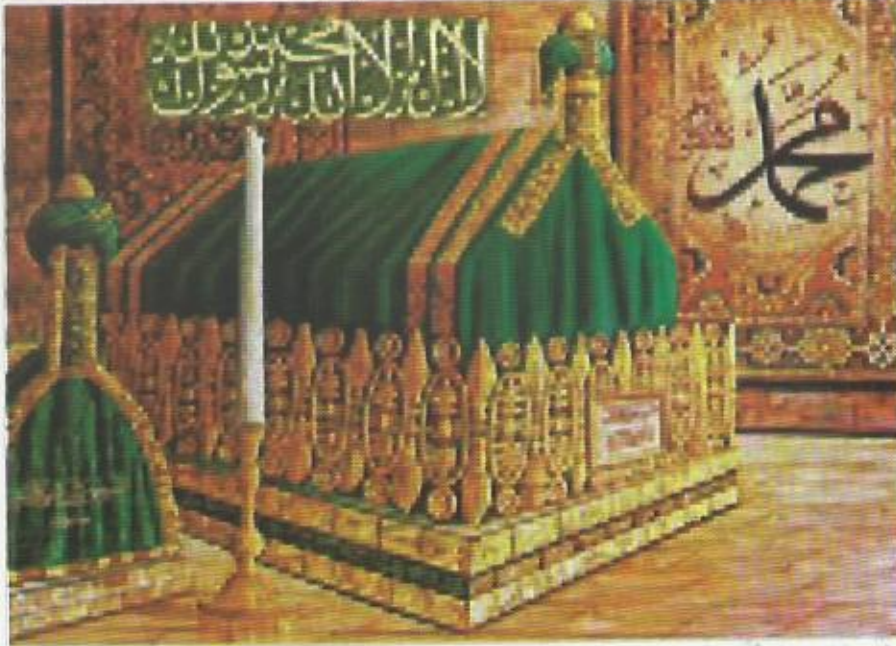
روضے کا غلاف
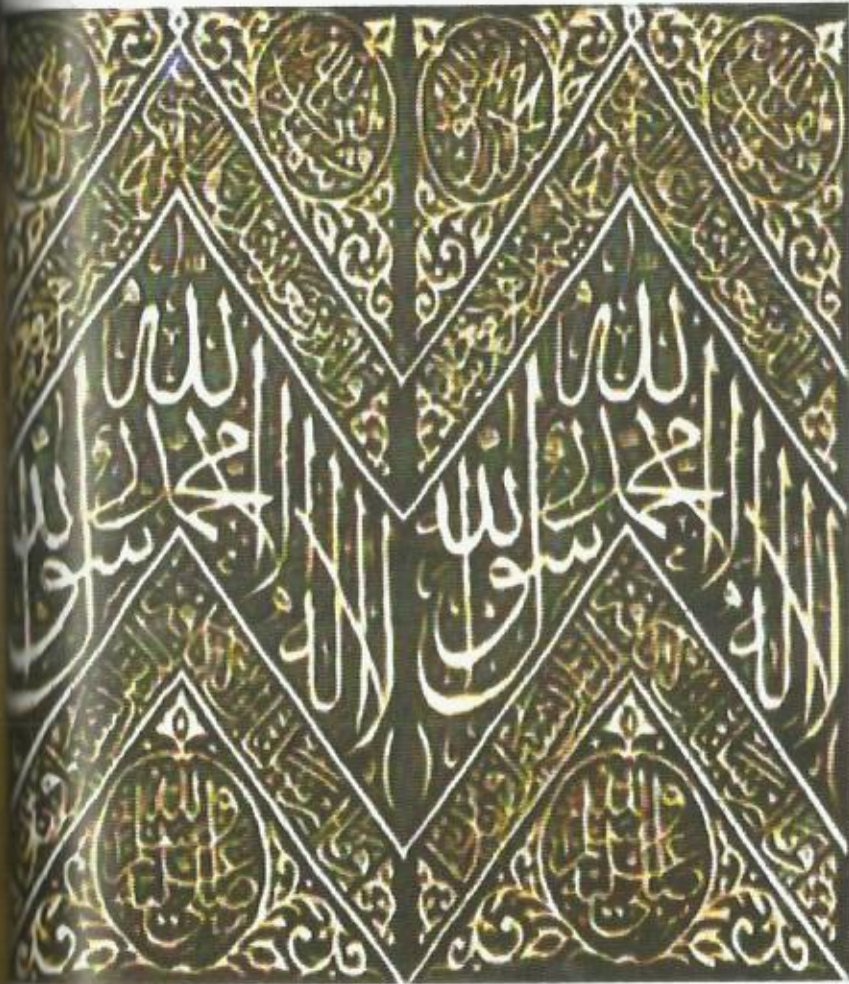
حظارِ مزوّر پر سب سے پہلے غلاف ۱۷۰ھ میں
خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ خیزران نے چڑھایا۔
اب جو سبز رنگ کا غلاف چڑھایا جاتا ہے
اس کی صورت یہ ہے:

دیکھتے ہیں جھانک کر روزن سے سارے زائرین
سرور و سرکارِ ہر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے روضے کا غلاف

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا
(البقرہ۔۲:۱۰۴)
اے ایمان والو! (انھیں) "راعنا" نہ کہو
اور یوں عرض کرو کہ حضور (ﷺ) ہم پر نظر کریں
لفظ ناجائز ہے، گر صوتی اثر اچھا نہ ہو ○ یوں، یہ حکم جاوداں ہے "لا تقولوا راعنا"

مُواجَہَہ شریف

مقصورہ شریف کے نقشے میں قبلے کی طرف تین سوراخ نظر آتے ہیں۔ ان میں بڑا سوراخ حضورِ پرنور (ﷺ) کے چہرۂ مبارک کی نشاندہی کرتا ہے۔ حضور رحمتِ ہر عالم (ﷺ) کی نسبت سے اس سمت ''المواجهة الشريفه'' کہا جاتا ہے۔ بعض کتابوں خصوصاً نعتوں میں ''مواجہ'' لکھا جاتا ہے جو درست نہیں۔ محافل میں پڑھا بھی ''مواجہ'' جاتا ہے جو غلط ہے۔ یہ لفظ ''مُواجَہَہ'' ہے۔

قبلہ کرے گا پشت پناہی کا حق ادا
پیشِ مواجہ تو کھڑا تو ادب سے ہو

ہے مواجہ آگے، میں کھڑا ہوں دم سادھے
حبسِ دم کی مشق آخر اِس جگہ پہ کام آئی

ہر شخص سر بخم ہے آگے مواجہ کے
جتنا ادب ہو، کم ہے آگے مواجہ کے
ہر سمت لطف فرما سرکار ﷺ ہیں اگرچہ
ان کا کرم اَتم ہے آگے مواجہ کے

ہر دل دھڑک رہا ہے، سرکار ﷺ سامنے ہیں
ہر چشم چشمِ نم ہے آگے مواجہ کے
محمودؔ بحرِ رحمت اتنا ہی جوش پر ہے
آنکھوں میں جتنا نم ہے آگے مواجہ کے

مُواجہہ ہے، یہاں پر نظر نہیں اُٹھتی
یہ لابدی ہے، نبی (ﷺ) کا ہے سامنا آخر

مُواجہہ میں جو ملتا ہے چند لمحوں میں
سرور ایسا جہاں بھر کے روز و شب میں نہیں

جتنی بھی میں نے دیکھتی پائیں مُواجہہ
آنکھیں دکھائی دی ہیں مجھے گیلیاں تمام

میری نظر مُواجہہ پہ جس گھڑی پڑی
ظاہر تھا چشمِ تر سے ندامت کا ارتقا

یوں التفاتِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) ہوا
جذبِ دروں نے مجھ کو دکھایا مُواجہہ

ہوتے ہیں جب مُواجہہ کے سامنے کھڑے
پاتے ہیں ہم بھی کیفِ لطافت بصد وقار

جو عرض مجھ کو ربِ دو عالم سے کرنی تھی
میں نے کہی مُواجہہ کے جا کے سامنے

محمود میرا سر نہ کبھی پھر جھکا کہیں
پیشِ مُواجہہ جو رہا تھا میں سرنگوں

قبلہ کرے کا پشت پناہی کا حق ادا ○ پیشِ مُواجہہ تو کھڑا تو ادب سے ہو
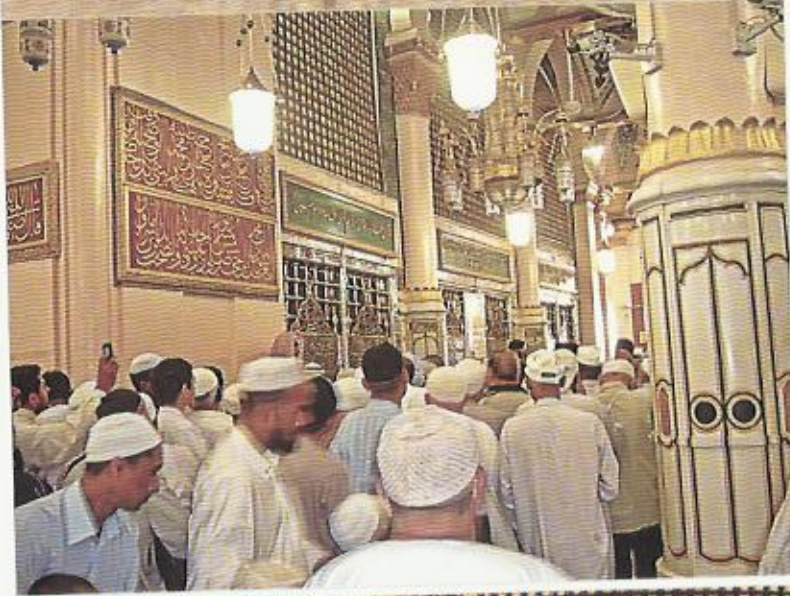
جَالیاں

دست بستہ حاضری، ہونٹوں پہ تنجینا درود
باوضو آنکھوں کے نذرانے، یہ نوریں جالیاں
جو سمجھ لے فرق اس در کا اور اپنی ذات کا
چوم سکتا ہے بھلا کیسے یہ نوریں جالیاں

ہوتا ہوں جالیوں کے تو ہر سال سامنے
نظریں اٹھاؤں اس طرف، میری کہاں مجال

اوقات میری کیا ہے، ہاتھوں سے ان کو چھوؤں
لیتی ہے بس نگاہیں ان جالیوں کا بوسہ

ریاض الجنّۃ
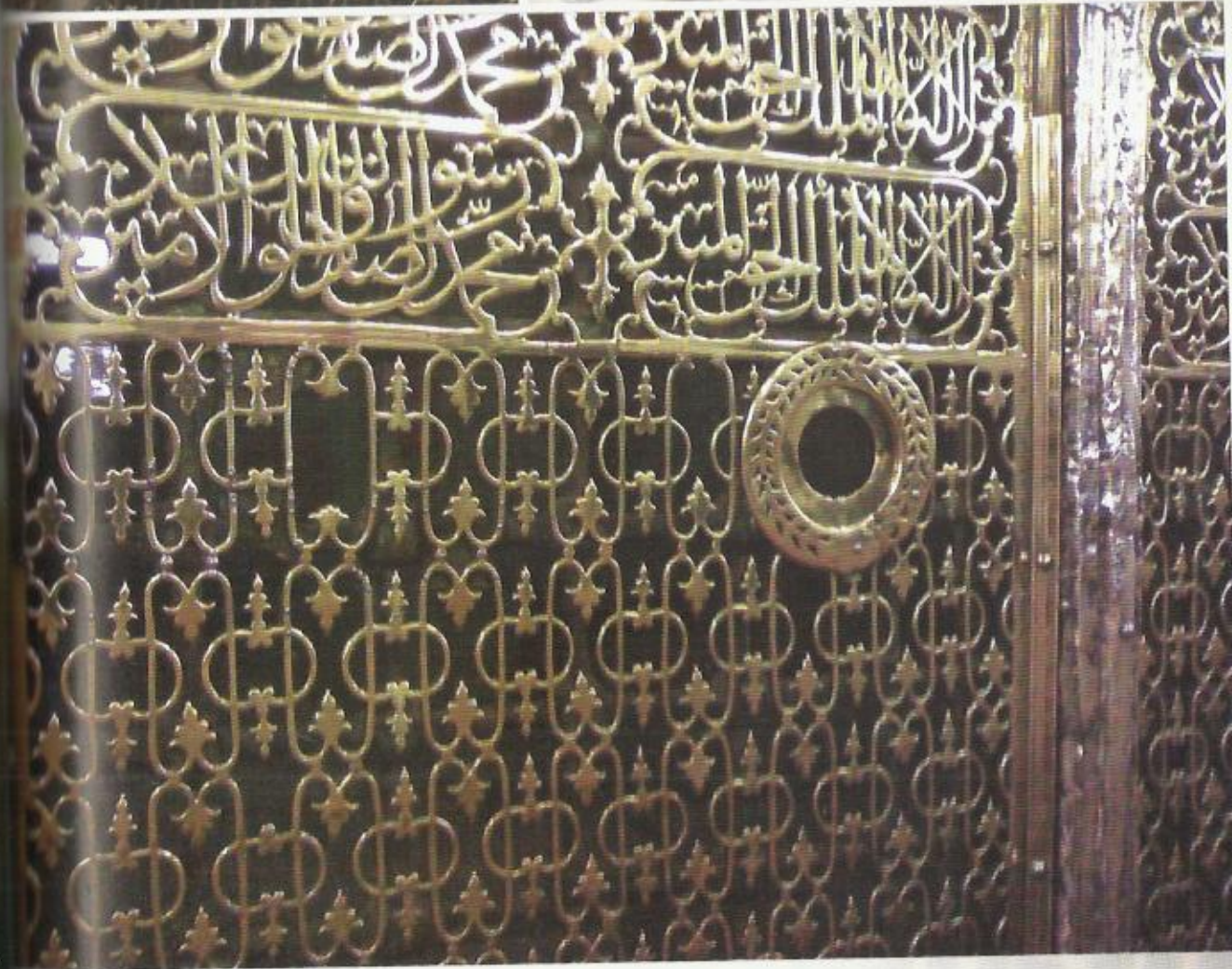
خالق کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا: "ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض
میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے"۔ یہاں جو
بیٹھے ہی رہتے ہیں، دوسروں کو اس سعادت سے محروم رکھنے کا گناہ کرتے ہیں۔

نہیں کہ یہاں داخلہ اور حاضری جنت ہی میں داخلہ ہے لیکن یہ اصل میں بہت بڑا امتحان
یہاں حاضری کے بعد بھی خدا اور رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے احکام سے سرتابی اور روگردانی کرتا
ہوا کہ جنت میں داخلے کے بعد بھی دوزخیوں والے کام کر کے جنت کے قابل ہی نہیں رہا۔
میں داخل ہونے کے بعد بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام نہیں کرتا تو اس کی
جائے گی۔

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں سرخ قالین بچھے ہوئے ہیں۔ صرف اس حصے میں سفیدی مائل سبز قالین ہیں
کے اس ٹکڑے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

حاضر تو ہو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے سرہانے کی طرف تم
جنت میں بھی مل جائے گا حضرات! ٹھکانا
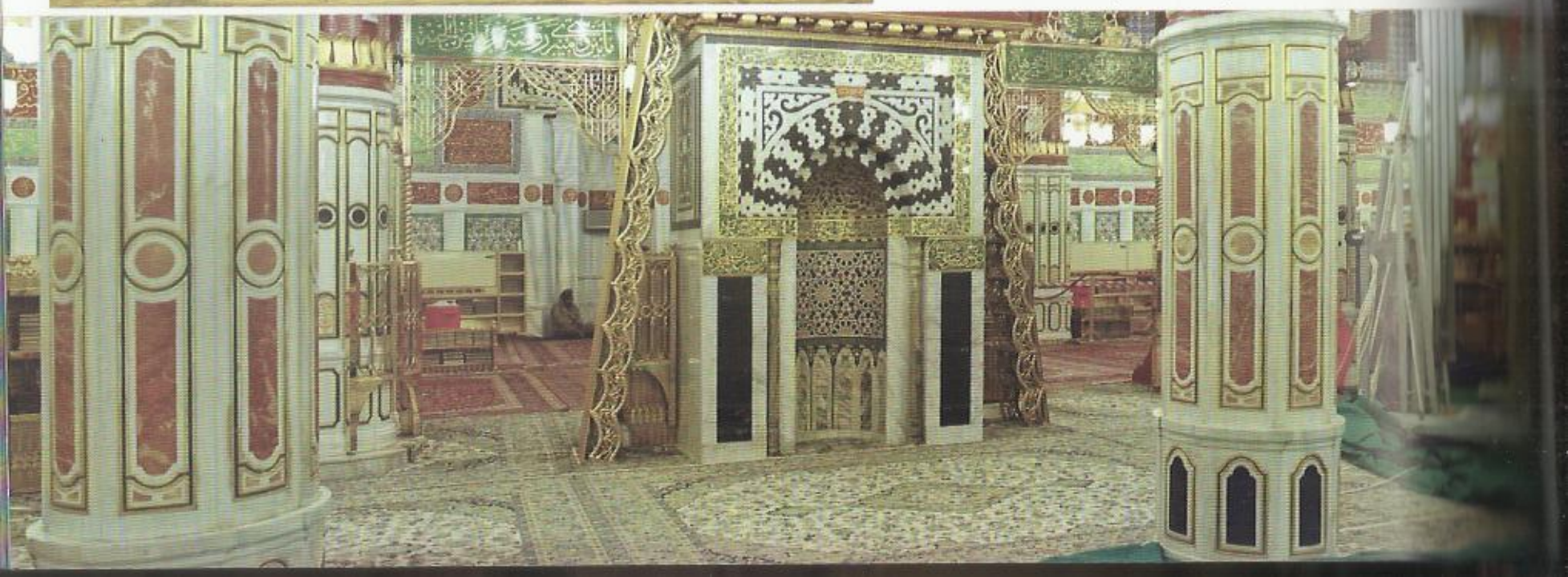
ریاض الجنۃ

گھر سے حضور (ﷺ) کے جو منبر تلک ہے پھیلا
سارا ہی یہ علاقہ ٹھہرا ریاضِ جنّۃ

ہم اور کوئی خلد کہاں ڈھونڈنے جائیں
آقا (ﷺ) کے سرہانے تو ہے اک گوشۂ جنت

سرہانے آقا و مولا (ﷺ) کے، دیکھ لی جنت
تو آئے کیسے جہنم کو جانے کی نوبت

مرے محمودؔ کیوں نارِ جہنم سے روابط ہوں
سرہانے ان (ﷺ) کے جب میں باغِ جنت میں ہوا داخل

ریاضِ جنتِ طیبہ میں جب میں نے قدم رکھا
ہوا محسوس یہ، زیرِ قدم ہیں جنتیں ساری

جہاں سے آتی ہے آقا (ﷺ) کی خوشبو
ریاض الجنہ تو ایسی جگہ ہے

جو ہم نے نفل پڑھے ہیں ریاضِ جنہ میں
تو ہم کو جنت الفردوس کی بڑھی اُمید

بہشت زائرِ خوش بخت پر ہوئی واجب
ریاضِ جنّۃ کا نظارہ انکشاف کرے
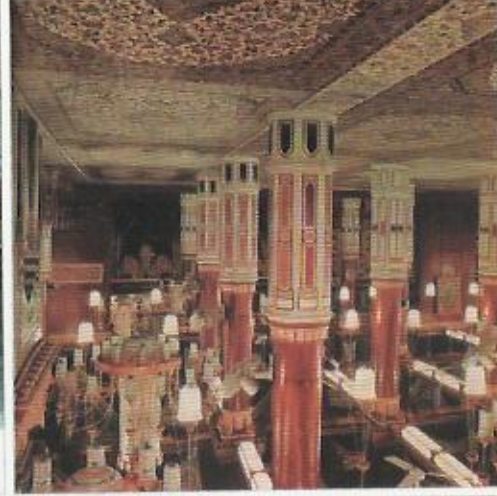
کرے ہر کام وہ تا مرگ پھر اہلِ جناں والے
ریاضِ جنتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں جو پہنچا پئے بخشش

وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰىؕ ۝۵

(الضحیٰ۔۹۳:۵)

(بے شک عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے)

برائے رضائے حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)

محبت کی بُرہان و حُجّت
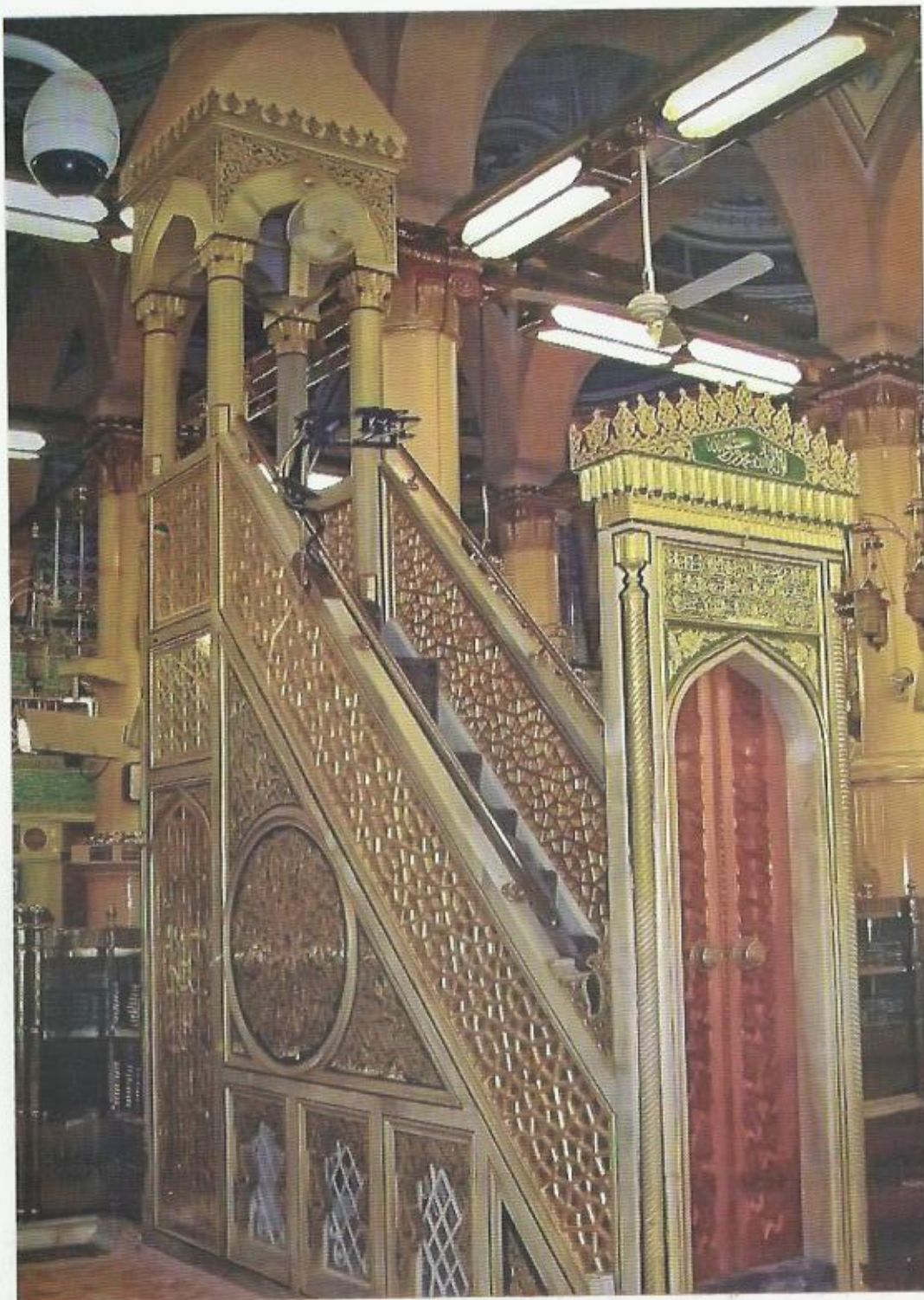
منبرِ رسول

حضور سرکار عالم و عالمیاں (ﷺ) خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ایک کھجور کے خشک تنے سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ ایک صحابی نے لکڑی کا تین چار سیڑھیوں والا منبر تیار کیا اور حضور (ﷺ) نے اسے استعمال شروع کیا تو کھجور کا خشک تنا گریہ کرنے لگا۔ حضور (ﷺ) نے اسے سینے سے لگایا تو اس کی بے چینی ختم ہوئی اور آپ نے گڑھا کھدوا کے اسے دفن کروادیا۔ بعد میں کئی نئے منبر بنائے گئے۔

اشرف قایتبائی نے ۱۴۸۶ء میں سنگِ مرمر کا منبر رکھوایا جو ۱۵۹۳ء تک یہاں رہا۔ پھر سلطان مراد عثمانی نے سنگ مرمر کا منبر بھیجا تو پہلا منبر مسجدِ قبا میں رکھوا دیا گیا جو اب تک وہیں ہے۔ مسجدِ حضور (ﷺ) میں سلطان مراد والا منبر ۱۵۹۳ء سے اب تک موجود ہے۔ (یہ منبر سنہری نقش و نگار سے مزین ہے)

مُصلّٰی الرسُول ﷺ

یہ ریاض الجنہ میں وہ مقدس مقام ہے جہاں حضور سرورِ کونین (ﷺ) امامت فرماتے تھے۔ اسے ''محرابِ نبوی'' بھی کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور (ﷺ) کے قدومِ مبارک کی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ پر دیوار بنوادی تھی چنانچہ یہاں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے حضور (ﷺ) کے قدموں والے مقام پر سجدہ کرتے تھے۔ اب اس جگہ بھی قرآنِ پاک رکھ دیے گئے ہیں۔
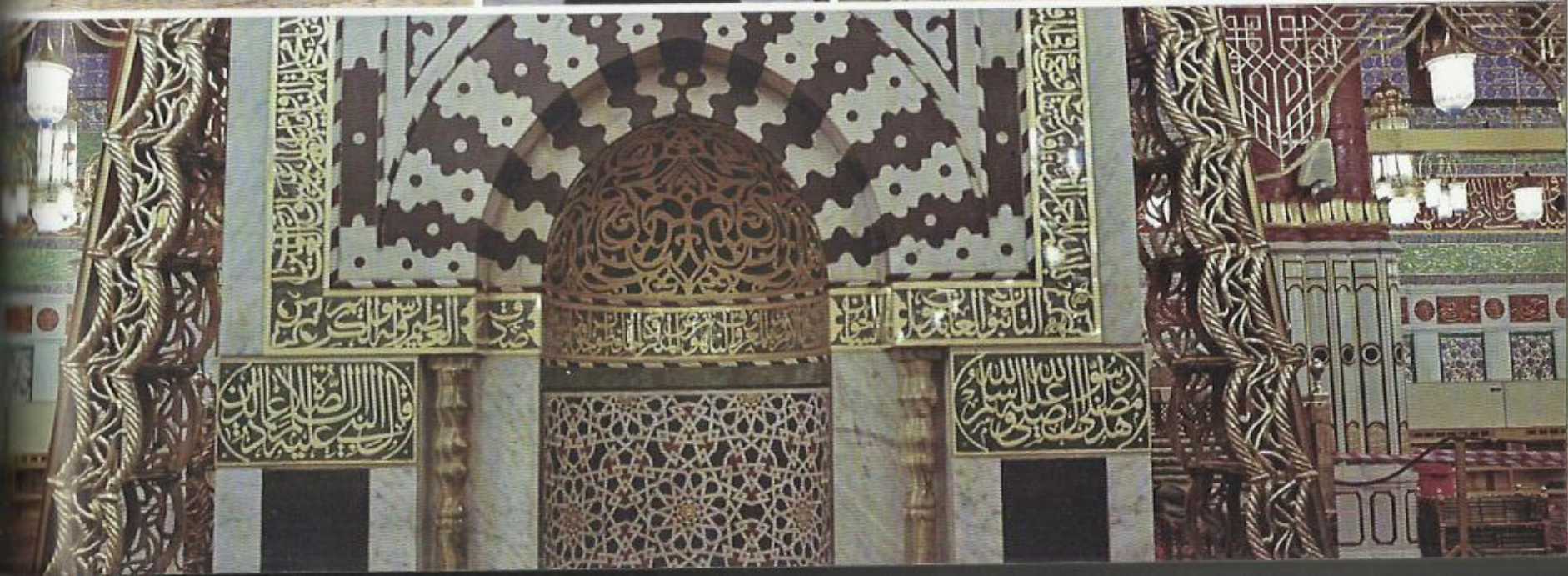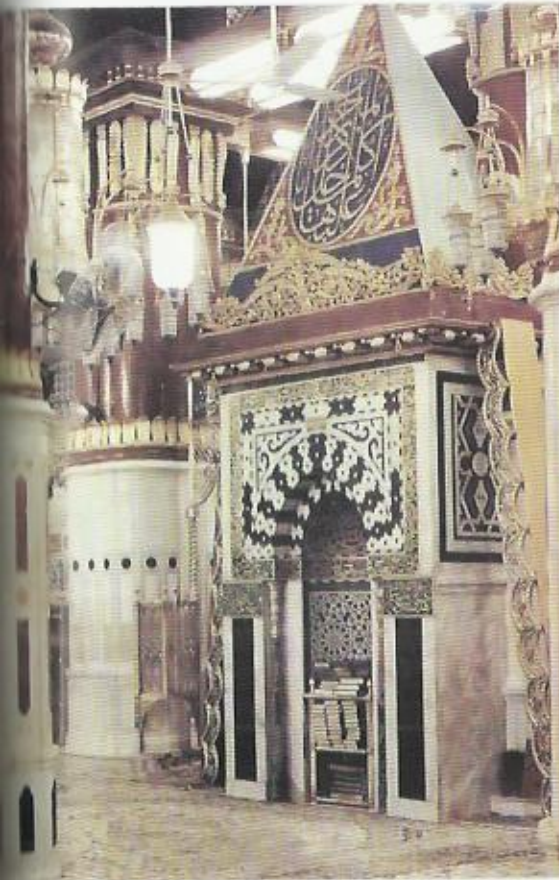
...اب عثمانی ومحرابِ سلیمانی

...ثمانی میں حضرت عثمانِ غنیؓ امامت کراتے تھے۔ محرابِ سلیمان (یا محرابِ حنفی) سلطان سلیمان نے ۹۳۸ع میں تعمیر کرایا۔

محرابِ سلیمانی
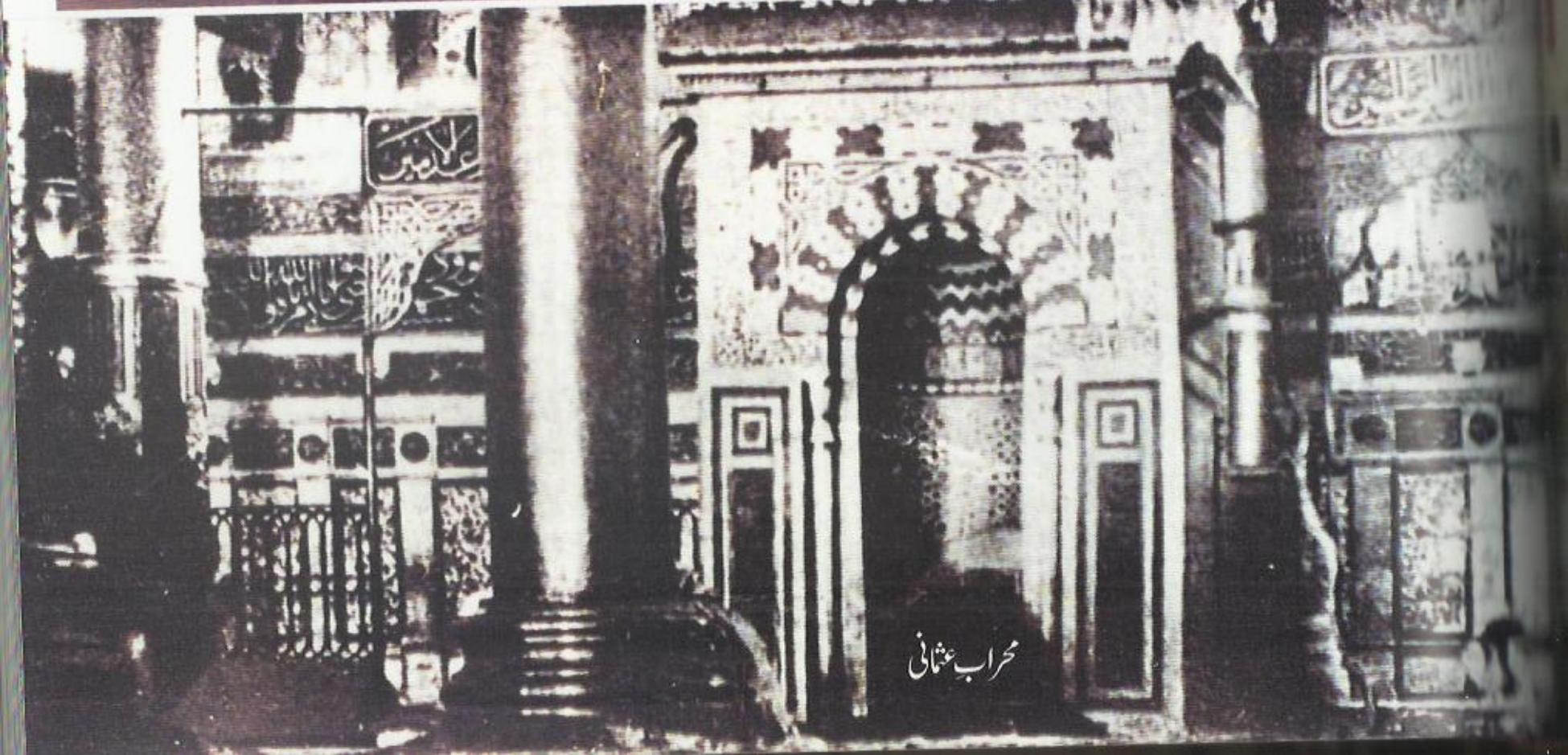
محرابِ عثمانی

مئذنہ (دکّۃُ المؤذن)

جس جگہ حضرت بلال بن رباحؓ جمعۃ المبارک کے وقت اذان دیا کرتے تھے' وہاں سنگِ مرمر کا یہ چبوترہ بنا ہوا ہے۔

اب ہر نماز کی اذان' مؤذن اسی چبوترے پر کھڑے ہو کر دیتا ہے۔
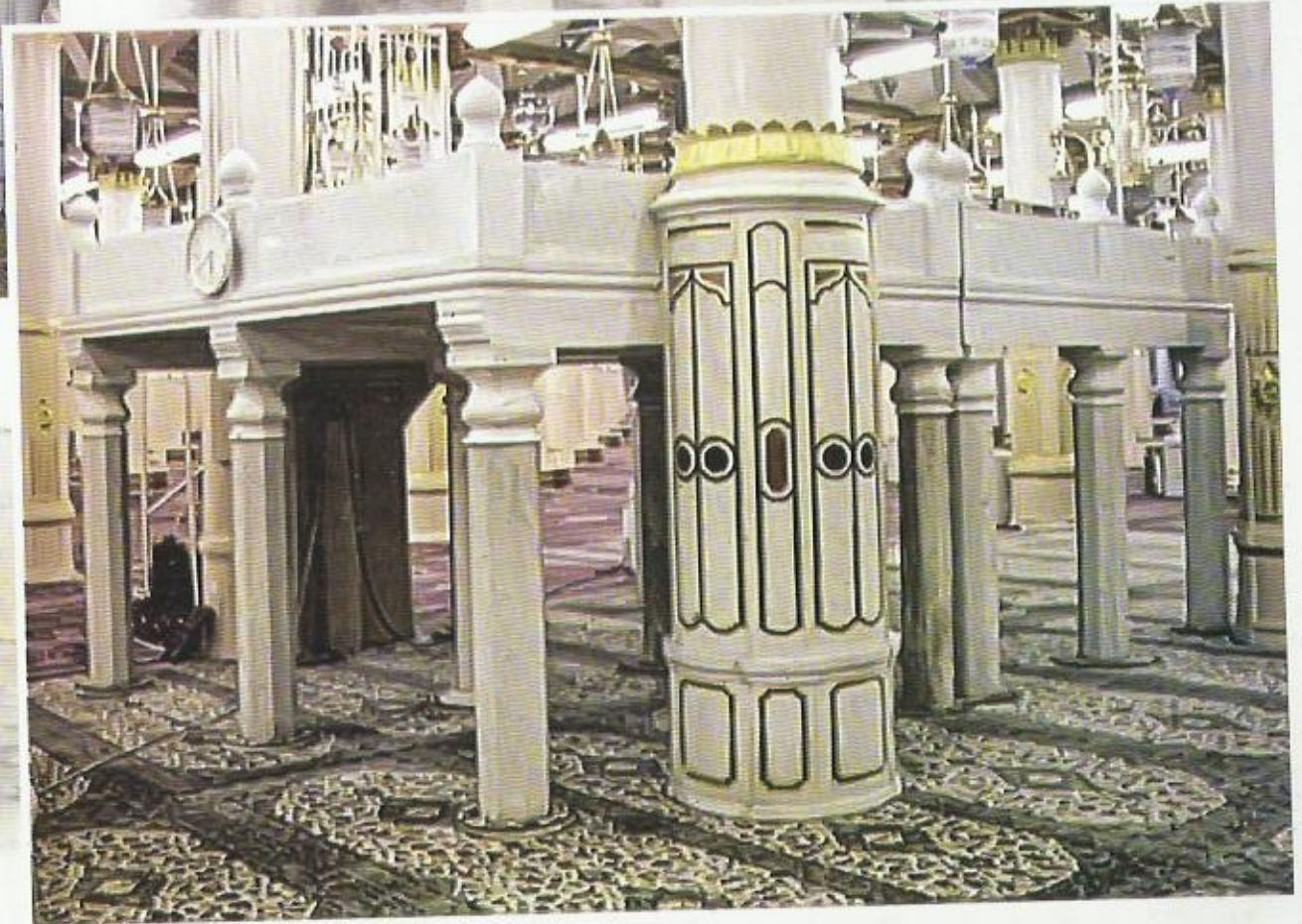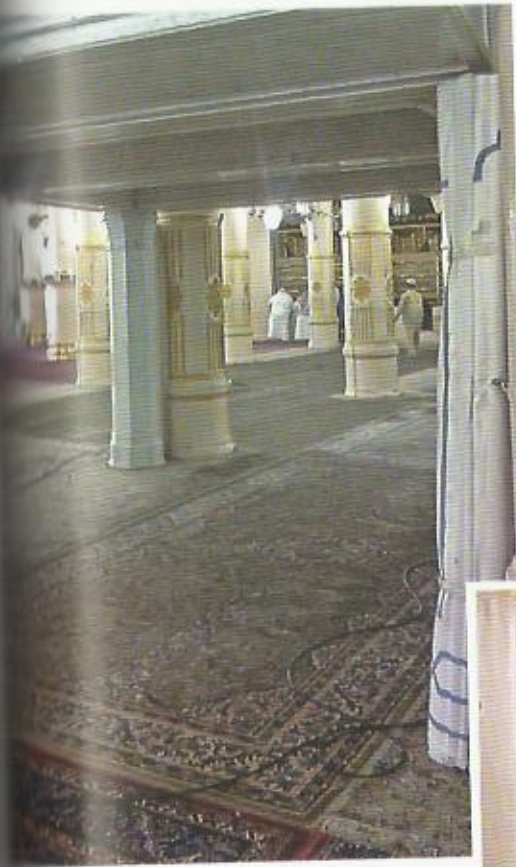
اسطوانہ مخلّقہ {اُسطوانہ حنّانہ}

...ار (ﷺ) کھجور کے خشک تنے سے ٹیک
...دیا کرتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے لکڑی کا منبر
...اس پر تشریف فرما ہوئے تو خشک تنا باآوازِ
...کرنے لگا۔ آپ (ﷺ) نے اسے گلے لگایا
...دی۔ بعد میں ایک گڑھا کھدوا کر تنے کو دفن کرا
...وہاں جو ستون بنایا گیا' اس پر خوشبو لگائی جاتی ہے
...ستون حنانہ' اسطوانہ مخلقہ مشہور ہوا۔ اب یہ منبر
...ملک ہے۔
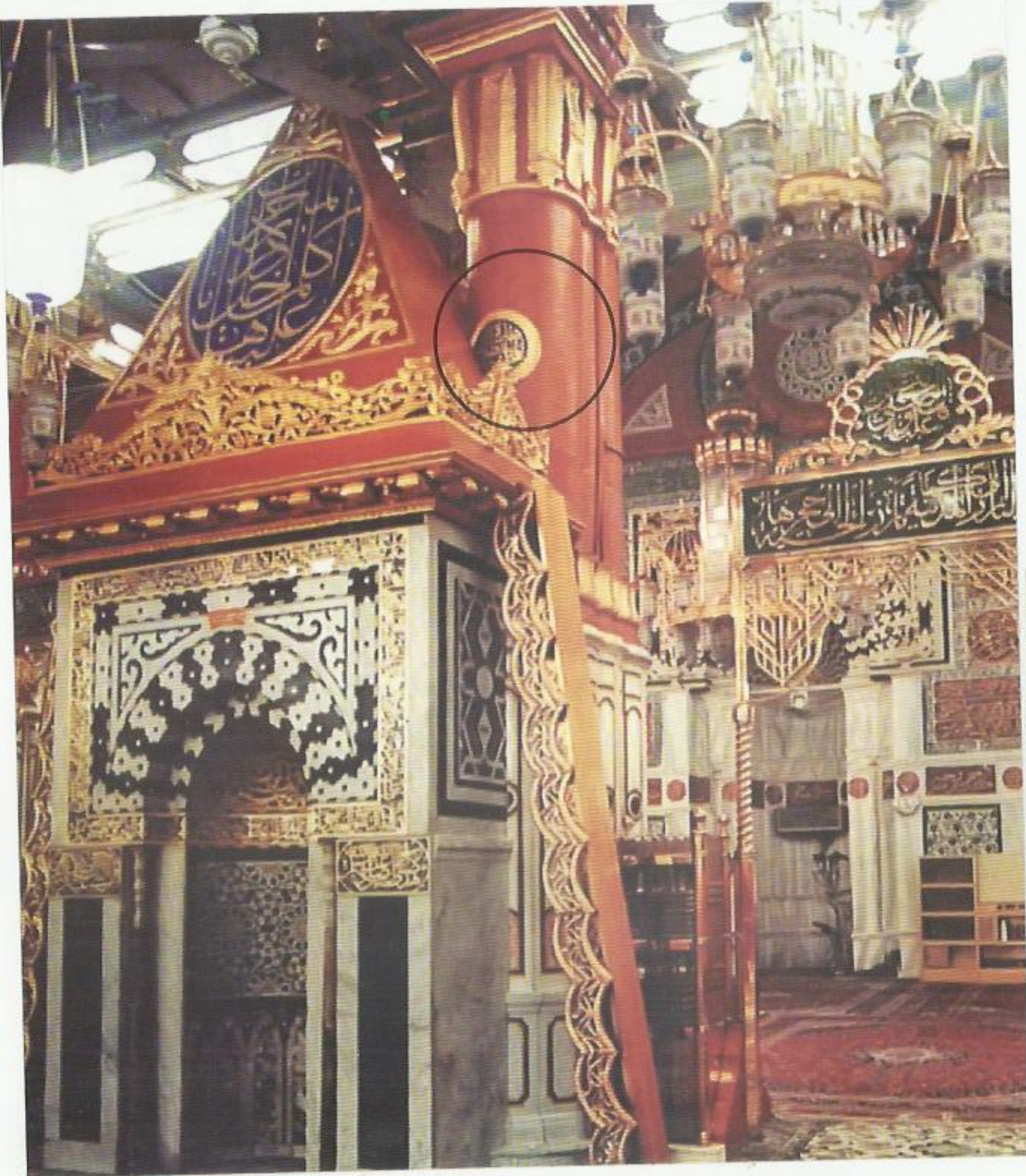
اُسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا {اُسطوانہ قرعہ}

آقا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ایک جگہ ایسی ہے کہ لوگوں کو اس کی اہمیت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز ادا کرنے کے لیے قرعہ ڈالنا پڑے۔ بعد میں ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اس جگہ کی نشاندہی کی۔ چنانچہ وہاں بنائے گئے ستون کا نام اسطوانہ عائشہ پڑ گیا۔
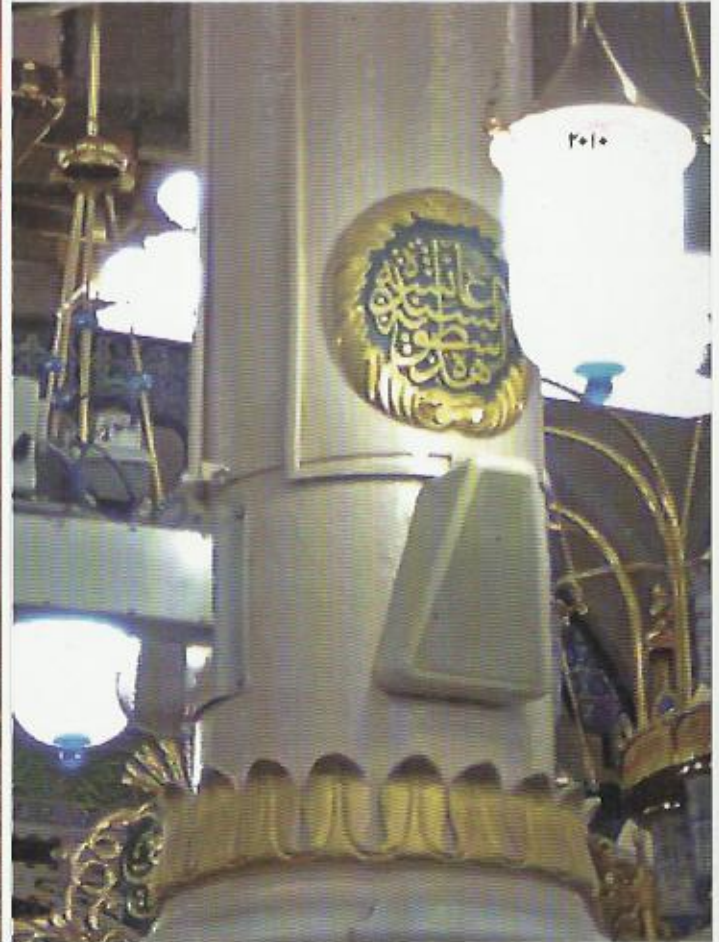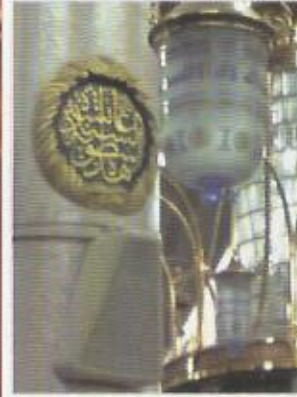
اسطوانہ ابولبابہؓ / اُسطوانہ توبہ

ابولبابہؓ سے ایک راز فاش ہو گیا۔ اس غلطی کا
ہوتے ہی انھوں نے خود کو اس ستون سے
حضور (ﷺ) غلطی معاف فرما کر خود کھولیں
کھولوں گا۔ سات دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی
تو حضور (ﷺ) نے انھیں کھولا۔

اُسطوانہ السّریر

حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اعتکاف کے دوران یہاں اپنی چٹائی بچھاتے تھے۔
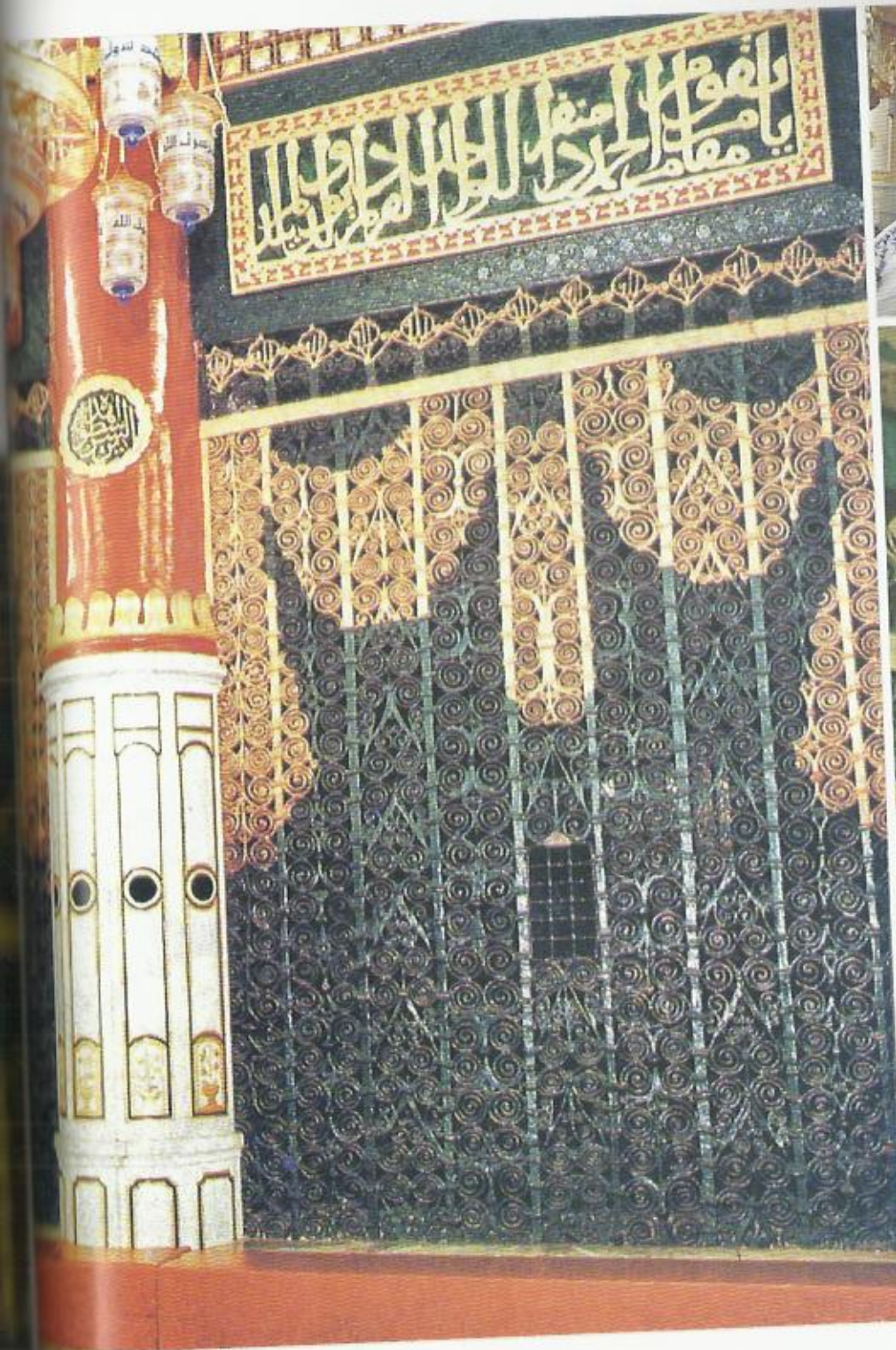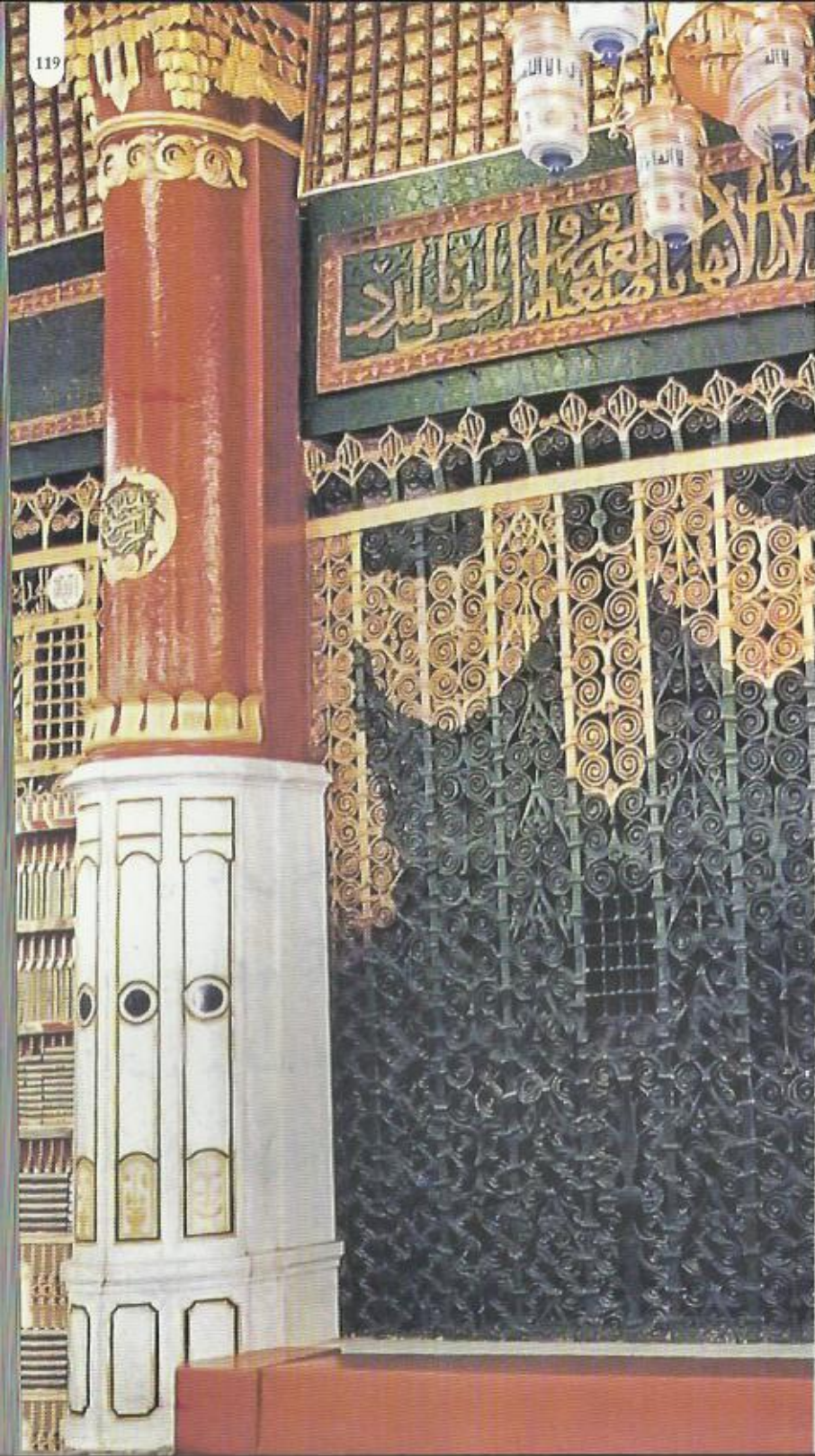
اُسطوانہ الحرس

ں حضرت علی المرتضیٰ بیٹھ کر حضور رحمتِ ہر عالم (ﷺ) کے گھر کی پاسبانی فرماتے اور نماز پڑھا تے تھے۔

مسجد کو کھلنے والا حضور ﷺ کا دروازہ

حضور محمد رسول اللہ (ﷺ) اپنے دولت
خانے سے مسجد میں اسی دروازے سے
تشریف لاتے تھے۔
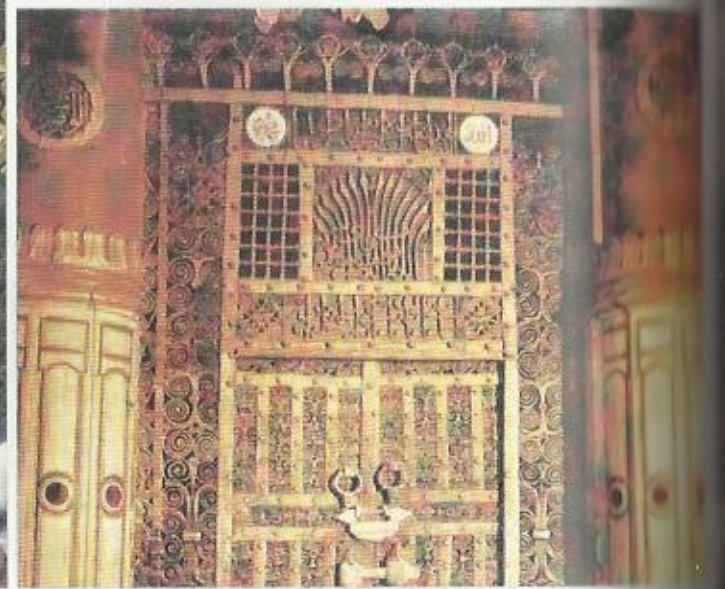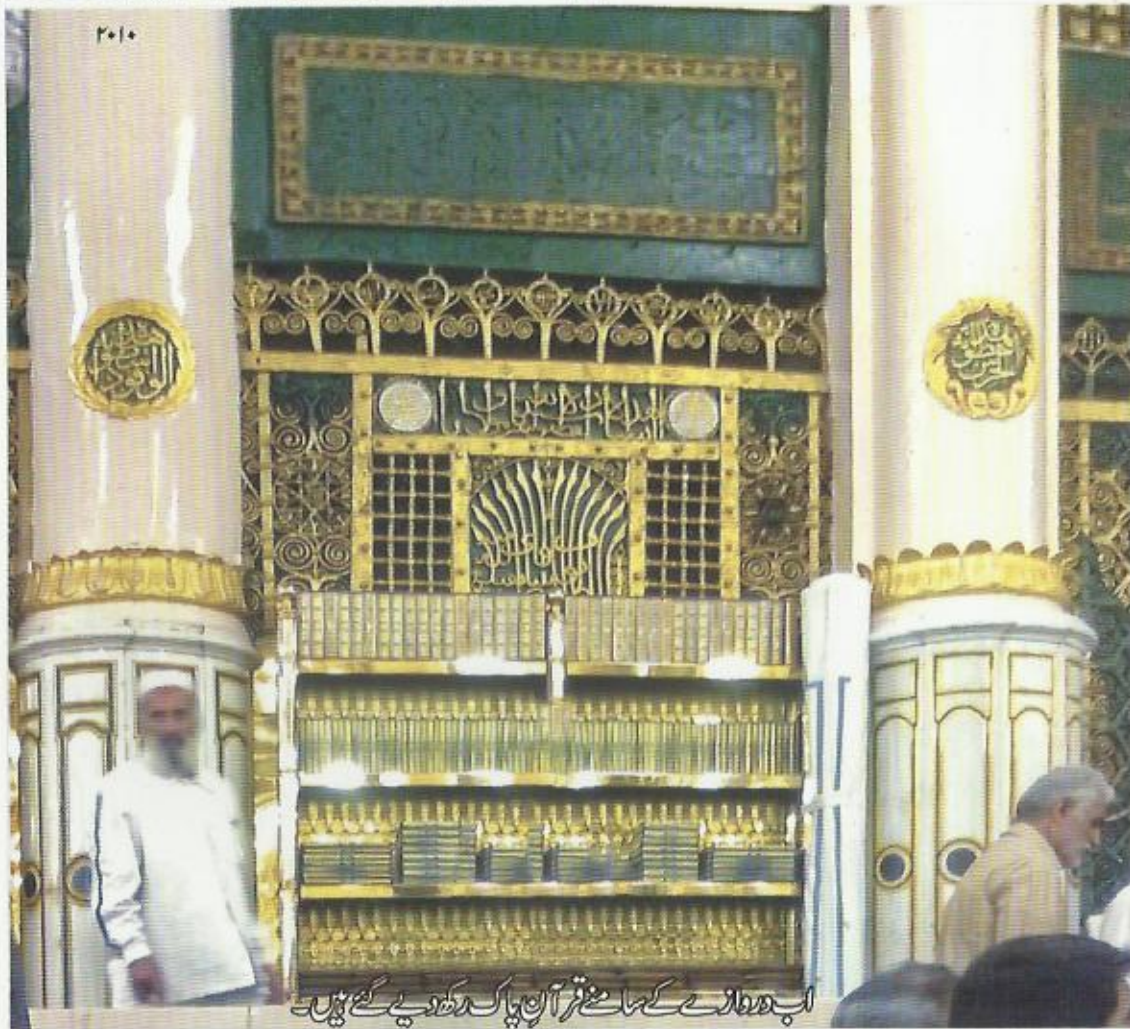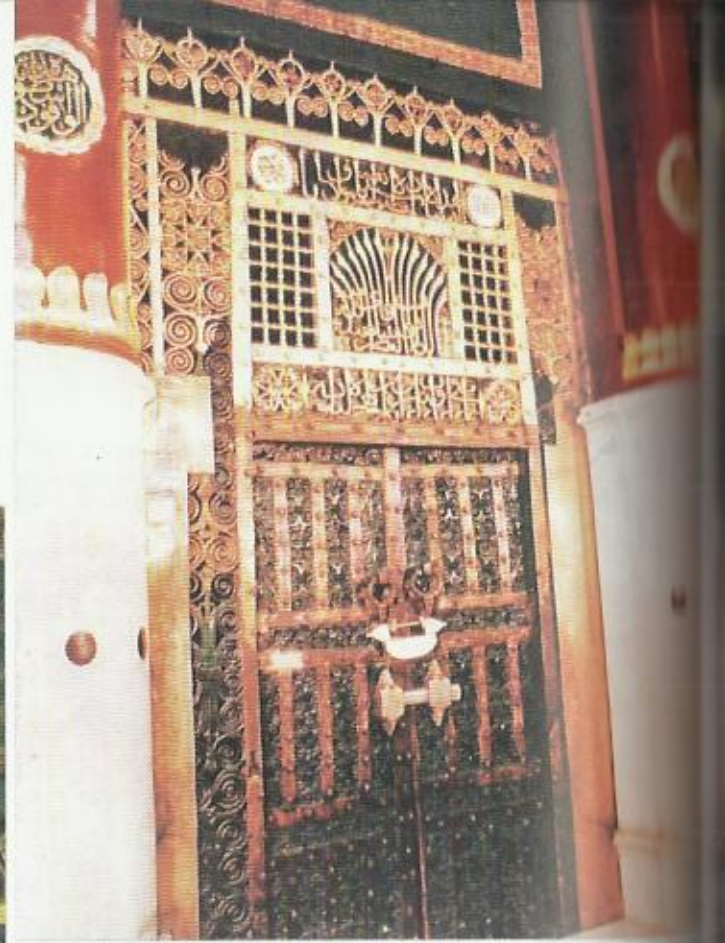
۲۰۱۰

اب دروازے کے سامنے قرآن پاک رکھ دیے گئے ہیں۔

اُسطوانہ الوفود

یہاں حضور رسولِ کریم علیہ
الصلوٰۃ والتسلیم باہر سے
آنے والے وفود سے
ملاقات فرماتے تھے۔

ستونِ تہجد
اور
ستونِ جبریل
تعمیر میں آگئے ہیں
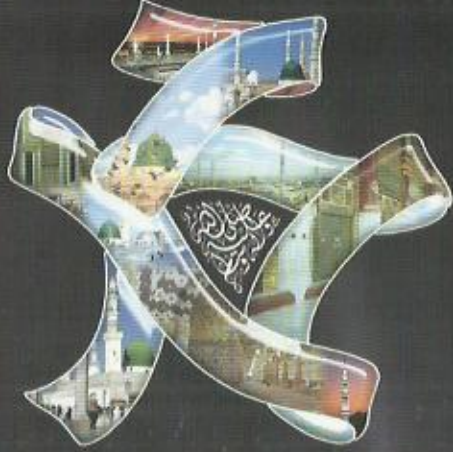
تین اُسطوانے
اُسطوانہ السریر
اُسطوانہ الحرس
اُسطوانہ الوفود

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ١
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ٢
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلۡأَبۡتَرُ ٣
ہم نے آپ کو کثیر خوبیاں عطا فرمائیں۔ آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں
اور قربانی کریں۔ بے شک جو آپ کا دشمن ہے، وہی "ابتر" (ہر چیز سے محروم) ہے
اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فضائل اور شمائل سب گنتی سے باہر ہیں
اس عظمت کا ہے پس منظر "انا اعطینک الکوثر"
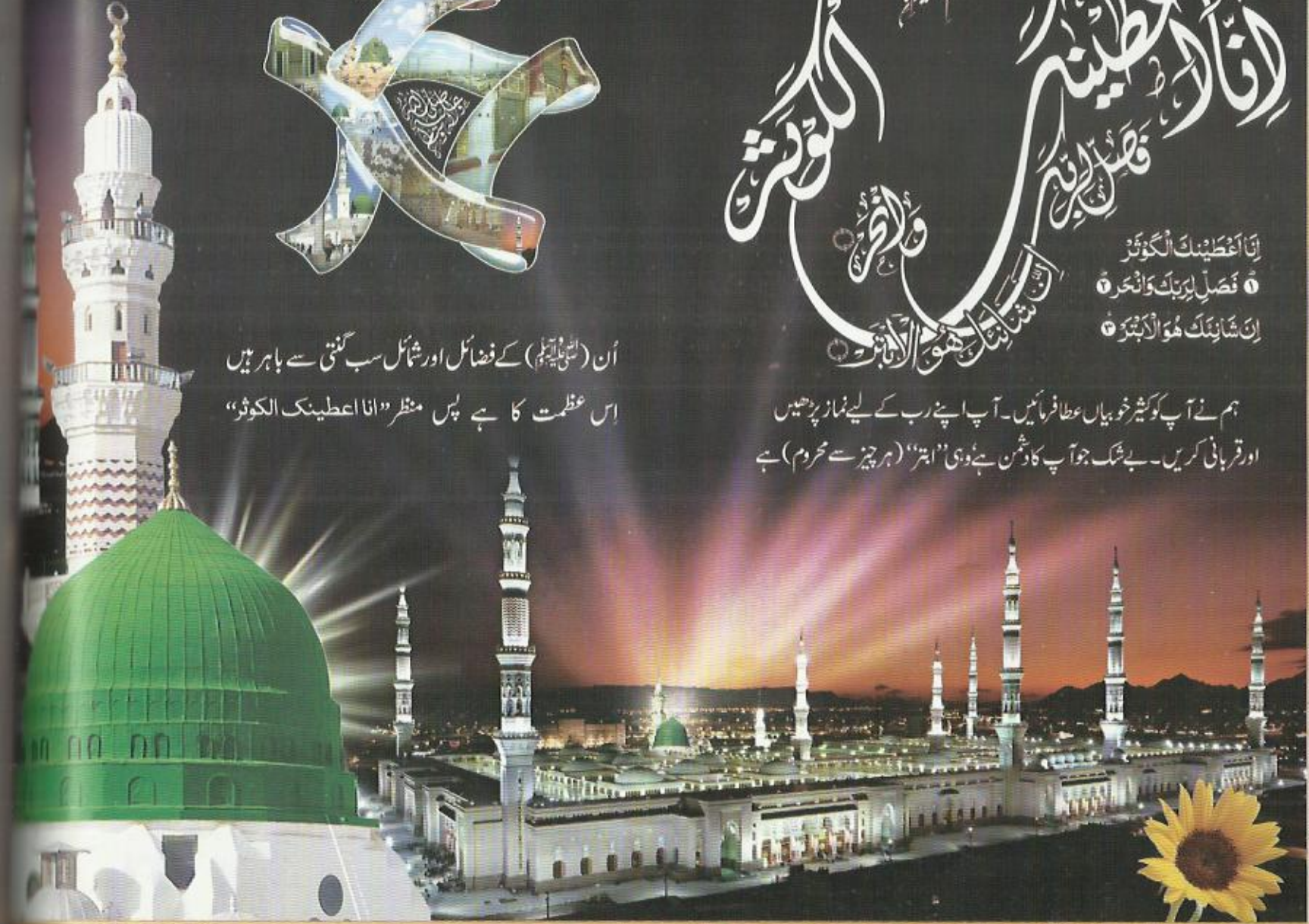
الاغواتؒ

(...ین کا چبوترہ)

...باب النساء اور
...کے درمیان واقع ہے۔

...عام میں ''اصحاب
...'' کہا جاتا ہے جو
...۔ یہ دکۃ الاغواتؒ
...نور الدین زنگیؒ نے
...کے ذمہ داروں کے لیے
...۔ اب یہ اغوات کے
...ہے۔ یہ وہ لائق تکریم
...جو حجرۂ فاطمہؓ سے
...تک کی صفائی کی
...اور مسلمان حکمرانوں
...لے جاتی ہیں۔
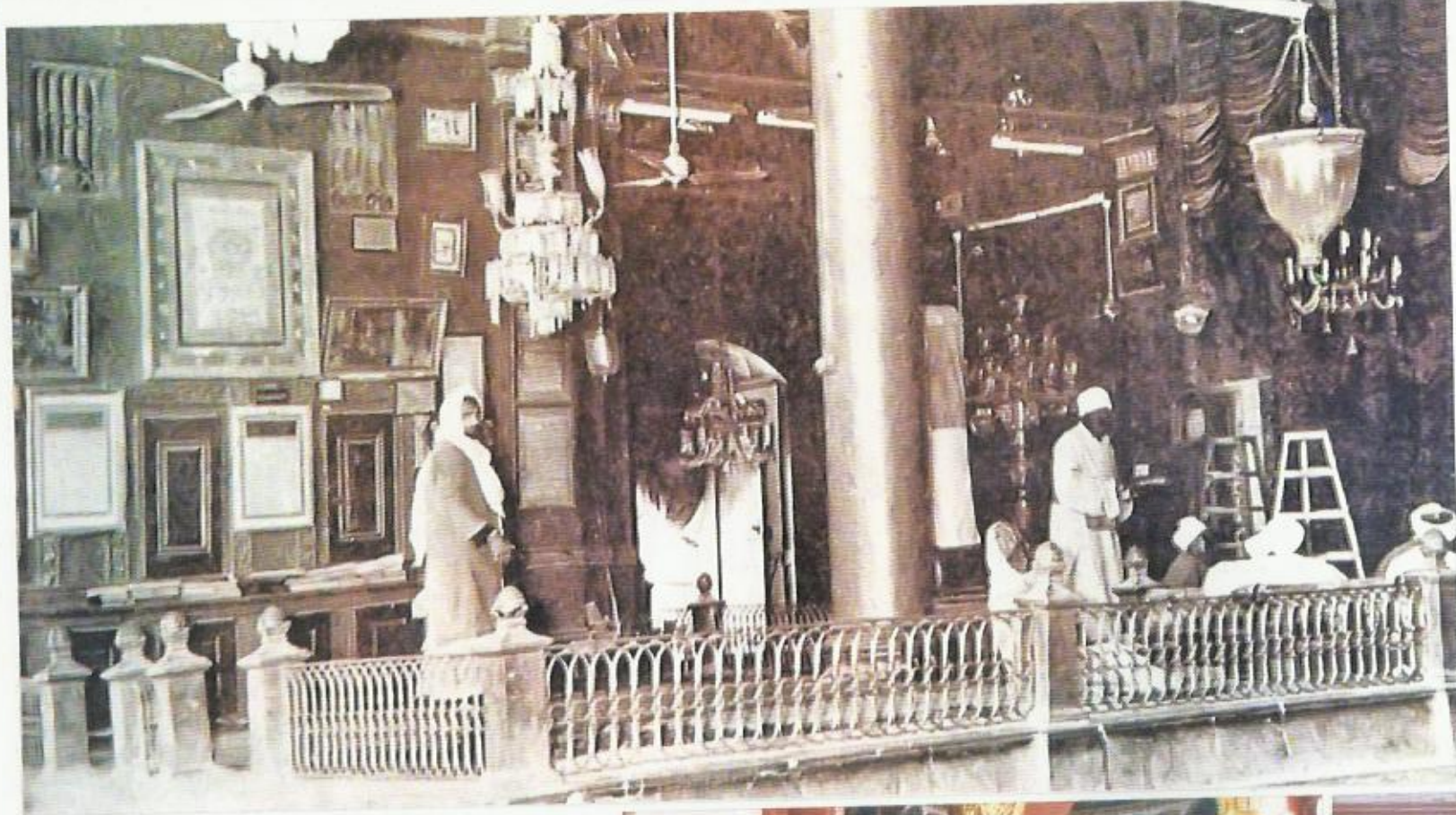
محرابِ تہجد ہو کہ ہو دکۃ الاغوات
کر سجدے وہاں، کرنے کو پیشانی درخشاں

سرور و کیف بھی پایا ادھر، مقام ملا
چبوترے پہ ہوا میں جو جبہہ سا آخر

ہماری جانیں ان اغوات پر نچھاور ہوں
حضورِ پاک (ﷺ) کے دربار کے جو خادم ہیں

تصویر: ۱۹۹۳

تصویر: ۱۹۹۳
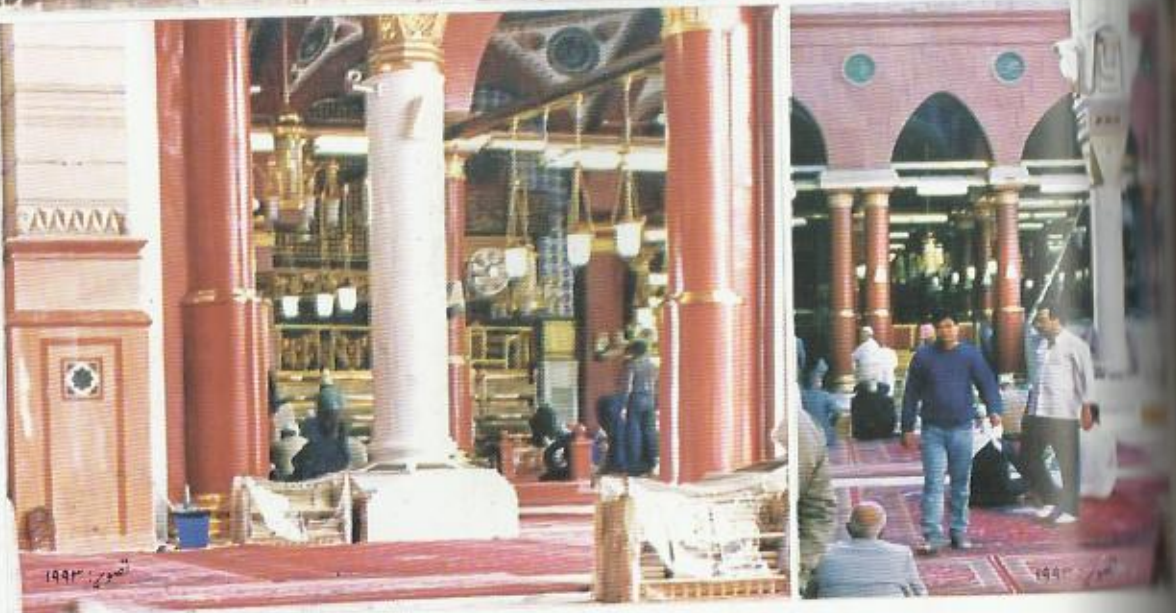
اصحابِ صُفّہ کا مقام

تصویر میں دائیں جانب ریاض الجنہ اور بائیں طرف محراب تہجد کی جگہ ہے۔ ریاض الجنہ میں سفید و سبز قالین ہیں۔ درمیانی کونے میں جہاں سرخ قالین نظر آ رہے ہیں، یہاں اصحابِ صفہ کا چبوترہ تھا۔ عوام جس چبوترے کو اصحابِ صفہ سے موسوم کرتے ہیں، وہ دکۃ الاغوات ہے۔

کونا محراب تہجد اور ریاض الجنہ ہے محبان پیمبر (ﷺ) کے لیے تسکین
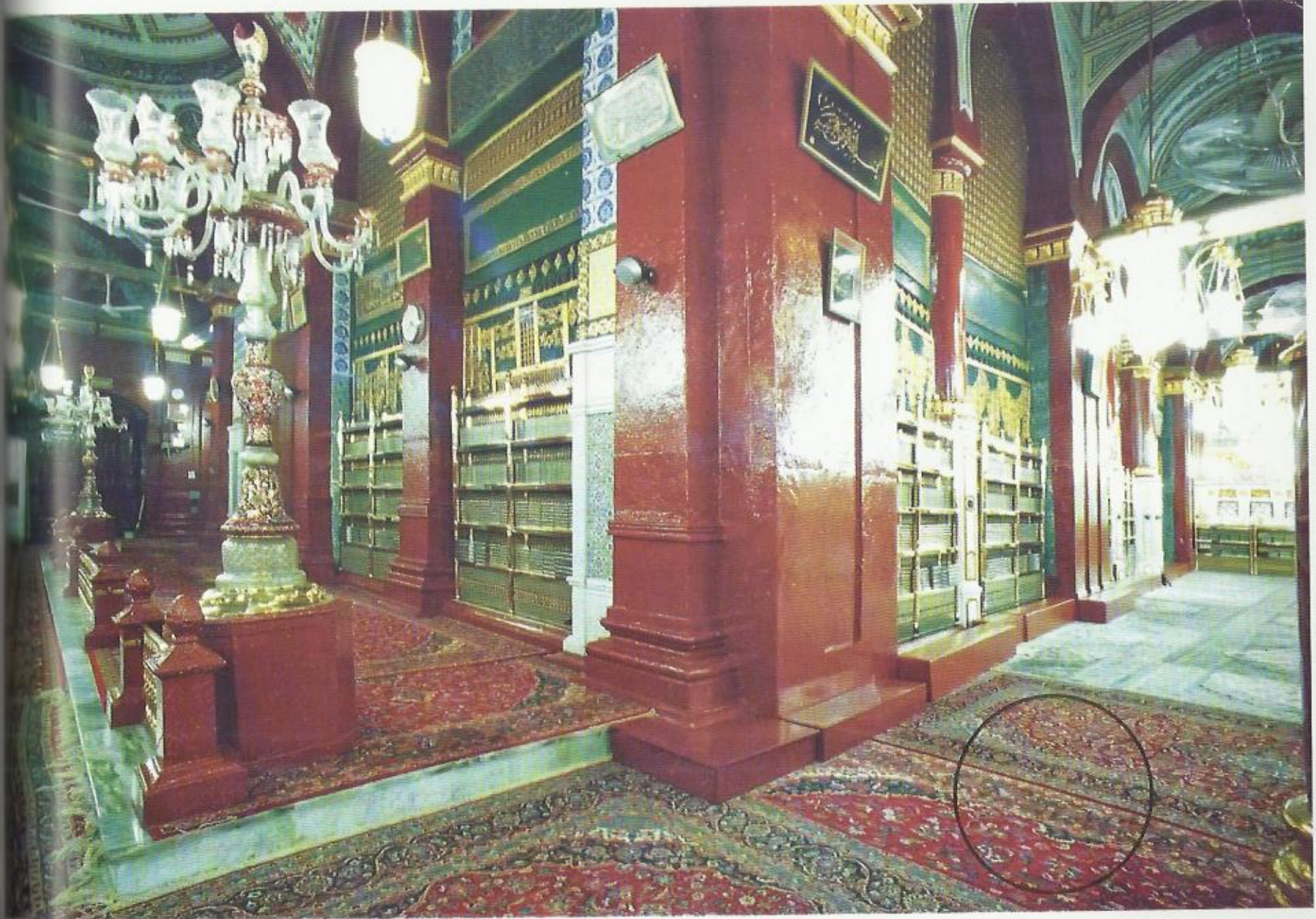
محرابِ تہجد

یہاں حضور رسولِ اعظم و آخر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تہجد کی نماز ادا فرماتے رہے۔ ۱۴ نومبر ۱۹۸۹ کو مصنف پہلی بار بارگاہِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہوا تو نادانستگی میں سہی لیکن پہلے دو نفل اسی مقام پر پڑھنے کے شرف سے مشرف ہوا۔

یہاں بھی بعض زائرین دیر تک تلاوت کرنے یا نوافل ادا کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور ریاض الجنہ اور چبوترہ کی طرح' دوسروں کو موقع نہیں دیتے' جو نہایت نامناسب بات ہے۔

ترک خلیفہ سلطان عبدالمجید نے (''بابِ مجیدی'' جن کے نام سے منسوب ہے) اس کی تجدید کروائی۔

میں نے محرابِ تہجد میں جو پیشانی دھری
چہرۂ احساس پر بھی آ گیا طرفہ نکھار

ہوا تھا سربسجدہ میں جو محرابِ تہجد پر
قضا تھی پیار کی جتنی' ہوئی آخر ادا گویا

یہیں پائے گا خالق کو' یہیں محبوبِ خالق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
وجودی ہو تو دیکھے' آئے محرابِ تہجد میں
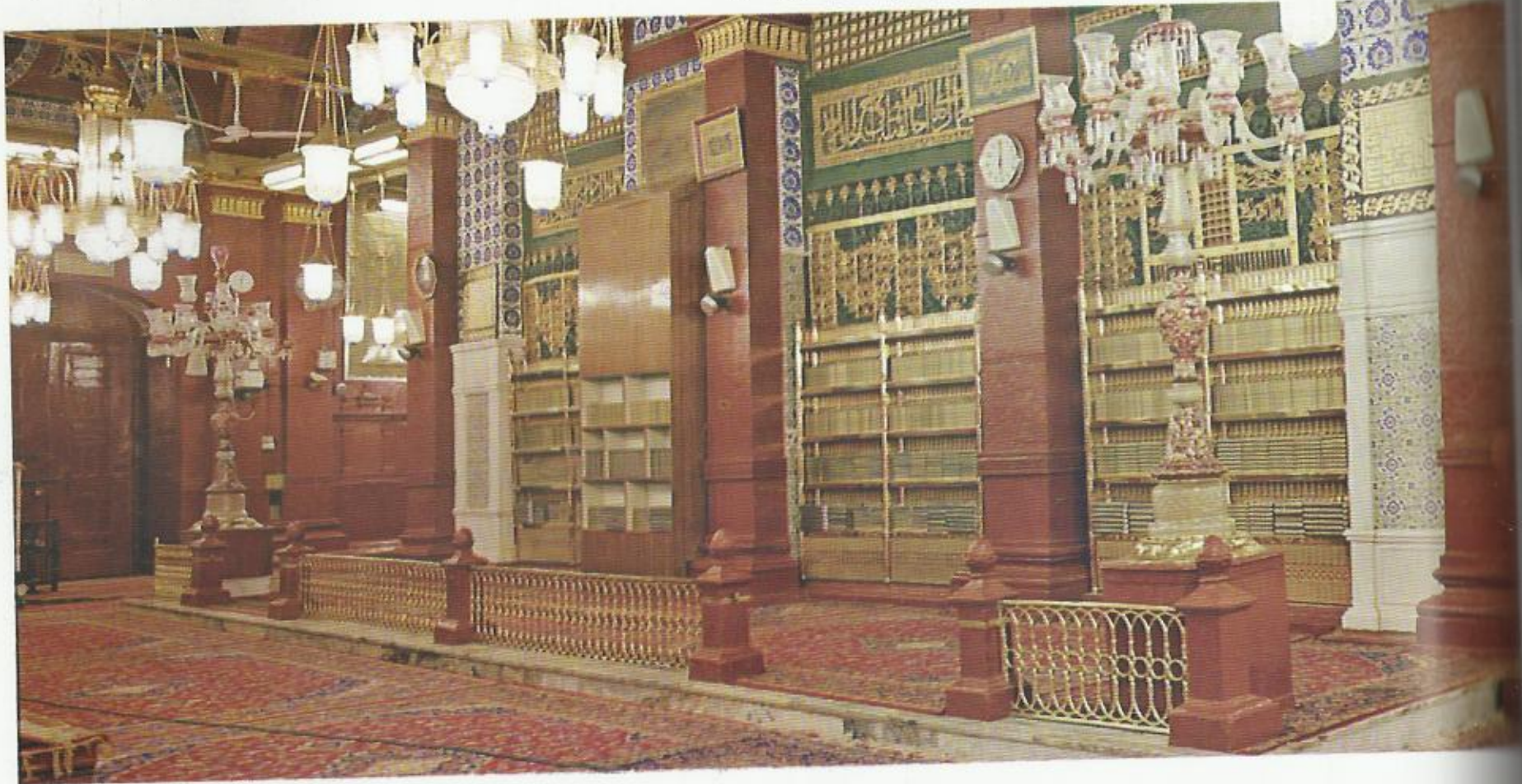
حجرۂ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا دروازہ

خادمینِ بارگاہِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اغوات محترم اسی دروازے سے اندر جاتے ہیں اور مسلمان حکمرانوں کو بھی اندر لے جاتے ہیں۔ حظارِ مزوّر کو چونکہ چھت تک ہر طرف سے بند کر دیا گیا ہے۔۔ اندر حاضر ہونے والے دیوار کو یا دیوار پر لگے سبز غلاف کو چھو سکتے ہیں۔

دروازے پر لگے ہوئے تالے پر قصیدہ بُردہ شریف کا یہ شعر کندہ ہے:

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِي تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

قدمین شریفین

مقصورہ شریف کی وہ سمت، جدھر جنت البقیع ہے، جدھر سے سورج طلوع ہوتا ہے، اس طرف حضور "بالمؤمنین رءوف رحیم" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدوم پاک ہیں۔ باب جبریلؑ سے داخل ہوتے ہی بائیں طرف قدمین کا حصہ ہے۔ آغاز میں حجرۂ فاطمۃ الزہراؑ کا دروازہ ہے۔ قدمین میں ہر وقت اہلِ محبت کا جمگھٹا رہتا ہے۔

جاؤ اگر قدمینِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تمناؤ!
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دھن پہ میرا قلب دھڑکاؤ

ملی مجھے قدمینِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
ہے مجھ کو محبت کا یہ صلہ آخر

دل کی دھڑکنیں ہیں، انھیں خود نہ تو سنے
میں ہو حاضری اس خامشی کے ساتھ

ہے جنھوں نے سر کو قدمینِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
چرخ کو وہ لوگ اپنے زیرِ پا سمجھے
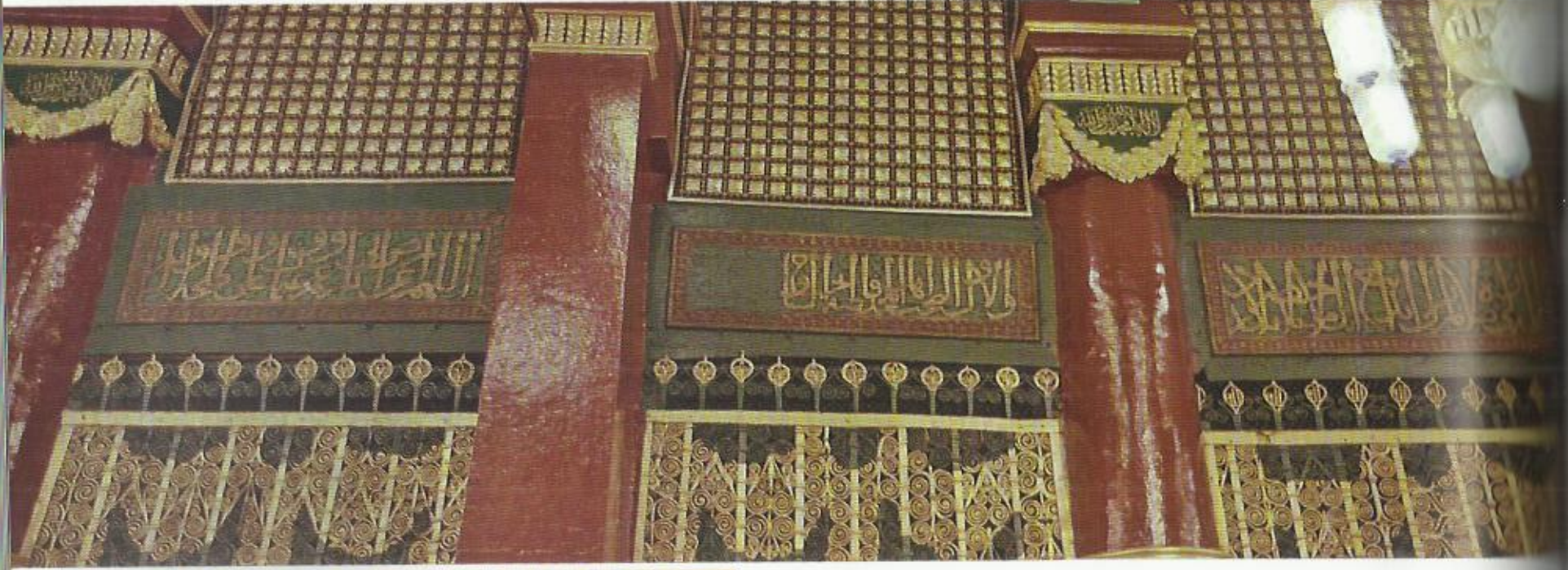
قدمینِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جھکاتا ہے جو گردن
اونچا نظر آتا ہے سب سروقداں میں

قبولِ خالقِ عالم نہ کیونکر سارے سجدے ہوں
پہنچ تو جاؤ قدمینِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جبیں ساؤ!

طلوعِ مہر کا منظر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر میں دیکھو
قدم ہیں جس طرف ان کے، ادھر سے دن نکلتا ہے

قدمینِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وہ عظمت ہے، دوستو!
وقتِ طلوع کرتا ہے خورشید بھی سلام

خواتین کی زیارت کا اہتمام

تصویر: ۲۰۱۰

…واق الحرم

…سرکار (…) سے قریب ترین مارکیٹ۔
…کے بارے میں شنید ہے کہ مزید توسیع کے
…مارکیٹ عنقریب ختم کر دی جائے گی اور
…بلند و بالا عمارات تعمیر ہوں گی۔ ایسا ہوا تو
…ف سے بھی گنبدِ اخضر کا نظارہ نہیں ہو
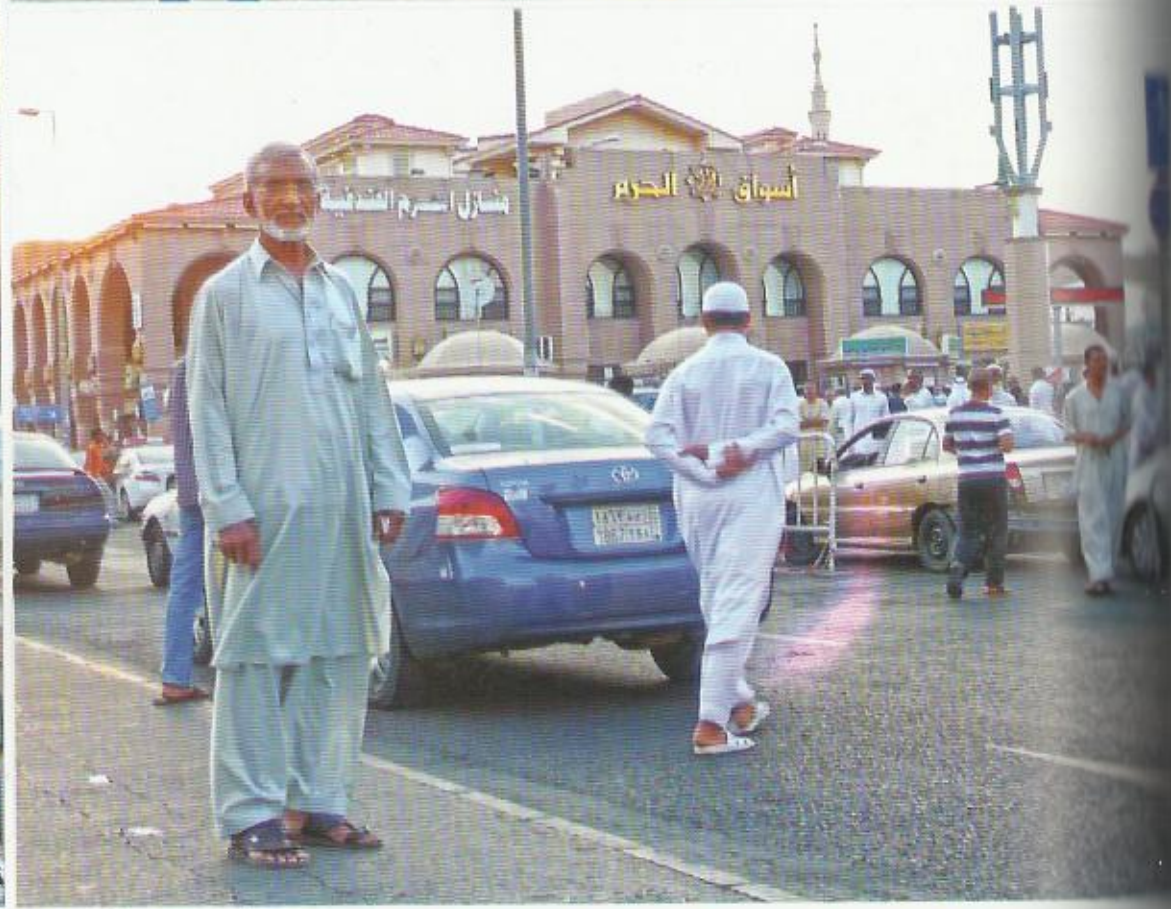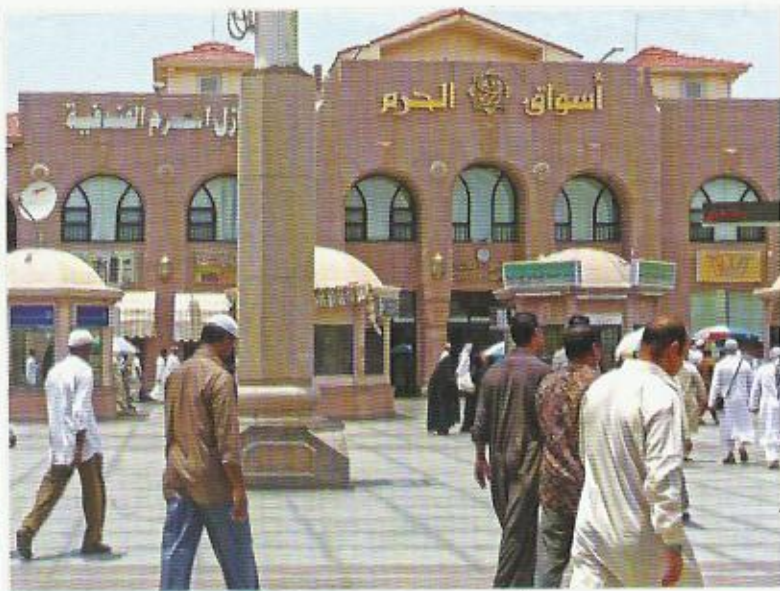
مسجد سرکار (ﷺ) کے ارد گرد زیر زمین
چار منزلہ وضوخانے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِخلاق عظیم تر ہے (القرآن)

خود ودیعت کر کے عاداتِ کریمہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
القلم سُورہ میں رب نے کہہ دیا خُلقِ عظیم

شارعِ عینیہ ۱۳۹۲ھ

شارع عینیہ باب السلام اور باب الرحمہ کے درمیان مغربی حصے سے شروع ہوتی تھی۔

اس کا افتتاح ترکی عہد حکومت میں حاکم مدینہ فخری پاشا نے کیا تھا۔

شارع العینیہ سے قبہ کا منظر دل نشیں یہ فقط تصویر ہی کی شکل میں محفوظ ہے

۱۳۲۵ھ

قریب ترین ریستوران اور باغ
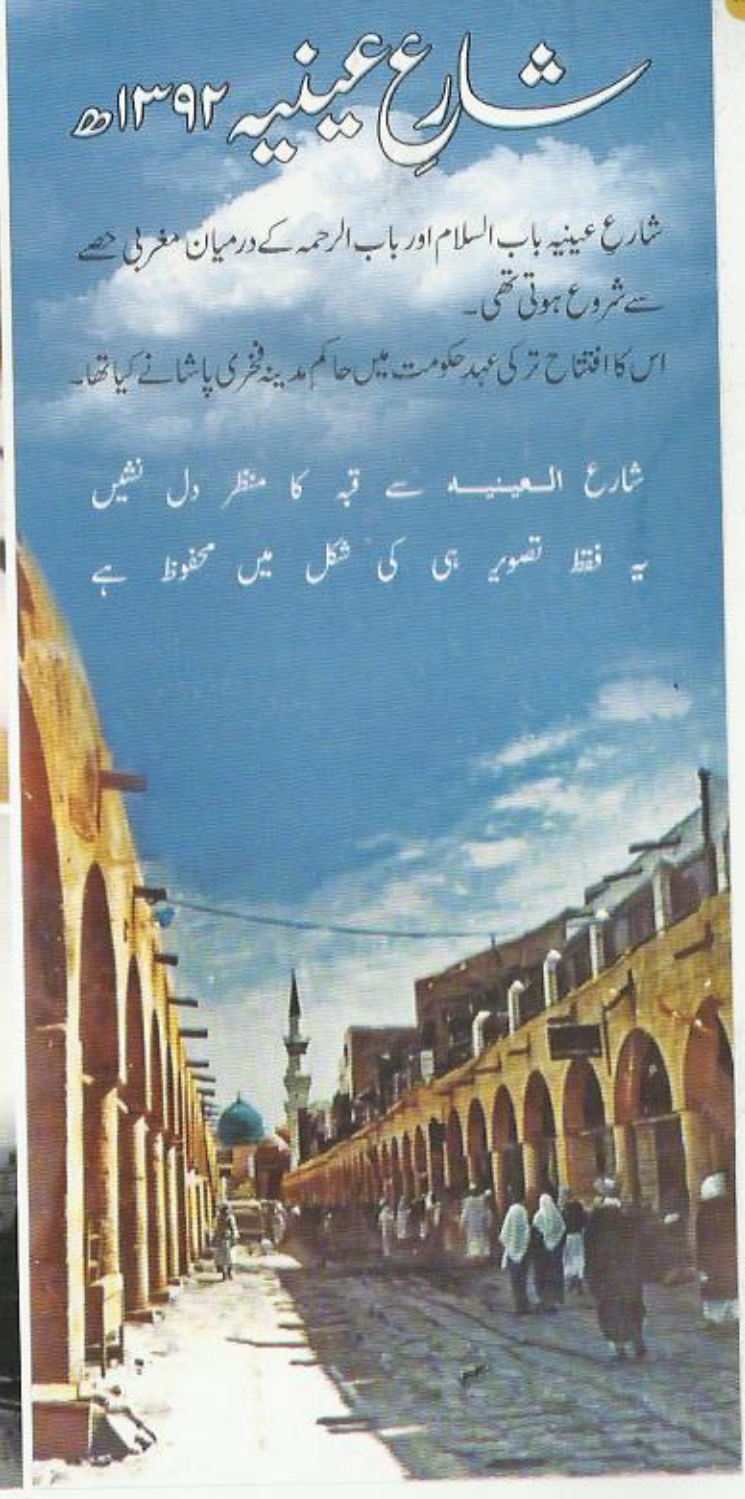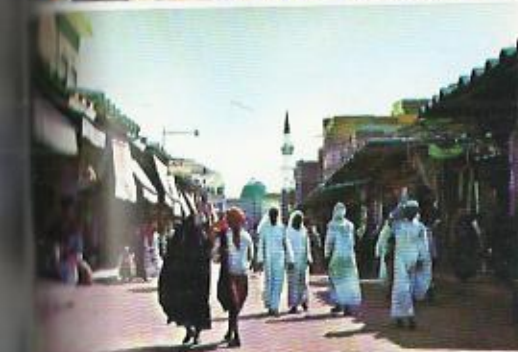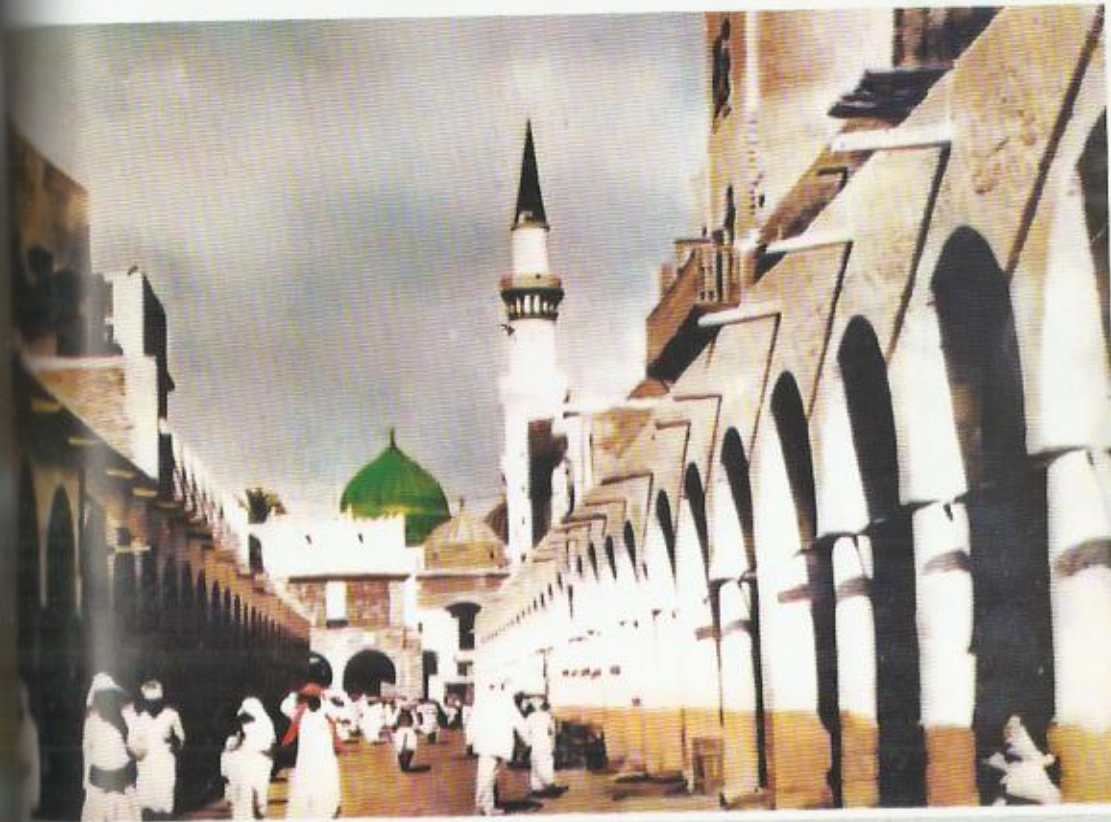
مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے قریب ترین ریستوران

(دار تقویٰ کے پیچھے "مرکزیہ" میں)

۲۰۰۹

جد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سے

قریب ترین

باغ

(جنت البقیع کے پیچھے)

مسجدِ غمامہ اور چوک الغمامہ

مسجدِ غمامہ کی قدیم تصویر

مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور مسجدِ غمامہ

یہ ہے سامنے منظر جس میں ہے نظر آ
مسجدِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بھی، مسجدِ غمامہ بھی

چوک الغمامہ

۲۷ فروری ۲۰۰۲

مسجدِ غمامہ، مسجد ابوبکرؓ و مسجدِ عمرؓ

جو محبِ طیبہ ہے، دیکھ لے کہ فوٹو میں
مسجدِ غمامہ اور دوسری مساجد ہیں

۲۰۰۳
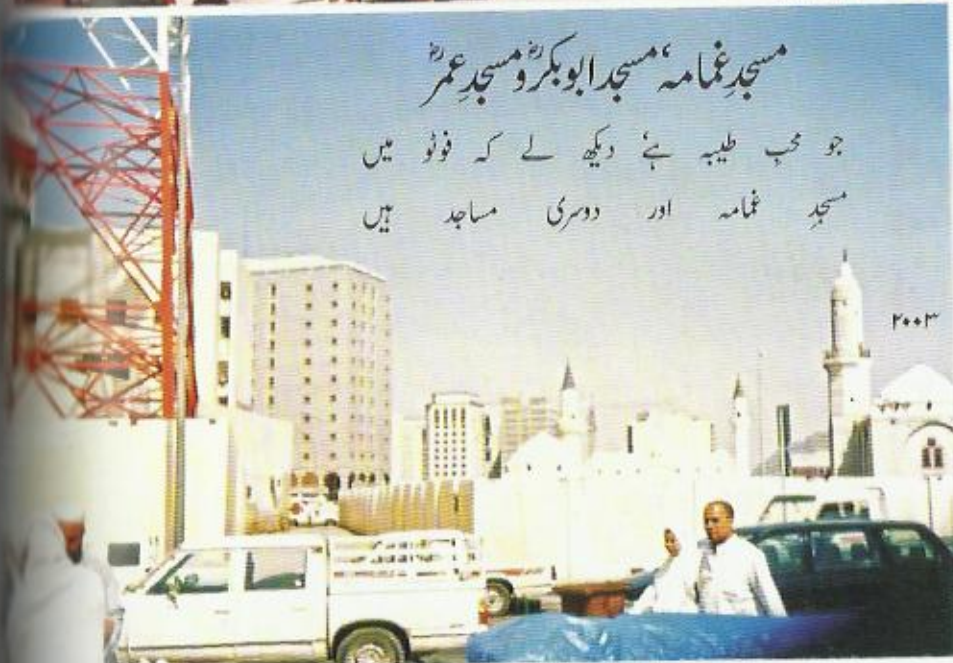
مسجدِ غمامہ (مسجدِ مصلّٰی)

محلہ مناخہ میں موجود مسجدِ حضور (ﷺ) سے قریب مسجد غمامہ۔ حضور سلطانِ دارین (ﷺ) نے یہاں سب سے پہلی نمازِ عید ہجری میں پڑھائی۔ ایک بار دھوپ بہت سخت تھی، صحابہ کرامؓ نے گزارش کی تو بادل چھا گئے۔ یہاں مسجد سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تعمیر کرائی تو بادل چھانے کے واقعے کی نسبت سے اسے مسجد غمامہ کہا جانے لگا۔

یہ مقام ہے جس جا مصطفٰی (ﷺ) کی خواہش پر
دھوپ سے بچاؤ کو گھر کے آ گئے بادل
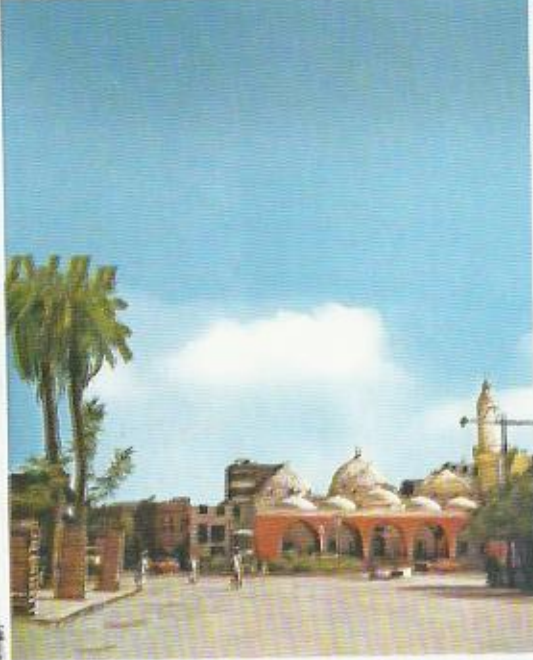
قدیم بازار مناخہ

باب شامی کو جانے والی شارع المناخہ
(سامنے مسجدِ غمامہ نظر آ رہی ہے)
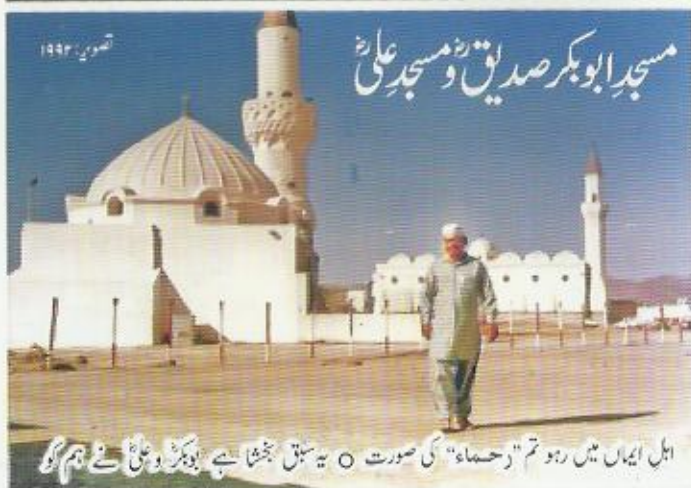
اہل ایماں میں رہو تم "رحماء" کی صورت ○ یہ سبق بخشتا ہے بوبکرؓ و علیؓ نے ہم کو

مسجدِ ابوبکر رضی اللہ عنہ {مناخہ}

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں یہاں نمازِ عید الفطر پڑھائی تھی۔
اس کی موجودہ تعمیر سلطان محمد عثمانی نے ۱۸۳۸ء میں کرائی۔

۳ مارچ ۲۰۰۲

۳ مارچ ۲۰۰۲

یہاں حضرت عمر فاروقِ اعظمؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں نمازیں پڑھائیں۔

مسجد عمرؓ ایسی اک زیارتِ طیبہ ○ بارگاہِ آقا ﷺ کے ہے قریب تر واقع

۳ مارچ ۲۰۰۲

مسجدِ علی رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شمال مغرب میں ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کے محاصرے کے بعد یہاں
حضرت علی المرتضیٰؓ نے نمازِ عید کی امامت کرائی تھی۔
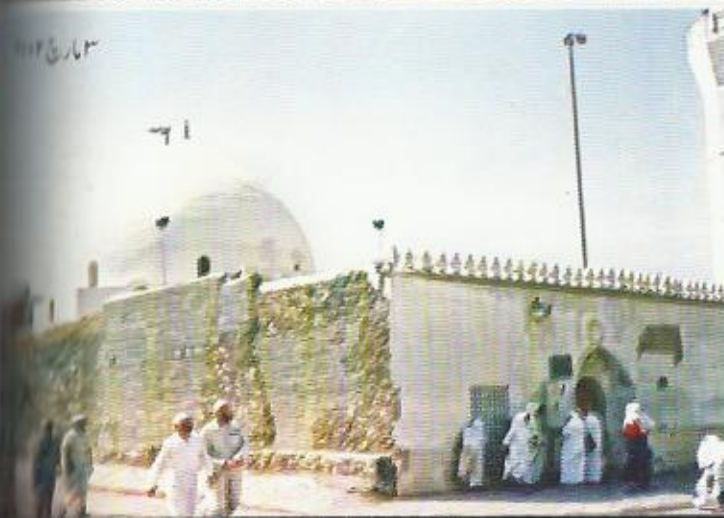
مسجدِ علیؓ (شارع الساحۃ)

ایک اور مسجد ہے قریۂ محبت میں
مرتضیٰؓ کی نسبت سے جو وجود رکھتی ہے

تصویر: ۲۷ فروری ۲۰۰۲

۳ مارچ ۲۰۰۲

قرب میں پیمبر (ﷺ) کی مسجد مقدس کے
مسجد علی تھی یہ اب سے سو برس پہلے
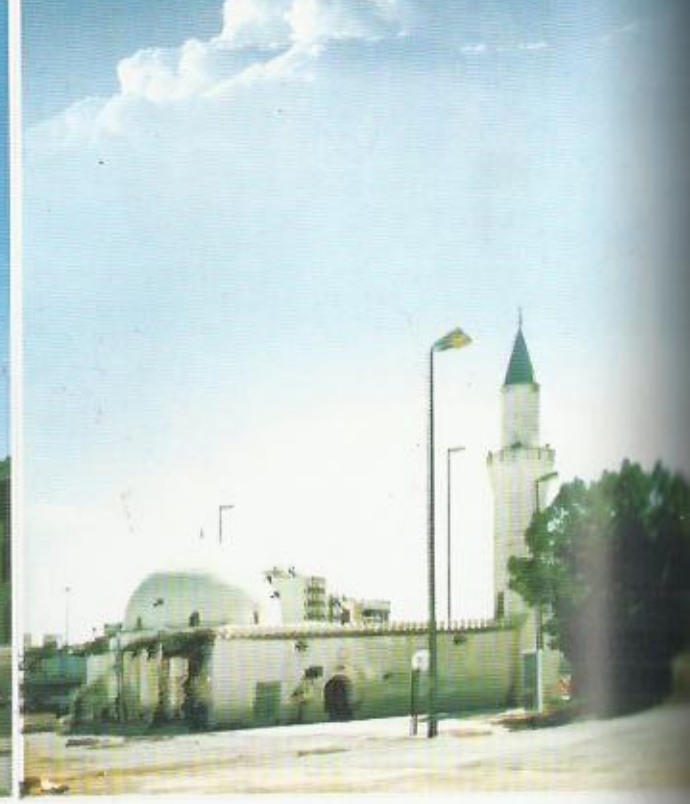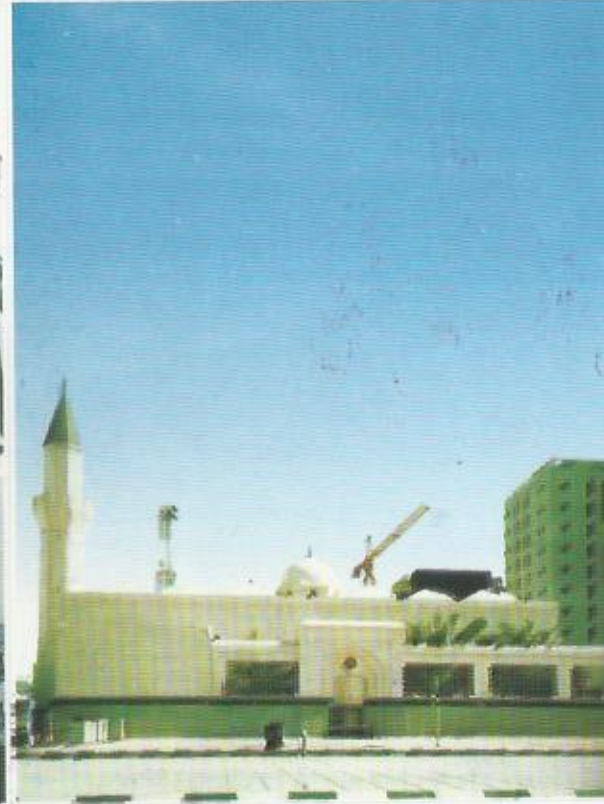
یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ
قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا
(المزمل ۔۷۳:۱)
اے کمبل اوڑھنے والے!
رات کو کم وقت کے لیے کھڑے ہوا کریں
میرا خدائے لم یزل کمبل میں لپٹے دیکھ کر ○ کہنے لگا محبوب (ﷺ) کو یا ایھا المزمل

سقیفہ بنی ساعدہ

یہ جگہ بنو ساعدہ کی ملکیت تھی۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وصال کے بعد صحابہؓ یہیں اکھٹے ہوئے تھے اور یہیں حضرت ابوبکرؓ کو خلیفۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منتخب کیا گیا تھا۔
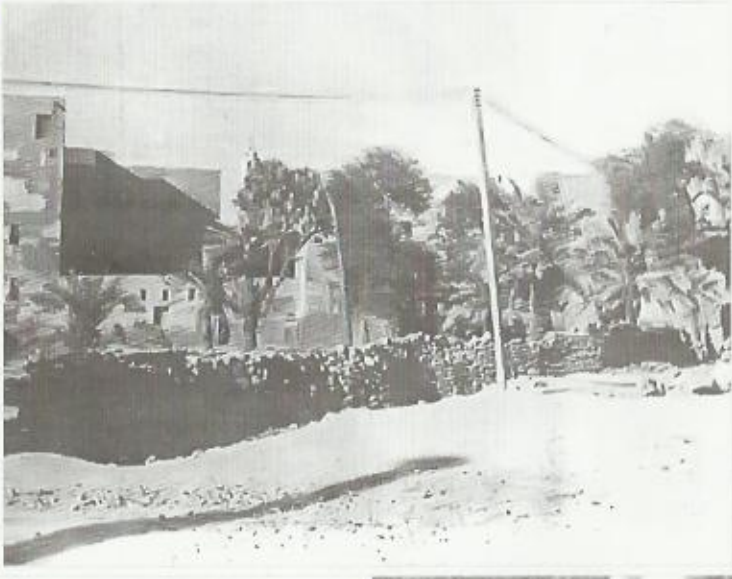
سقیفہ کی جگہ پر مکانات ڈھائے جارہے ہیں۔

مسجد بخاری

شارعِ بوذرؓ پہ واقع دیکھتے ہیں جس کو لوگ
مسجدِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے نزدیک تر مسجد یہی

باب شامی کے اندر مسجد عثمانؓ

۲۷ فروری ۲۰۰۲
مسجد عثمان رضی اللہ عنہ

مسجدِ بلال رضی اللہ عنہ

(مسجد نبوی (ﷺ)، اسواق الحرم اور پل کے پار عوالی میں ہے)

ہے بلالِ پاکؓ سے منسوب یہ مسجد مگر
دوستو! اس کی نہیں تاریخی حیثیت کوئی
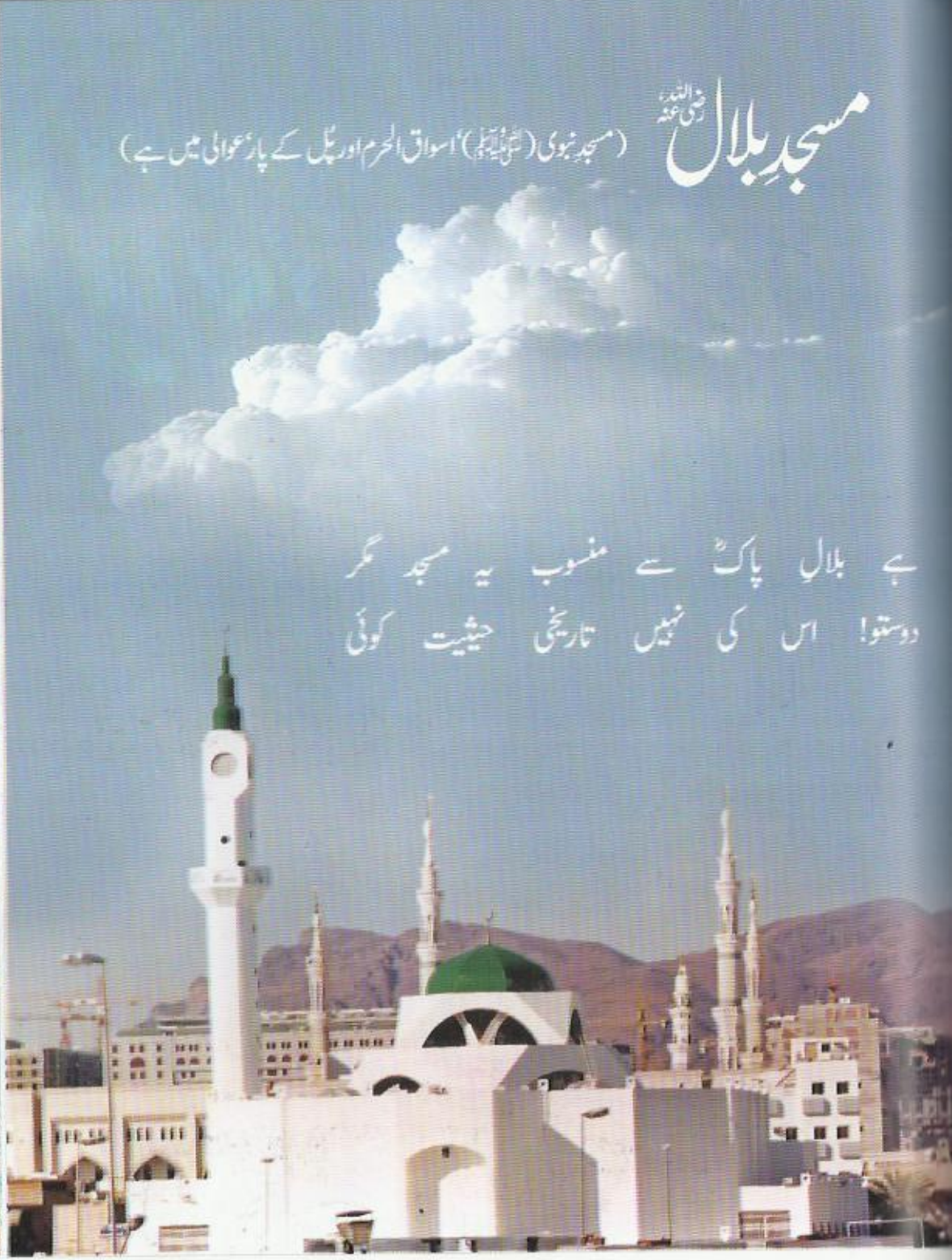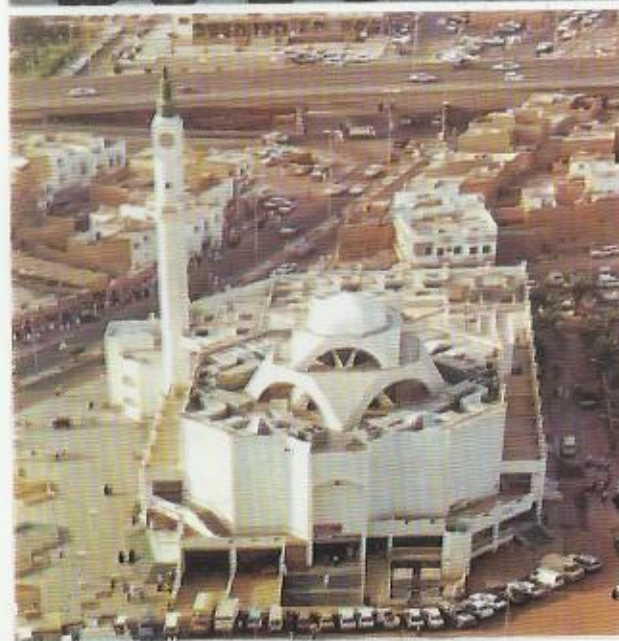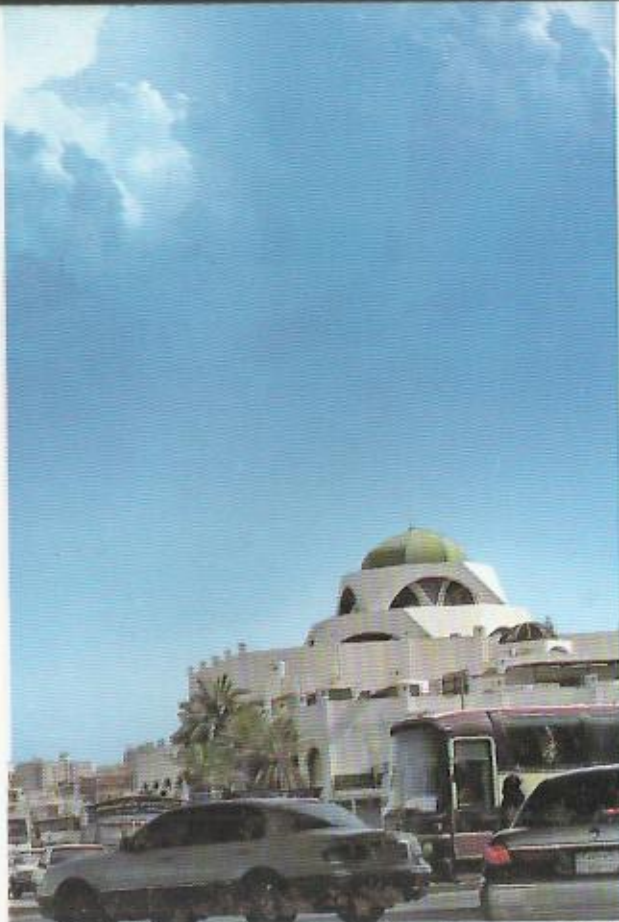
جنّت البقیع

۲۰۰۹
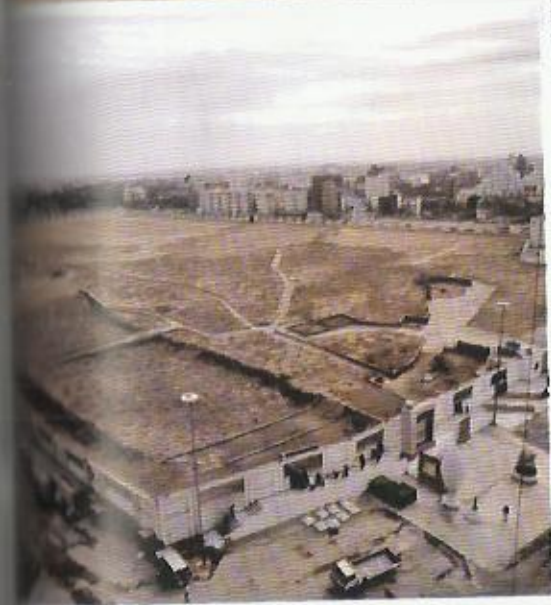
جنت البقیع

...طیبہ کا قدیم قبرستان، جو آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے قدموں کی طرف واقع ہے۔ پہلے یہ جگہ ایک قسم کی ...یوں سے بھری ہوئی تھی، اس لیے اسے "بقیع الغرقد" کہا جاتا تھا۔

انصار میں سے اسعد بن زرارہؓ اور مہاجرین میں سے عثمان بن مظعونؓ سب سے پہلے جنت البقیع میں ...ہوئے۔ پہلے اہم صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیت اطہارؓ کی قبروں کی، قبوں کے ذریعے نشاندہی تھی۔ اب قبے ختم ...دیے گئے ہیں اور کسی بزرگ ہستی کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی قبر کی جگہ کونسی ہے۔ بخشیش ...کی کوشش میں کچھ لوگ زائرین کو کچھ اطلاعات دیتے ہیں لیکن ایسی نشاندہی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

البتہ اس قبرستان میں حضرت عثمان ذوالنورین، سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، عبدالرحمٰن بن ...سعد بن مالک (ابی وقاص)، سعید بن زید، عباس بن عبدالمطلب، ابوسفیان بن حارث بن ...المطلب، عقیل بن ابی طالب، امام حسن، امام زین العابدین، امام باقر، امام جعفر صادق، عبداللہ بن جعفر طیار، ...سعید خدری (رضی اللہ عنھم)، امہات المومنین میں حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت سودہ، حضرت صفیہ، ...حضرت اُمِ حبیبہ، حضرت حفصہ، حضرت اُم سلمہ، حضرت ... حضرت زینب بنت جحش اور حضرت ...یہ (رضی اللہ عنھن)، بنات النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ اُمِ کلثوم اور سیدہ فاطمۃ الزہرا ...رضی اللہ عنھن)، حضرت فاطمہؓ بنت اسد، حضرت حلیمہ سعدیہؓ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے ...رگ آسودہ ہیں۔

...راقم اس لیے اندر نہیں جاتا کہ جہاں اس وقت بقیع کا گیٹ ہے، وہاں بھی اہلِ بیت کے مزار تھے، نیز اندر ...کی نشاندہی نہیں ہے، اس لیے خوف ہے کہ کہیں کسی بزرگ ہستی کی قبر پر پاؤں نہ پڑ جائے۔

آل و صحابہ کی بنی جب سے قیام گاہ
رشکِ بہشت تب سے ہوئی جنت البقیع
پھر اس کو اور عظمت و رفعت عطا ہوئی
آئے ہیں جب سے پدرِ نبیؐ جنت البقیع

خوش قسمتی اس کی ہے کہ تدفین کی خاطر
قدموں کی طرف جس کو بھی آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے جگہ دی

روح اُس کی قربِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پا گئی
جو بقیعِ پاک میں مٹی ہوا

جنّت البقیع {قدیم مناظر}
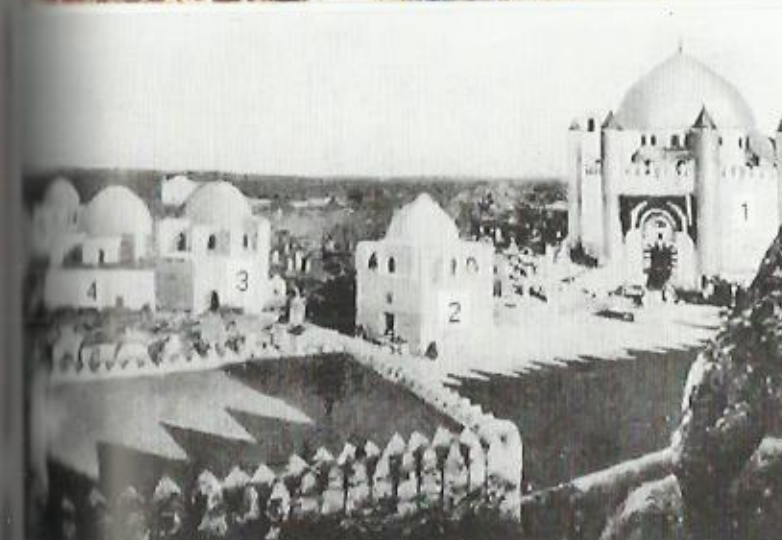
1
2
3
4

جنت البقیع {قدیم مناظر}
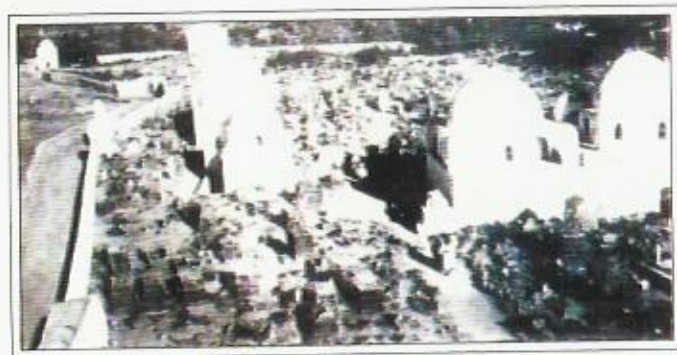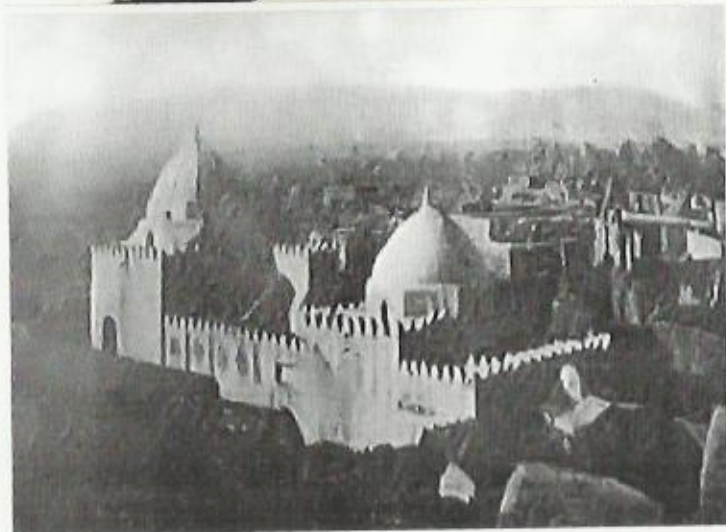
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾
اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

کیا ہم نے آپ کا سینہ کشادہ نہ کیا۔
اور آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار لیا
جس کا آپ کی پیٹھ پر دباؤ تھا۔
اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾
اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ (الم نشرح ۹۴: ۱-۴)

"لکَ" (آپ کی خاطر) سے عیاں کیسی ہوئی ہے
اُسلوب کی ندرت "ورفعنا لک ذکرک"

مسجدِ اجابہ

ن کے کنارے واقع ہے۔ اوس کے قبیلے بنو معاویہ کی اس جگہ پر
ور سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دو رکعتیں پڑھیں اور تین دعائیں مانگیں۔

مسجدِ اجابہ ہے وہ جگہ جہاں لوگو!
دو دعائیں آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پا گئیں قبولیت

جب دعائیں رب نے سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہاں پہ کیں قبول
کیوں نہ ہو اپنی دعاؤں کی قبولیت یہاں

مسجدِ نبوی (ﷺ) کے شمال مغرب میں واقع جس میدان میں حضور (ﷺ) کے حکم پر صحابہ کرامؓ، گھڑ سواری، دوڑ اور دوسری مشقیں کیا کرتے تھے، وہاں بنائی گئی مسجد اب کسی بڑی بلڈنگ کی تیاری کے باعث شہید کردی گئی ہے۔

مصنف ۲۰۰۲، ۲۰۰۳ کے دوران دن میں کئی بار اس کے سامنے سے گزرتا تھا کیونکہ ان دنوں اس کا قیام پاکستان ہاؤس سے متصل واقع دار طلحہ میں رہا۔

مسجد ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ یہاں حضور خیر الوریٰ علیہ الصلوٰۃ والثناء نے نماز میں طویل سجدہ فرمایا۔ صحابہ کرام کے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ جبریل نے پیغام پہنچایا ہے کہ جو شخص رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل کرے گا۔

وَقَدۡ جَآءَهُمۡ

رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ

وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿١٣﴾ۙ

(الدخان۔ ۴۴:۱۳)

حالانکہ ان کے پاس رسولِ مبین
(صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لا چکا

"اطیعوا الرسول" آیا حکمِ الٰہی
مطاعِ دل و جاں رسولؐ مبینؐ

مسجد عنبریہ

(نزد ریلوے سٹیشن)

مسجدِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مغرب کی طرف مسجد ہے یہ
قربِ ''اسٹیشن'' میں منظر جس کا ہے جاذب نظر
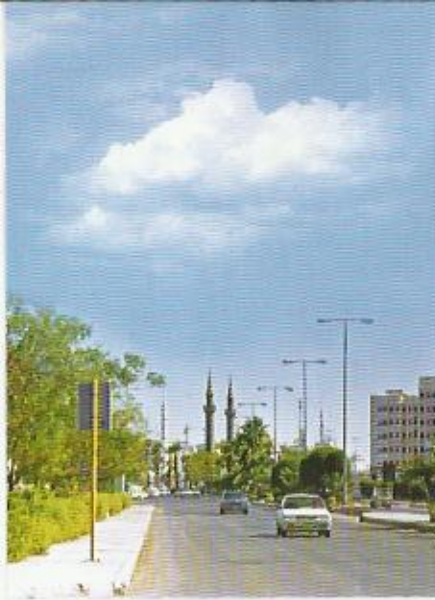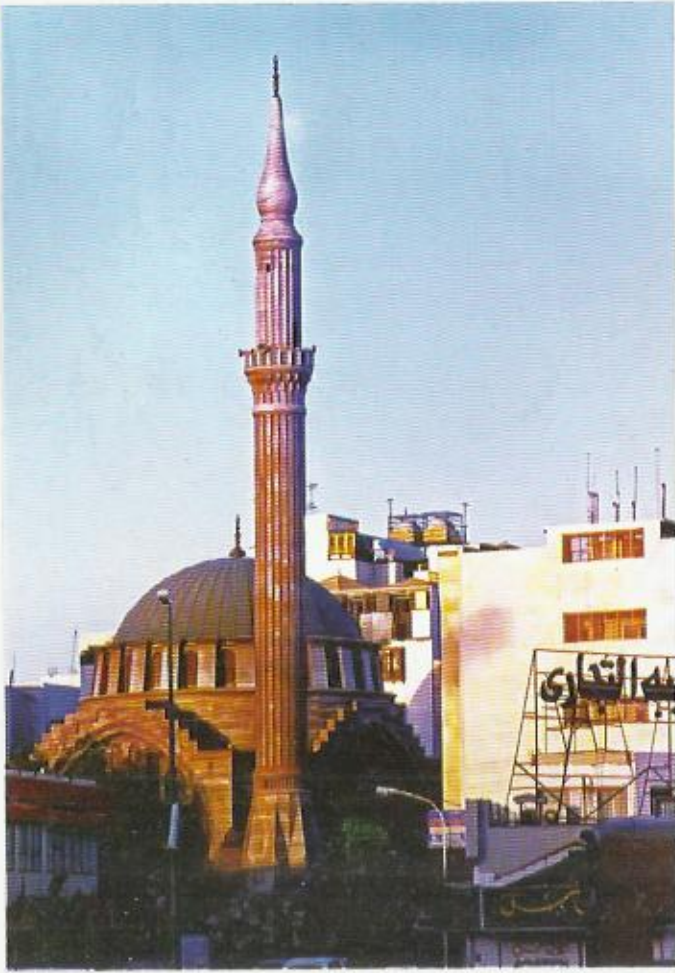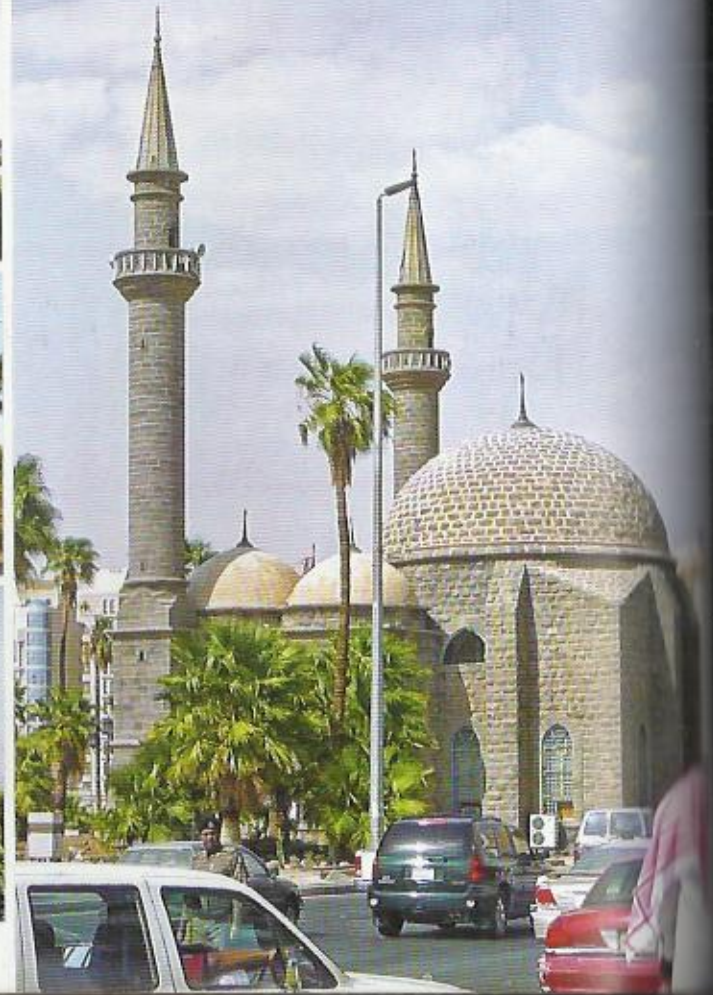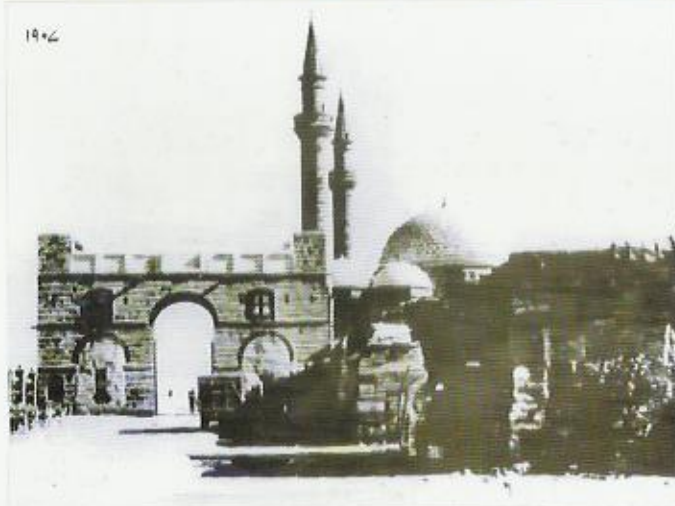
مسجد سقیا

حضورِ پُرنور ﷺ نے بدر کو جاتے ہوئے حضرت سعد بن ابی وقاص زہریؓ کی ملکیت کی اس جگہ پر نماز پڑھی۔
ترکوں نے یہاں مسجد بنادی جو ریلوے سٹیشن، مدینہ منورہ سے متصل واقع ہے۔ اسے "قبۃ الرءوس" بھی کہتے ہیں۔
آج کل اس میں نماز نہیں ہوتی۔

عنبریہ اور اسٹیشن سے بالکل متصل
مسجدِ سقیا کی ہے تصویر اپنے سامنے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ

عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا

(آلِ عمران ۳:۱۶۴)

بے شک اللہ کا مومنوں پر بڑا احسان ہے کہ اس نے
انھی میں سے ان میں رسول بھیجا

آمدِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) پہ ہم خوش کیوں نہ ہوں
بعثتِ سرکار (ﷺ) میں نکتہ ہے من اللہ کا

اسلام کی پہلی مسجد جس کے بارے میں رب کریم جل وعلا نے فرمایا کہ پہلے دن سے اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ سرکار (ﷺ) نے اپنے اصحاب کرامؓ سے مل کر حصہ لیا۔ یہ جگہ حضرت کلثوم بن ہدمؓ نے مسجد کے لیے وقف کی تھی۔

فرمان حضور (ﷺ) ہے کہ جو شخص گھر سے نیت کر کے آئے اور یہاں کوئی نماز پڑھ لے اُسے عمرے کا ثواب ملے گا۔

خود محبوب رب کریم (ﷺ) ہفتے کے دن فجر کی نماز کے بعد اس مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے۔

زائرین کو چاہیے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ حاضری دیں عمرے کریں اور سعادتیں حاصل کریں۔

توسیع کے لیے موجودہ عمارت ۱۹۸۶ میں مکمل ہوئی۔ ابتدا میں اس کا صرف ایک منار تھا۔ اب چار منار اور ۶ گنبد ہیں۔
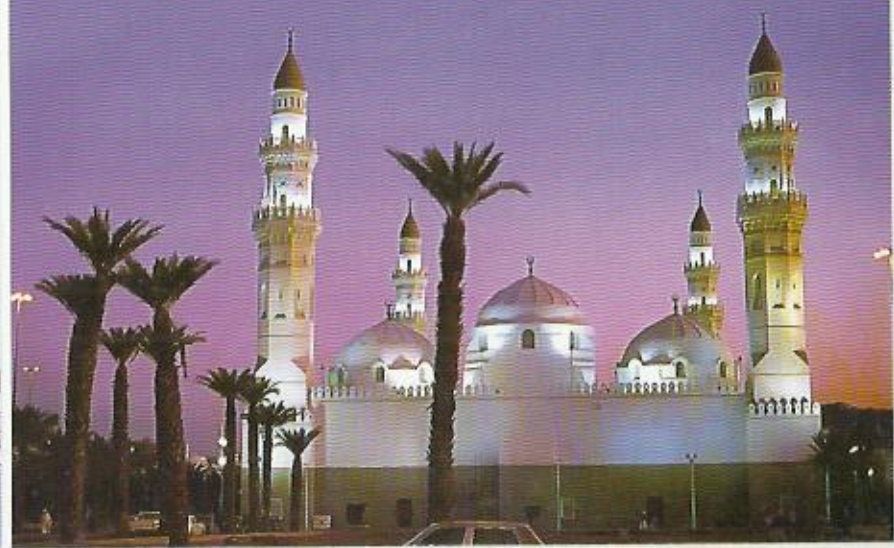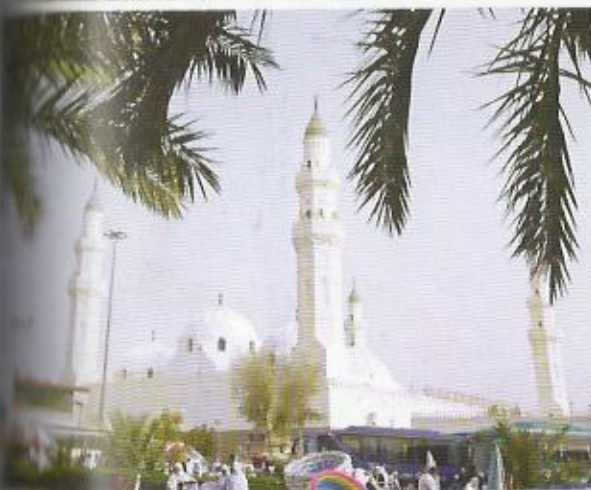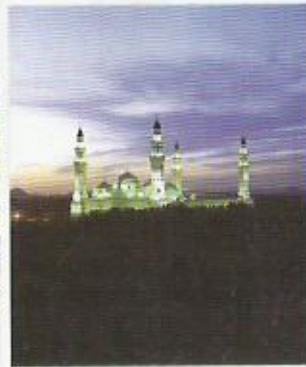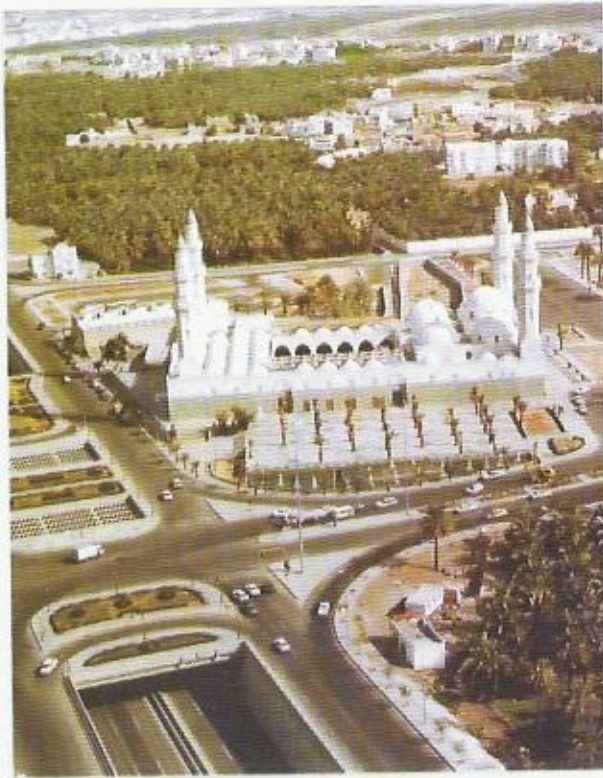
مسجدِ قُبا

یہاں بنائی پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مسجدِ اول
ہے میرے دل میں اسی واسطے قبا کا ادب

ممنون ہوں میں حضرتِ عبدالمجید کا
ہر روز لے کے جاتے رہے ہیں مجھے قبا

محمود شہرِ پاک میں ''صلِ علیٰ'' کے ساتھ
کرتا تھا بعدِ فجر میں پیدل قبا کا رُخ
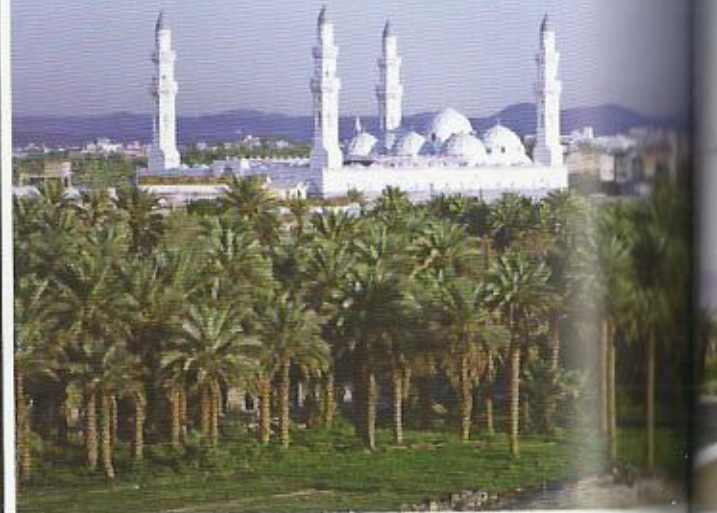
اندرونِ مسجدِ قُبا

مسجد قُبا {قدیم مناظر}

بئرِ خاتم

اسے بئر اریس بھی کہا جاتا ہے۔ اریس ایک یہودی کا نام تھا بنیادی طور پر جس کی ملکیت میں یہ کنواں تھا۔ مسجد قبا کے پہلو میں واقع اس کنوئیں پر حضور (ﷺ) اصحابِ ثلاثہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ حضور (ﷺ) کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر گئی اور کوشش کے باوجود نہیں ملی۔ اب اس مقام پر فوارے نصب کر دیے گئے ہیں۔

مسجد قبا سے متصل قبرستان

۲۰۱۰

دار کلثوم بن ہدمؓ

حضور سرکارِ ہر عالم (ﷺ) نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تو قبا میں یہاں دو ہفتے کے قریب قیام فرمایا۔
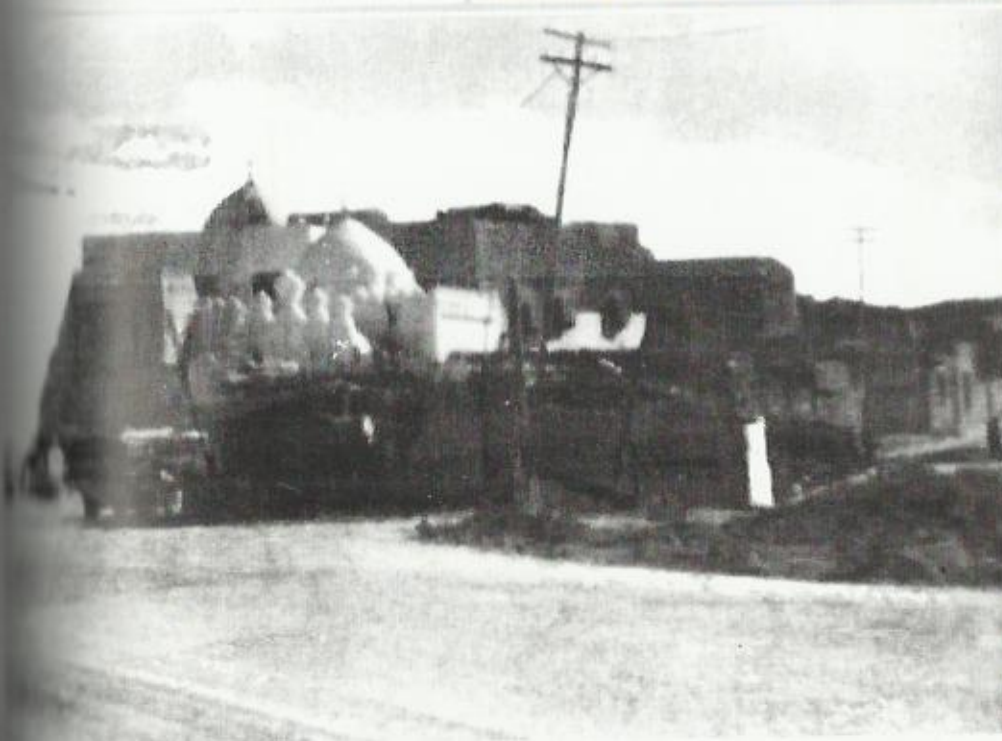
۱۹۸۷ تک یہ مقام موجود تھا اب نہیں ہے

قلعہ قُبا
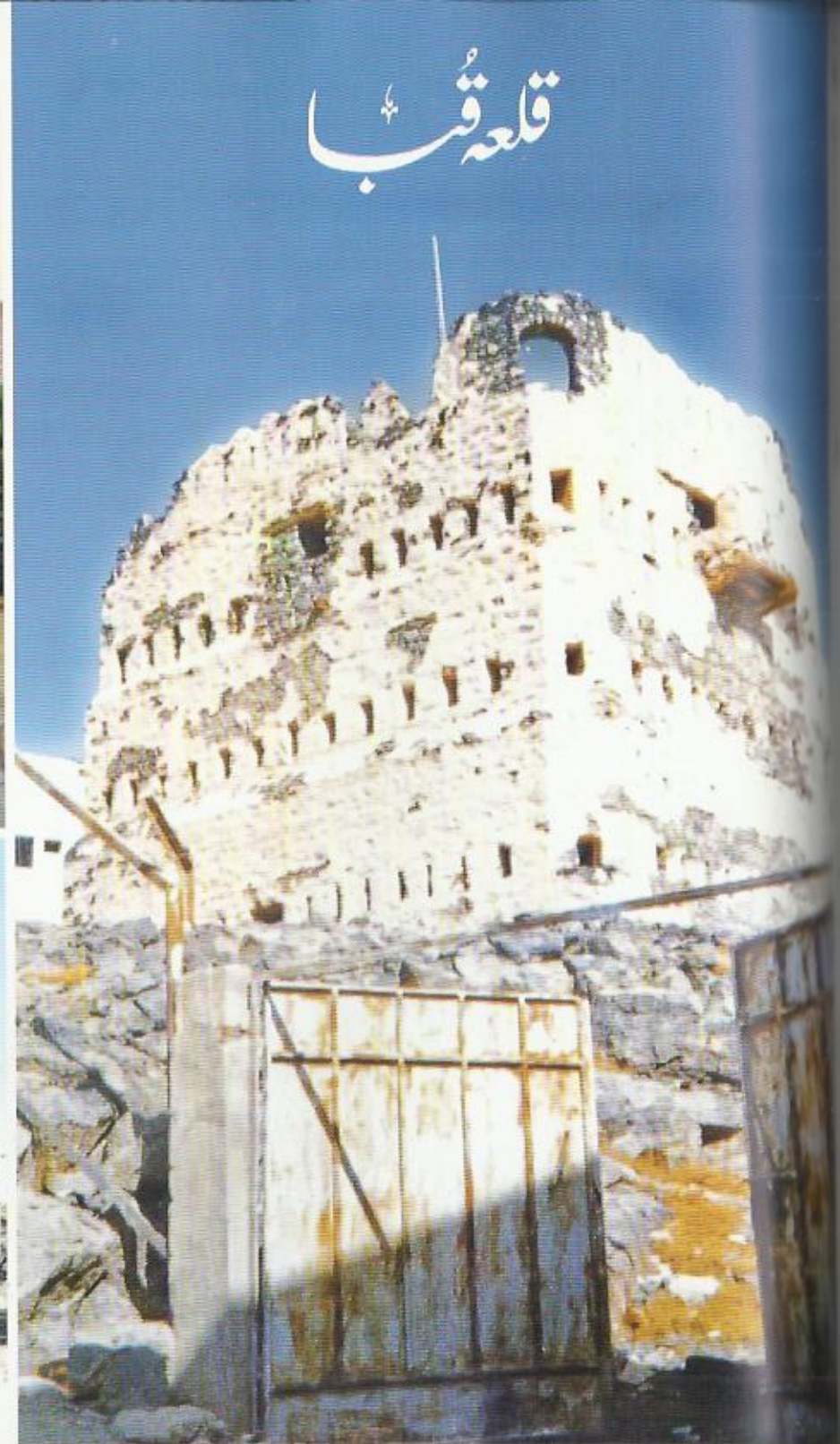
والقلم
وما یسطرون
ما انت
بنعمة ربك
نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ
(القلم ۶۸: ۱، ۲)
ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی تحریر کی۔ آپ تو اللہ کے فضل سے مجنون نہیں
پیار خالق کو ہے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
ہے نشاں درمیاں سورہ ن کا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (البقرہ۔۲:۲۵۳)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام کیا اور کوئی وہ جسے سب درجوں پر بلند کیا

ذات تھی پیشِ نظر اس کے حبیبِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ○ جب مرے خالق نے فرمائی ہے "فضلنا" کی بات

قدیم تصویر

مسجد جمعہ
(محلّہ بنی سالم بن عوف میں)

یہاں حضور سرکارِ مدینہ (ﷺ) نے پہلی نماز جمعہ پڑھائی تھی۔ اس وقت آپ قبا سے مدینہ منورہ کی بستی کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔

جب پڑھایا جمعہ سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے یہاں
خالقِ کون و مکاں نے فرض اسے فرما دیا

جمعۃ المبارک کی تھی نماز جو پہلی
سرورِ دو عالم (ﷺ) نے اس جگہ پڑھائی تھی

۲۰۰۵
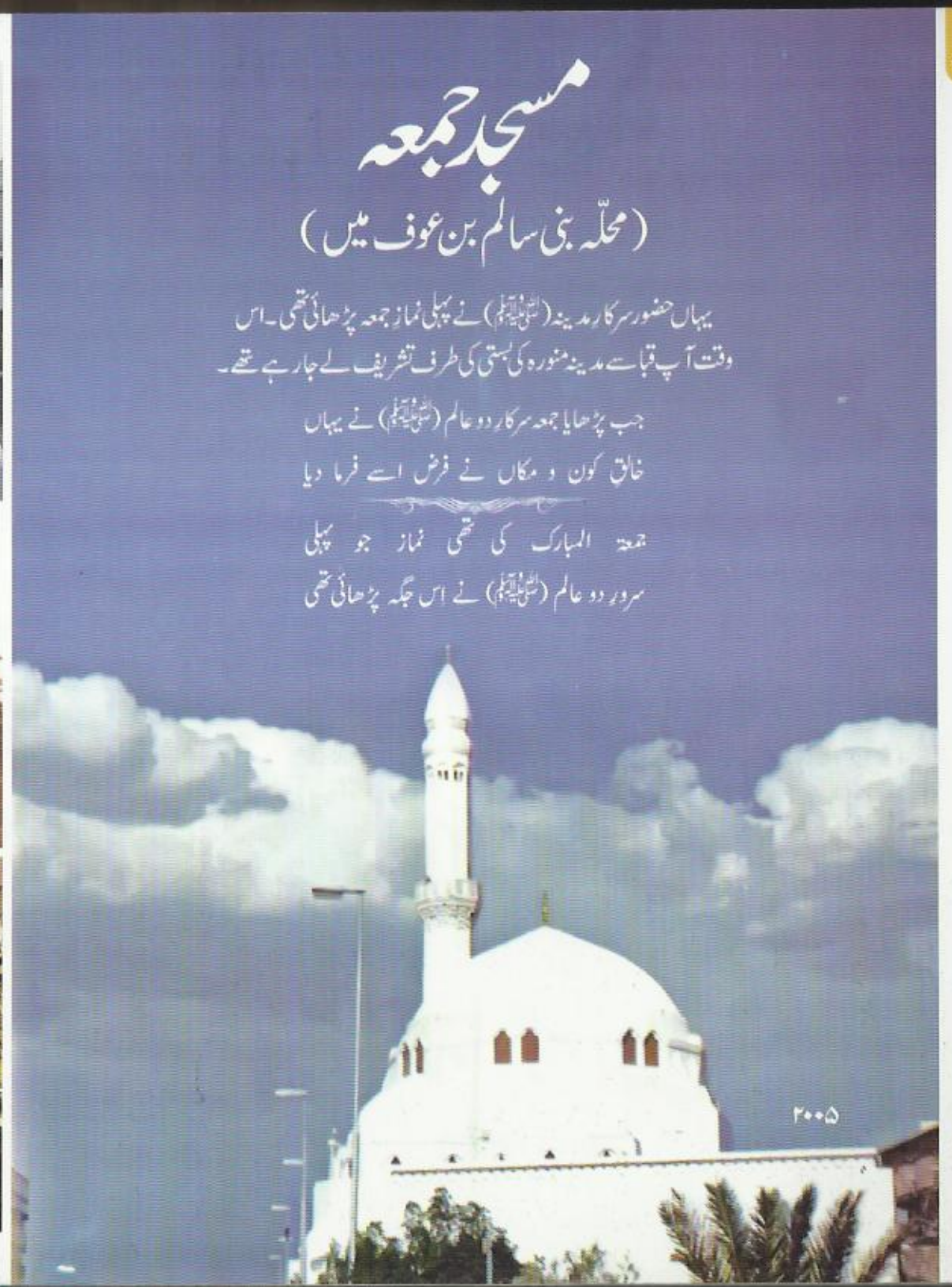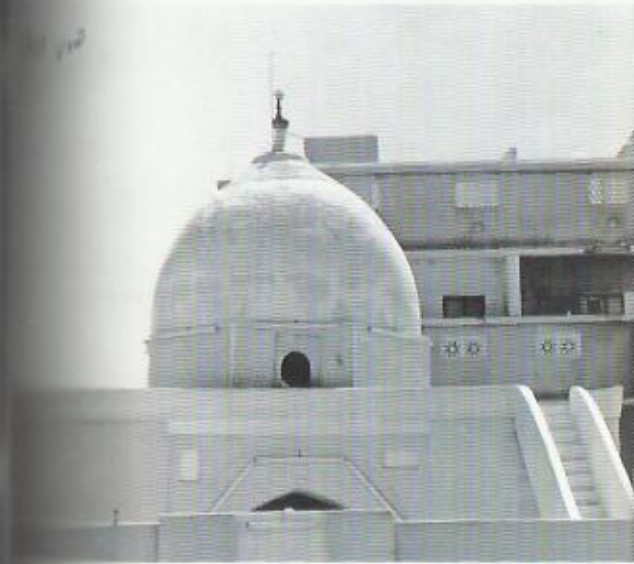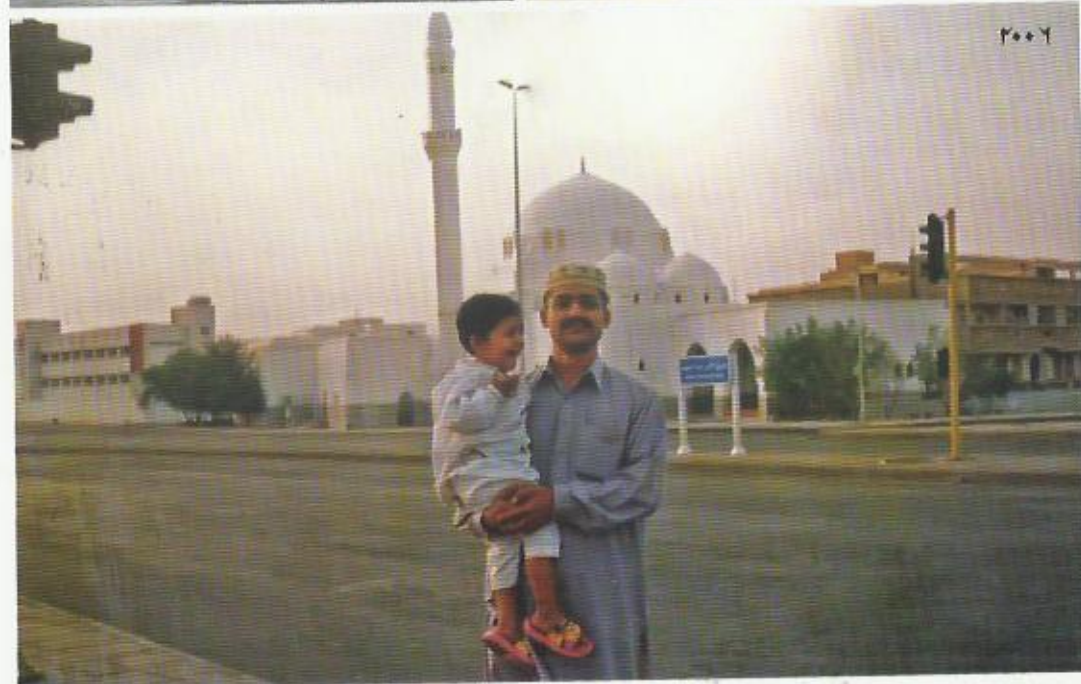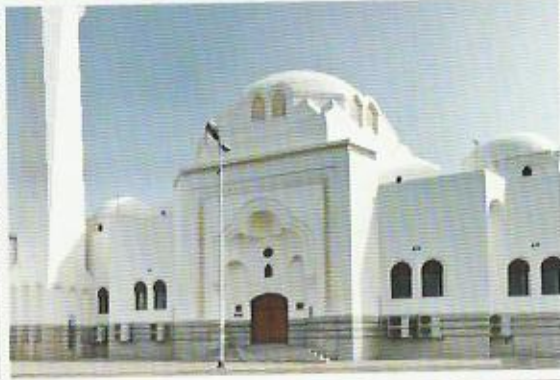
مسجد جمعہ
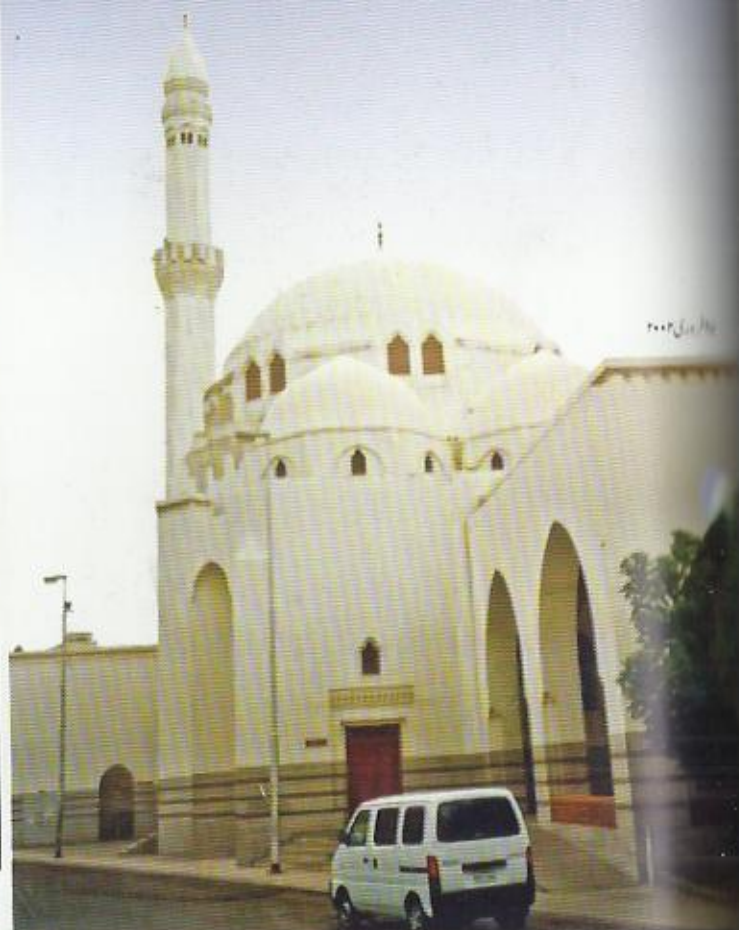
مسجدِ بناتِ بنونجّار

جہاں بنونجار کی بچیوں نے حضور رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی مدینۂ طیبہ میں تشریف آوری پر خیر مقدمی گیت گائے تھے۔ یہ مسجد اب شہید ہو چکی ہے۔ مصنف نے یہاں ۱۹۸۹، ۱۹۹۱ میں نفل پڑھنے کی سعادت پائی تھی۔

بچیاں معصوم جو گاتی تھیں اس جا پر کھڑی
سب سے پہلی نعت بعدِ ہجرت آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تھی وہ

۱۹۹۱

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰهَا

(البقرہ ۲: ۱۴۴)

ہم آپ کا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں۔ تو ضرور ہم آپ کو اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ چاہتے ہیں

ترضاھا

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ
وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ
فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبۡلَةً

سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مرضی ہی کو اہمیت ملی
خالقِ عالم کو بھی مرغوب ترضھا رہا

مسجدِ قبلتین

اس مسجد میں نمازِ ظہر کے دوران میں حضور محب و محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی خواہش پر قبلہ تبدیل کرنے کی اجازت ہوئی اور بیت المقدس کے بجائے کعبۃ اللہ کو منہ کر لیا گیا۔ اسے دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے کہ پہلے کعبے کی طرف پشت تھی اب بیت مقدس کی طرف ہے۔

بجائے اقصیٰ جو کعبہ ہمارا قبلہ ہوا
نظر میں لایئے اس فیصلہ کا پس منظر

مرے آقا (ﷺ) نے منہ موڑا جو اپنا بیتِ مقدس سے
نبی (ﷺ) کے پیچھے کعبے کو صحابہؓ پھر گئے سارے

مسجد قبلتین
۱۳۲۶ھ
۲۰۰۸
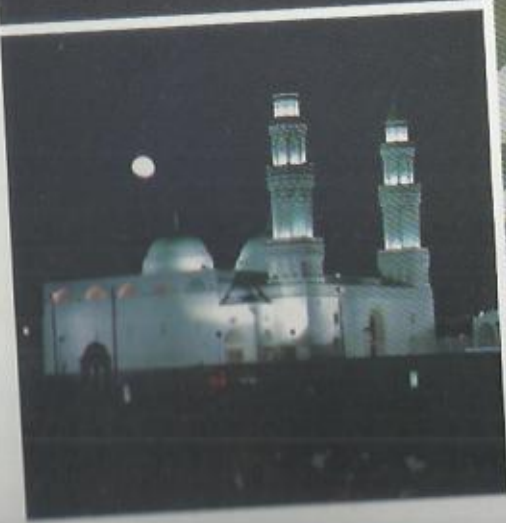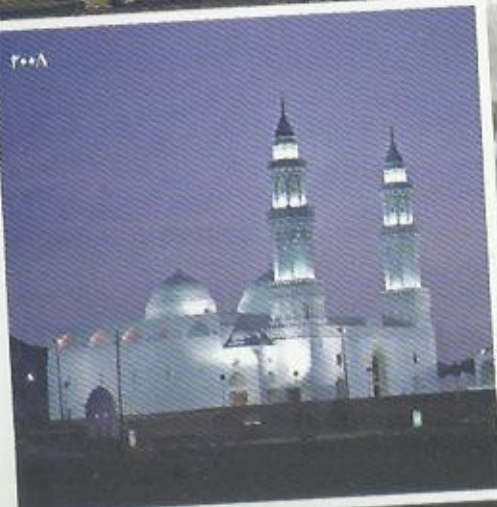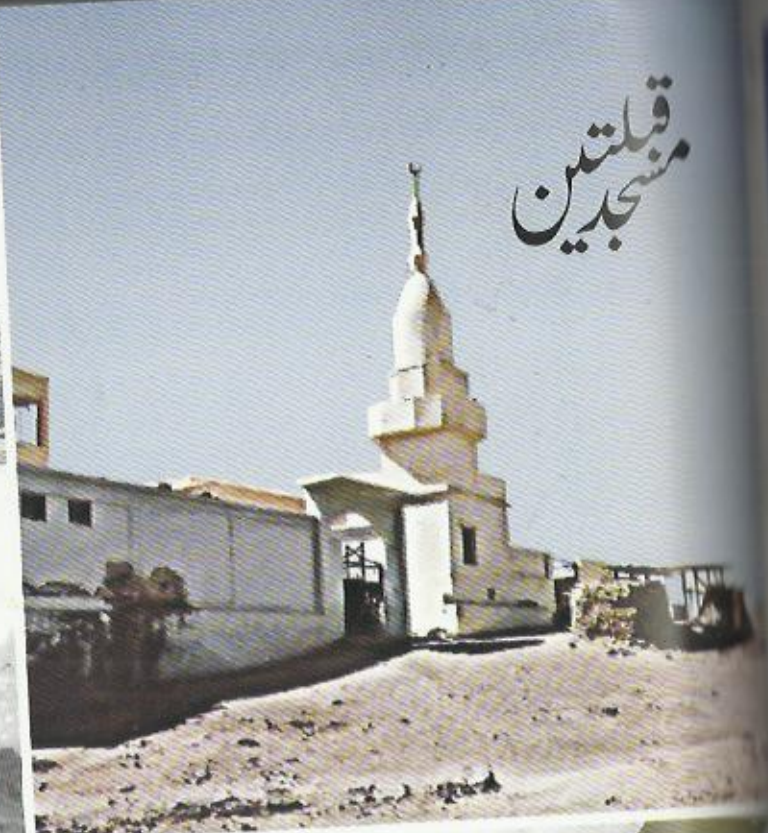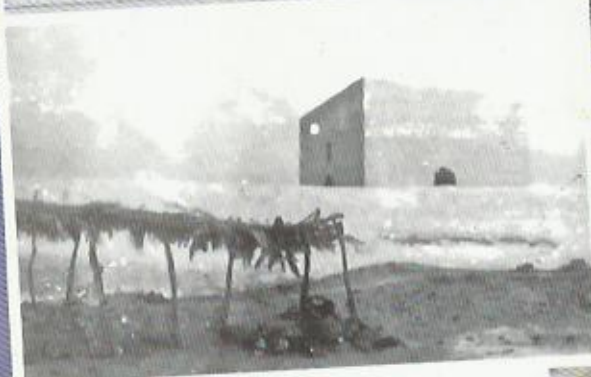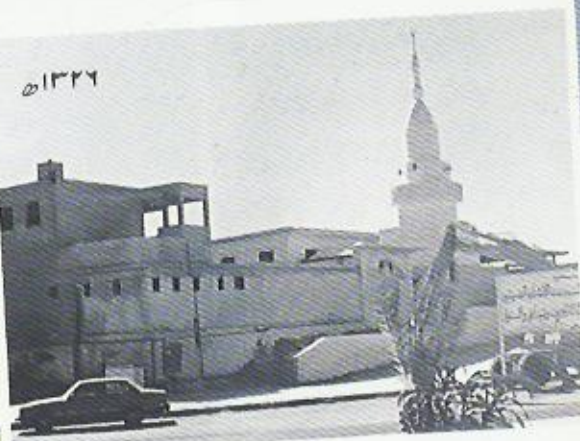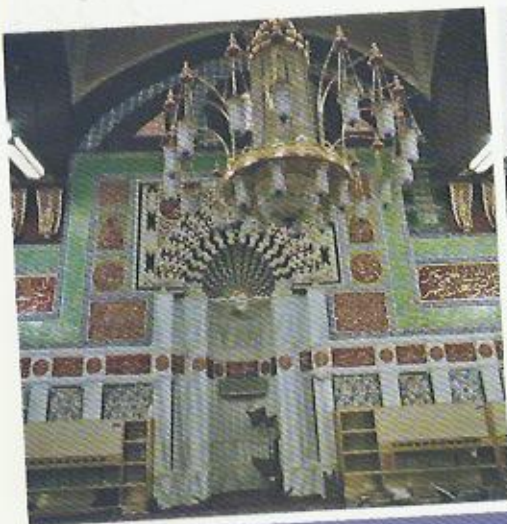
بنی سعد کا قبرستان

مسجد قبلتین سے ملحقہ اس قبرستان میں بنی سعد کی قبریں ہیں

تصاویر: اگست ۱۹۹۸

مشربہ اُمِّ ابراہیمؑ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

یہ جگہ بنو قریظہ کے شمال جانب عوالی میں ہے۔ یہاں اُم المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا رہتی تھیں۔
یہیں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صاحبزادے ابراہیمؓ پیدا ہوئے تھے۔

مشربہ سے مراد باغ ہے۔ اس کی دیوار کے باہر موجود یہ جھاڑی
کئی بار اکھاڑی گئی، پھر ہو جاتی ہے۔
احقر نے اس کے متبرک پتے کھائے۔

مسجدِ الرایہ {طارق العیونی}

جنگِ خندق کے موقع پر یہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا جھنڈا تھا۔
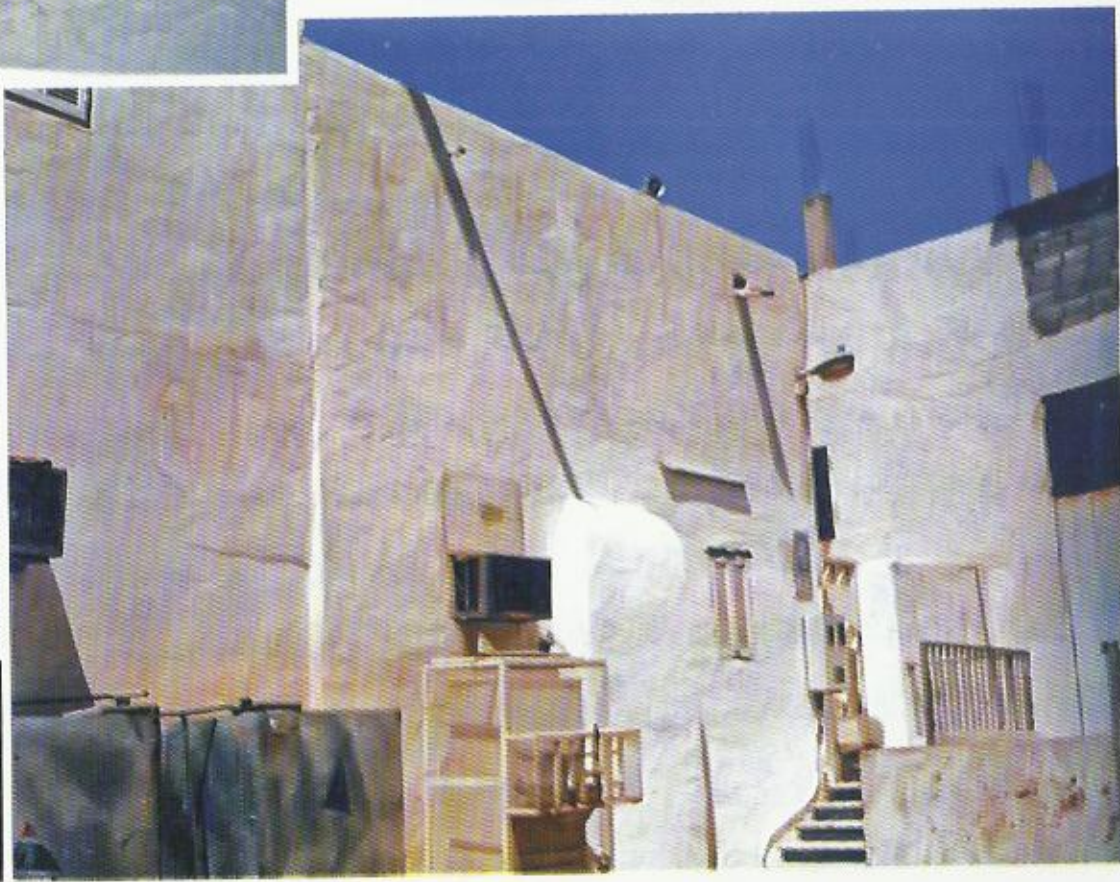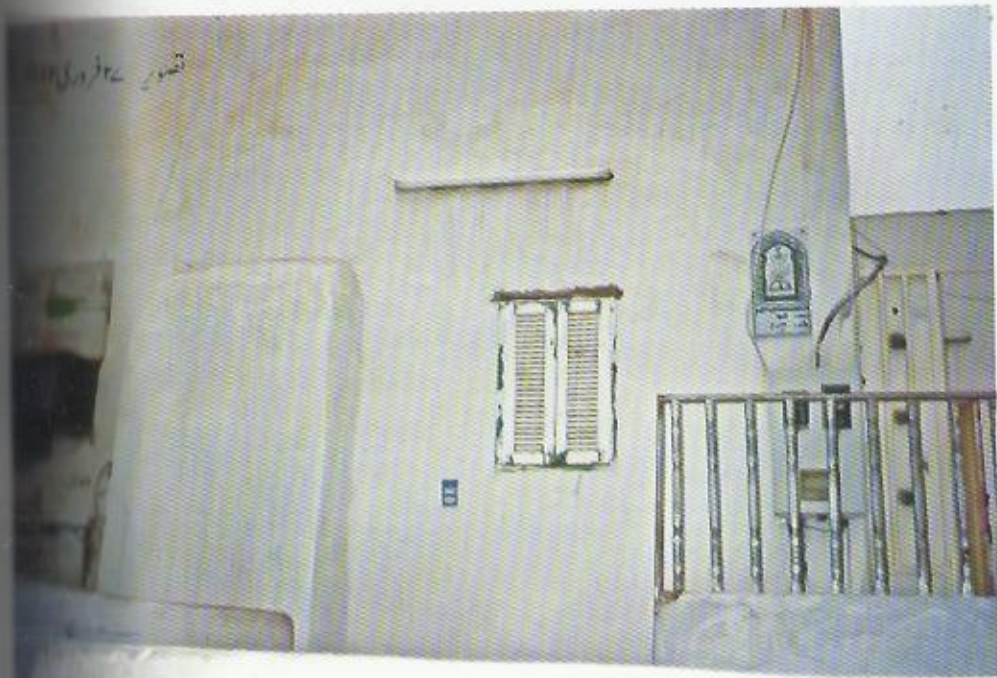
مسجد المستراح / استراحہ

ہے طریقِ سید الشہداؓ پہ مسجد مستراح
اس جگہ آرام فرمایا تھا کچھ دیر آپ (ﷺ) نے

۲۲ فروری ۲۰۰۲
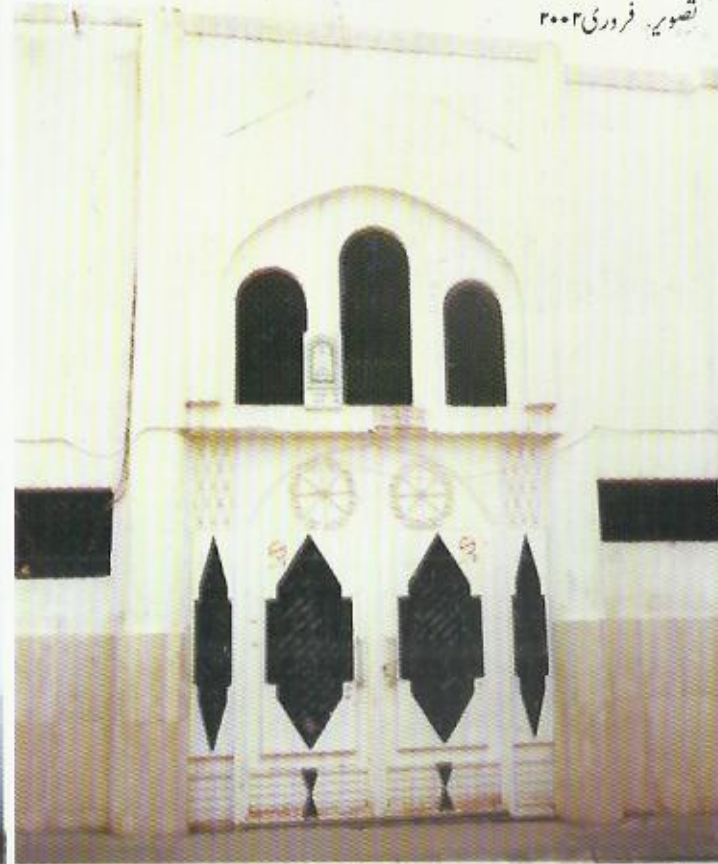
تصویر: فروری ۲۰۰۲

تصویر ۲۰۰۱

اگست ۱۹۹۸

مسجد الشیخین / مسجد درع / مسجد الخیر

(طریق سید الشہداءؓ)

احد کو تشریف لے جاتے ہوئے سرکارِ ابد قرار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہاں فجر کی نماز پڑھی تھی۔ یہاں سے یہودی اور منافقین واپس ہو گئے تھے۔

مسجد المالحہ
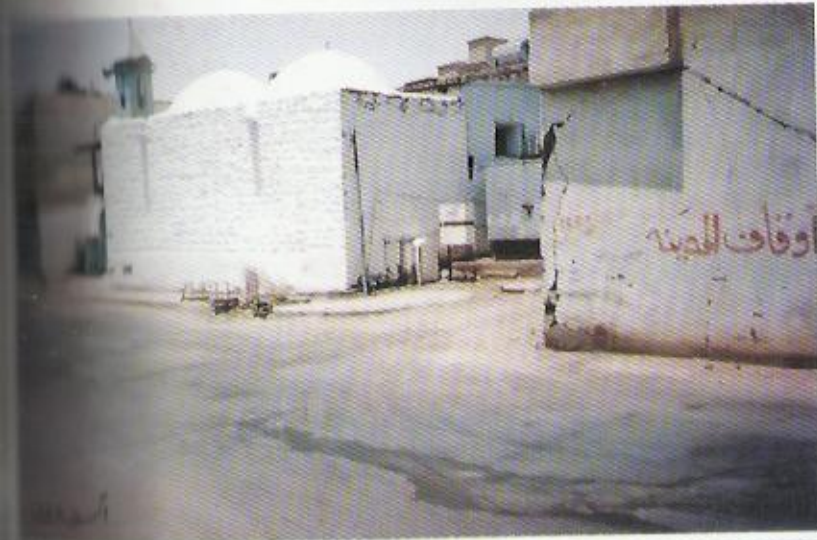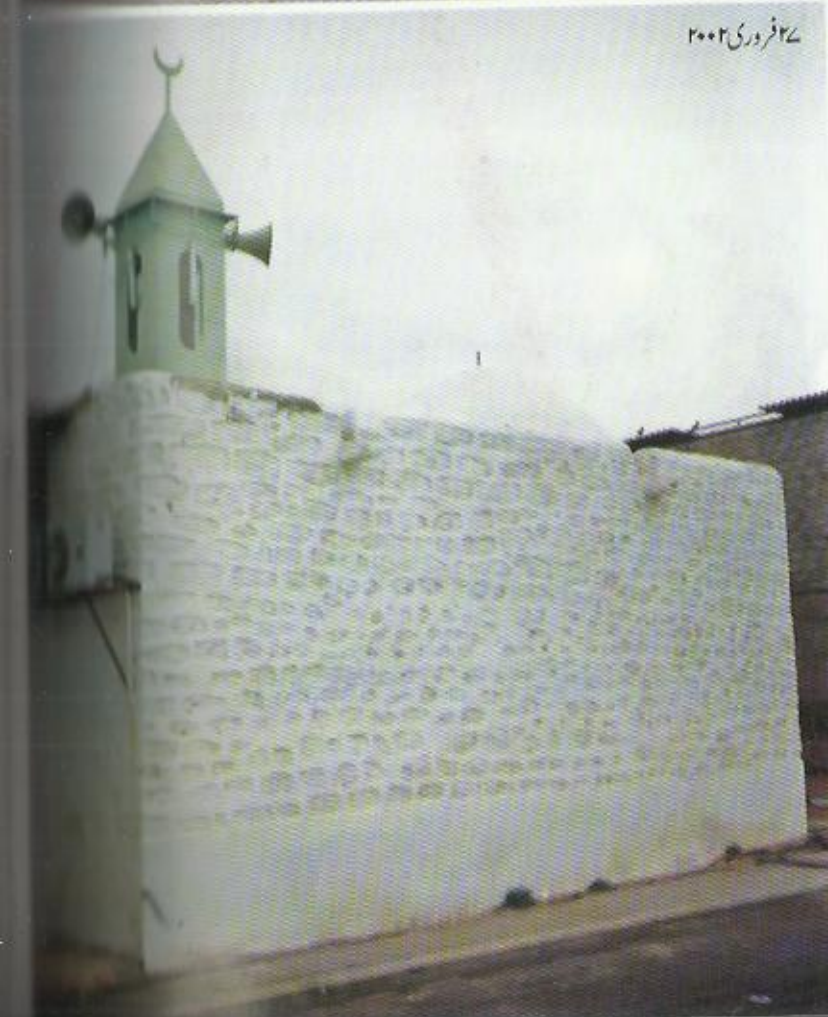
(قبا روڈ اور پرانی جدہ روڈ کے درمیانی محلے میں)

تصاویر: ۳ مارچ ۲۰۰۲

مسجد بنو انیف

یہ قبیلہ بنی انیف میں واقع تھی۔ اسے مسجد مصبح بھی کہتے ہیں۔
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہاں دو مرتبہ نماز پڑھائی۔

تصاویر: ۲۷ فروری ۲۰۰۲

مسجد مغیبلہ

جو مسجد بنی دینار بن النجار الخزرج
کے نام سے بھی مشہور ہے۔

مسجد کہفِ بنی حرام

جبلِ سلع پہ یہ مسجد حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اجازت سے بنی۔ چودھویں صدی کے نصف میں اس مسجد کے آثار تلاش کرکے دوبارہ تعمیر کرائی گئی۔
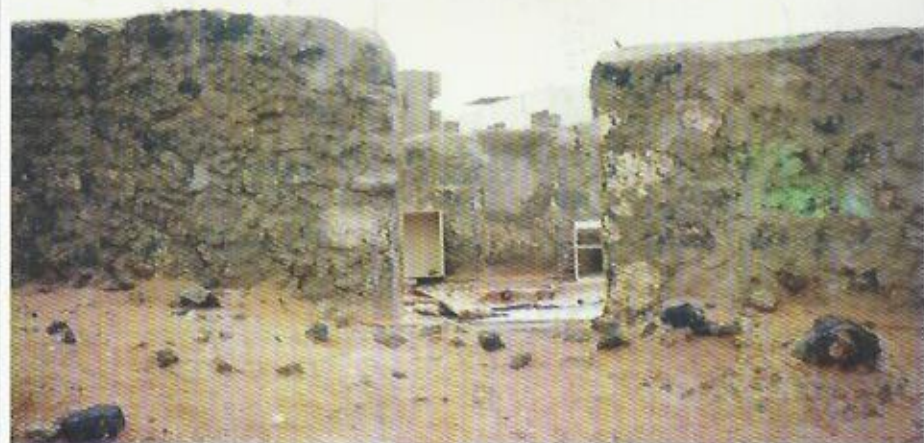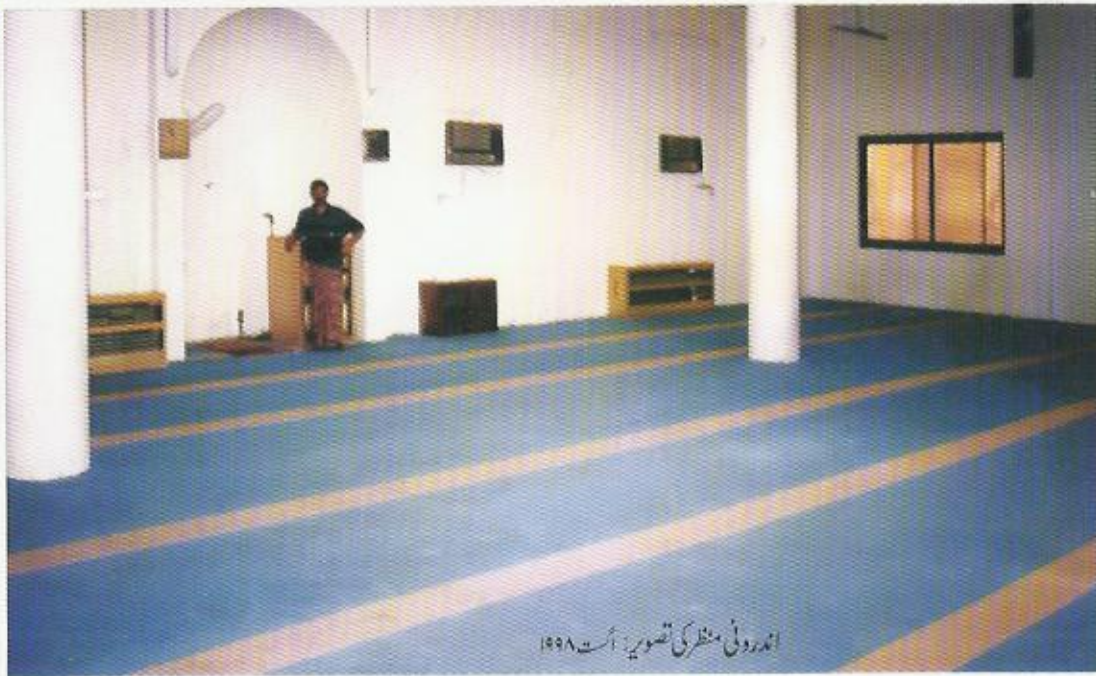
اندرونی منظر کی تصویر: اگست ۱۹۹۸

تصویر: ۲۷ فروری ۲۰۰۲
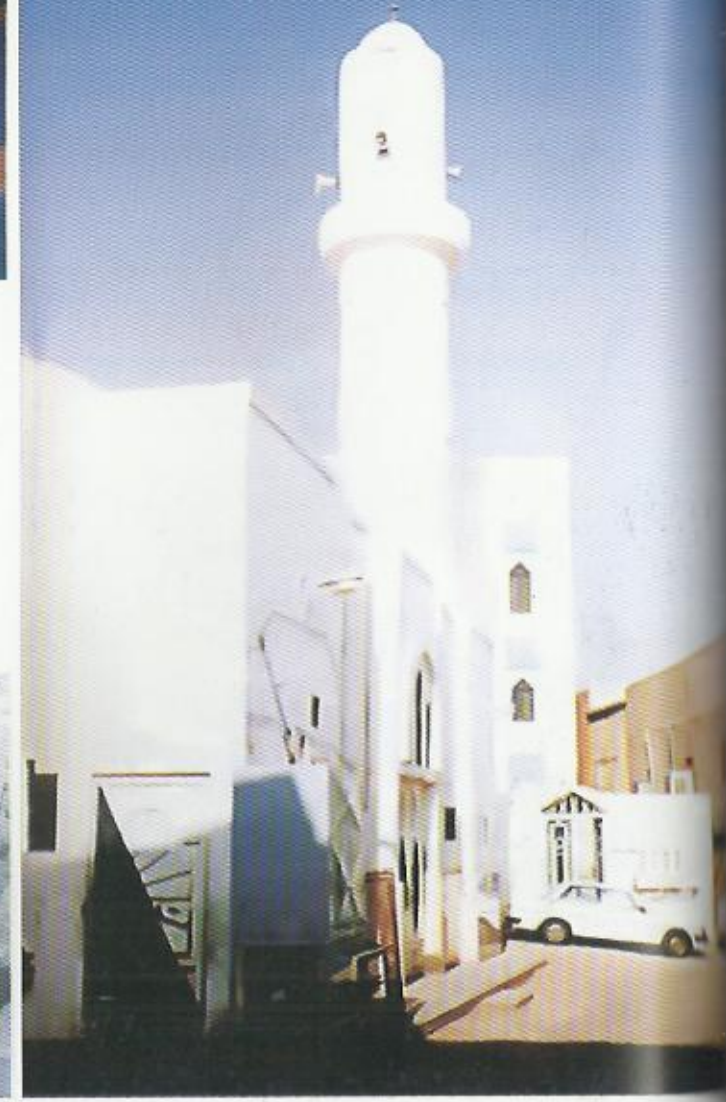
لعمرک
انهم لفی سکرتهم یعمهون
لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝
(الحجر۔۱۵:۷۲)
آپ کی جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں
یہ سوگند جانِ رسولِ خدا (ﷺ) ہے
کہ قدرت کا رنگ وفا ہے لعمرک

مسجدِ شمس / مسجدِ فضیخ

شراب حرام ہوئی تو مسجد قبا اور العوالی کے مشرق میں واقع اس جگہ صحابۂ کرامؓ نے شراب کو ایک گڑھے میں لنڈھا دیا۔ فضیخ شراب کی قسم تھی اس لیے اس کا نام مسجد فضیخ پڑ گیا۔ چونکہ یہ مسجد ایسے اونچے مقام پر واقع ہے کہ قریب کے تمام مکانات سے پہلے طلوع ہوتے ہوئے سورج کی کرنیں اس پر پڑتی تھیں، اس لیے اسے مسجد شمس کہا جاتا تھا۔ راقم نے ۱۹۹۱ء نے وہ گڑھا بھی دیکھا تھا جہاں شراب کے مٹکے خالی کیے گئے تھے۔ اب یہاں کچھ نہیں۔

جب حضور پُرنور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بنونضیر کا محاصرہ فرمایا تو چھ دن تک یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

بعض عامی یہ کہتے ہیں کہ یہاں سورج لوٹانے کا معجزہ ہوا تھا لیکن یہ بات غلط ہے۔ وہ واقعہ خیبر کے قریب صہبا کے مقام پر پیش آیا تھا اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے حضرت علیؓ کو نمازِ عصر لوٹانے کے لیے سورج کو مغرب سے عصر کی طرف لوٹا دیا تھا۔

تصویر: ۲۲ ستمبر ۲۰۰۵
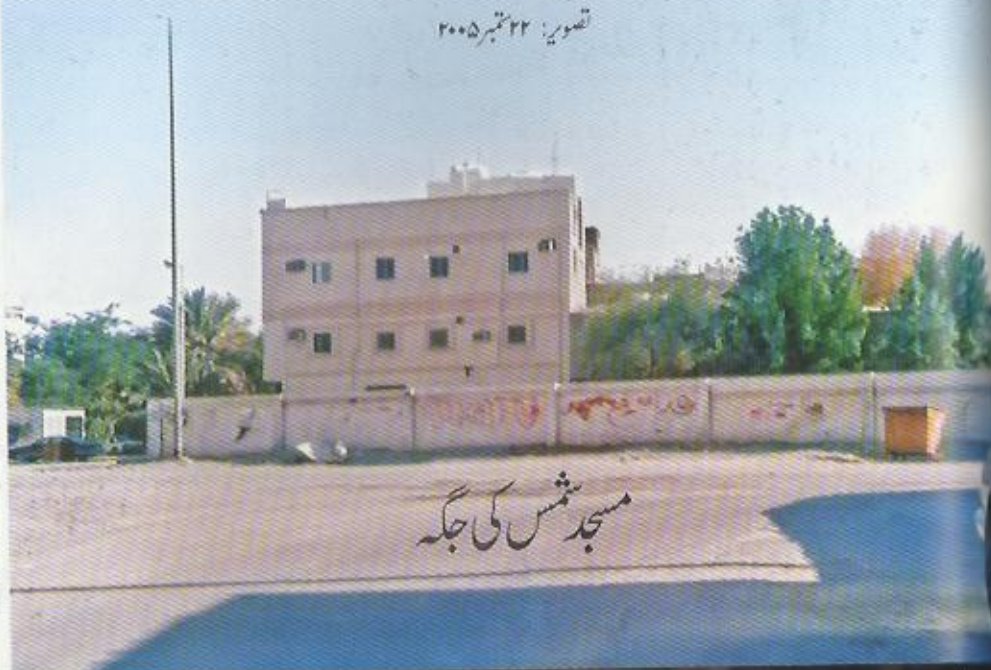
مسجد شمس کی جگہ

آثارِ مسجدُ الفسح
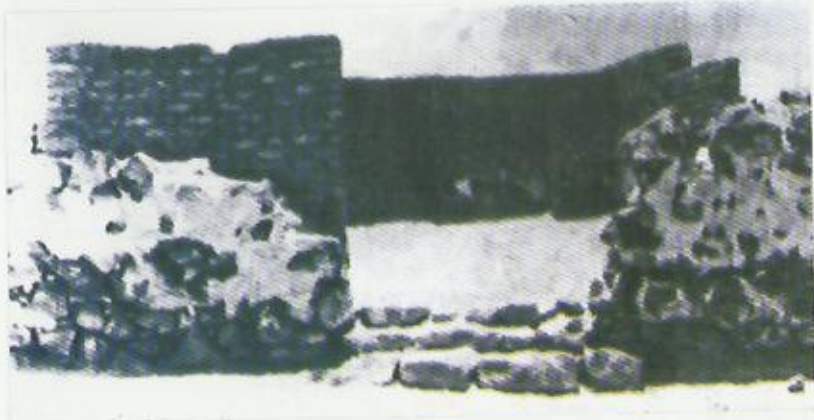
(نزد جبل اُحُد)

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے جنگِ اُحُد ختم ہونے کے بعد
یہاں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائی تھیں۔

دامنِ جبلِ اُحُد میں، پہلے اک مسجد تھی یہ
امتدادِ وقت سے جو ہو چکی ہے منہدم

۲۷ فروری ۲۰۰۲
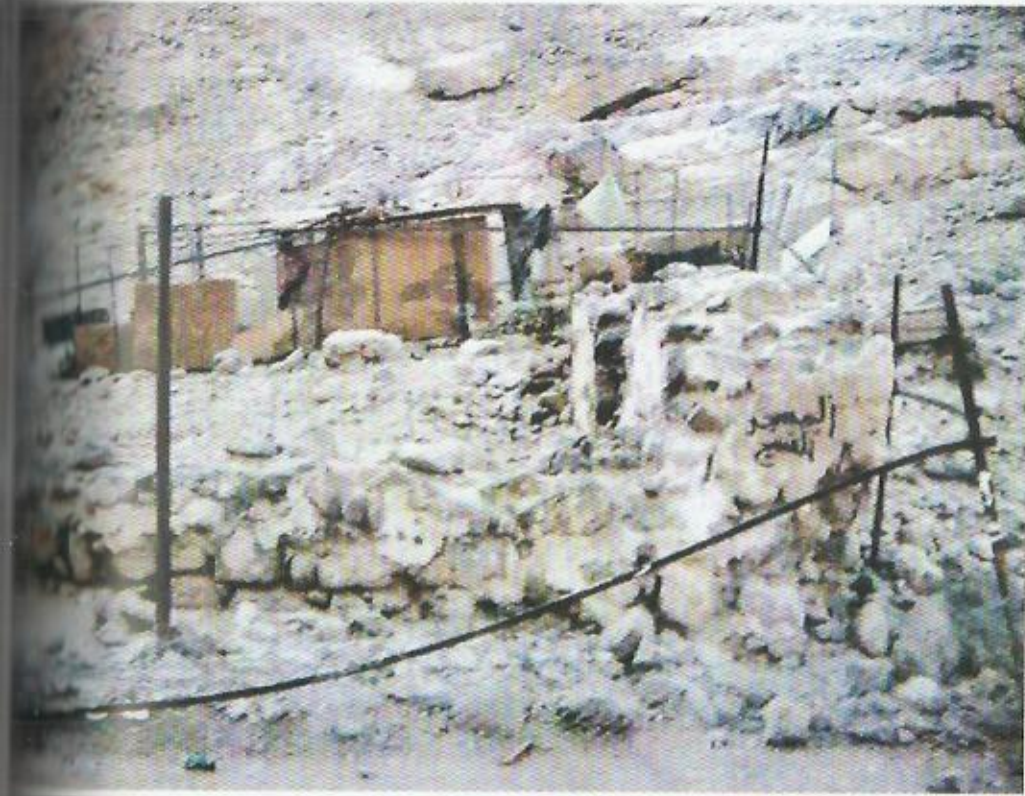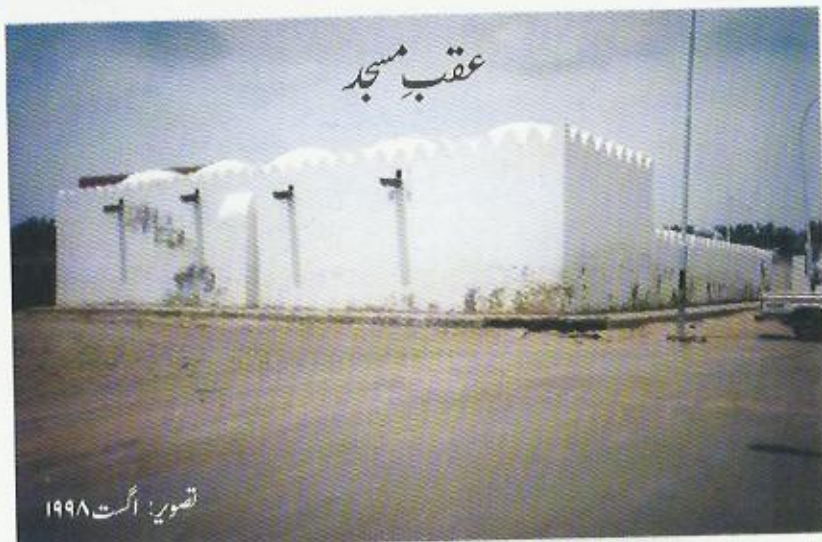
مسجد بنی قُریظہ

بنو قریظہ کے محاصرے کے دوران یہاں
سرکارِ والا تبار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز ادا فرمائی تھی۔

تصویر: اگست ۱۹۹۸
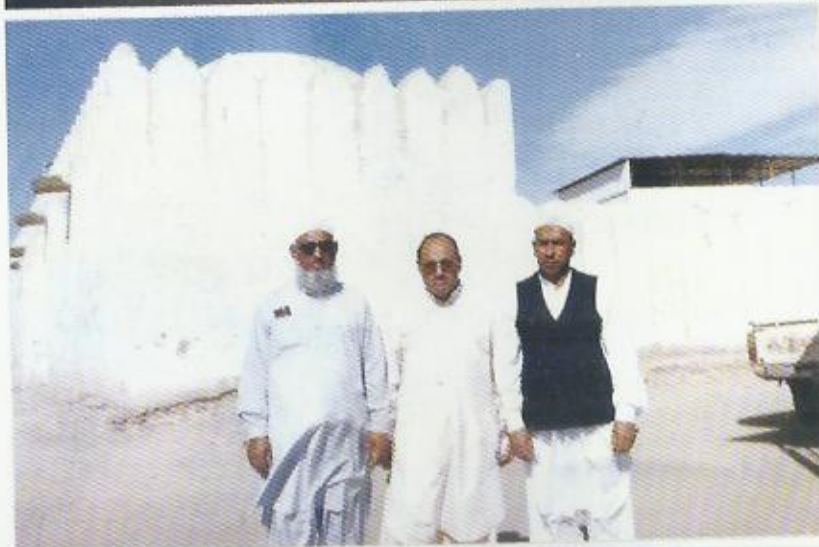
صحن مسجد۔ اگست ۱۹۹۸

محراب مسجد۔ اگست ۱۹۹۸

۲۷ فروری ۲۰۰۲ (منہدم مسجد)

۲۰ ستمبر ۱۹۸۳

آثارِ مدینہ
مدینہ منورہ کا تصویری البم
قدیم و جدید خیاباتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ
719 تصویریں
والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
راجا رشید محمود

آثارِ مدینہ

مدینہ منوّرہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

719 تصاویر

راجا رشید محمود

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

اشاعتِ اول:

شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

جولائی ۲۰۱۱ء

صفحات : ۲۵۶

طابع/ناشر: مدنی گرافکس ؒ (پرنٹرز پبلشرز) لاہور۔ پاکستان

ہدیہ

=/1592 روپے

=/75 سعودی ریال

=/40 امریکن ڈالر

تحقیق، تدوین، بعض تصاویر، شاعری:

راجا رشید محمود

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور۔ صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

چیئرمین "سید ہجویرؒ نعت کونسل" (محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب)

جنرل سیکرٹری مجلسِ سخن ؒ۔ معتمدِ عمومی انجمن خادمانِ اردو
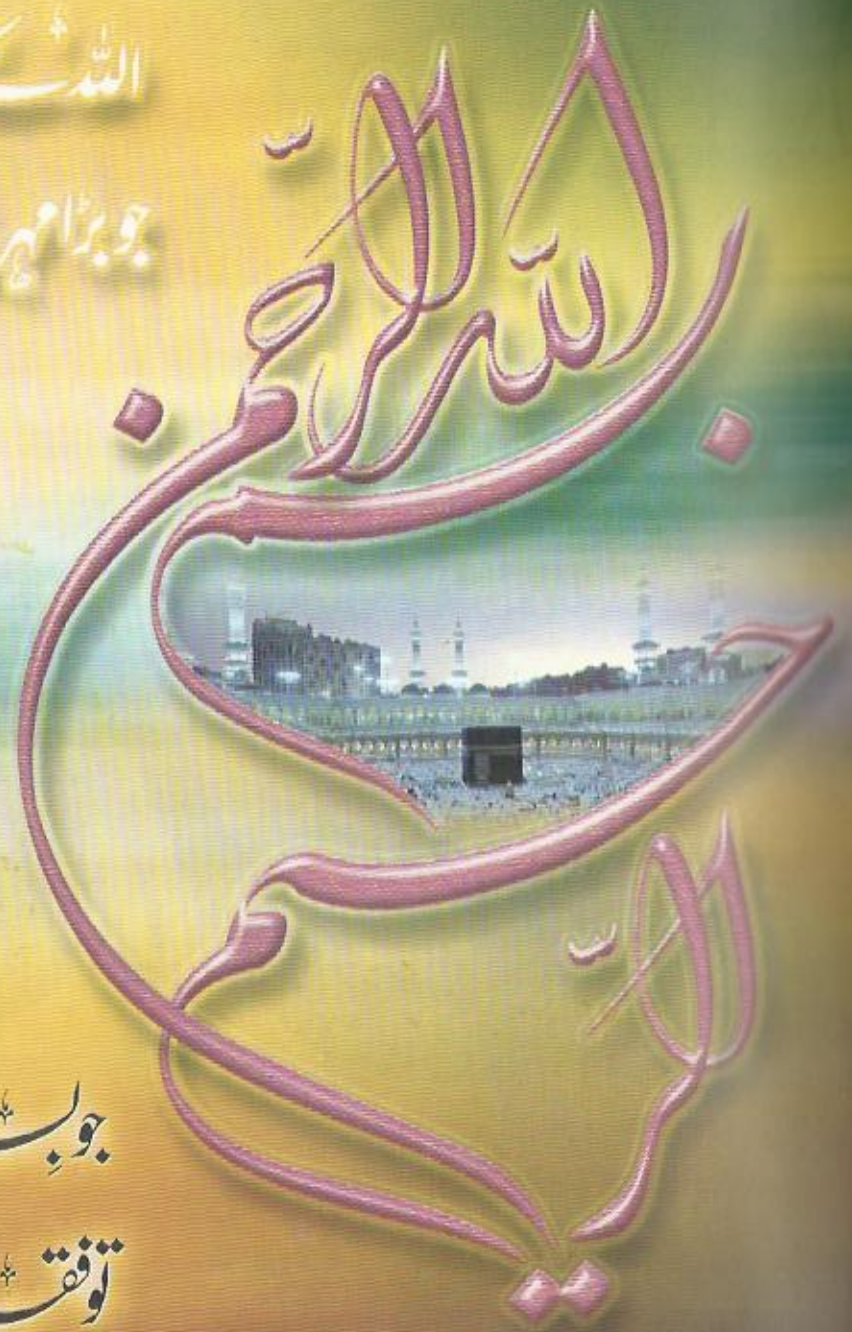
ڈیزائننگ، خطاطی، کمپوزنگ:

اظہر محمود

ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"۔ ڈائرکٹر "مدنی گرافکس"

ترتیب، انتظامِ طباعت و اشاعت:

راجا اختر محمود

ڈائرکٹر "مدنی گرافکس" (ڈیزائنرز، پرنٹرز، پبلشرز)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں
جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو بسمِ اللہ کہہ کر بات کی محمودؔ مومن نے
تو فقرہ فقرہ قولِ دانش و حکمت نظر آیا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم

آثارِ مدینہ

قبورِ آقا ﷺ و شیخینؓ کے گرد پنج گوشہ (چھت تک بند) دیوار پر آویزاں غلاف کی قریب سے لی گئی تصویر

حرفِ مؤلف

سعادتوں کے خواہش مند عقیدت کیشوں کے لیے شہرِ کرم مدینۃ النبی (ﷺ) کے شعائر و آثار کی نشان دہی اور زائرین کی متمنی نگاہوں کی رہنمائی نہایت اہم ہے۔ شہرِ حضور (ﷺ) کی جو مساجد اور دیگر عمارات منہدم ہو چکیں اور جو اہم آثار زیارت کے لیے موجود نہیں ہیں ان کی تاریخی حیثیت و اہمیت سے واقفیت تمام اہلِ ایمان کی ضرورت ہے۔

اس مقصد کے لیے مختلف زبانوں میں کئی کتابیں سامنے آئیں لیکن کہیں معلومات کا حصہ نہایت طویل ہے' کہیں تصویروں کے ساتھ صرف نام ہیں ضروری معلومات نہیں دی گئیں۔ بیشتر کتابوں میں ایک سی معلومات درج ہیں اور کئی مقامات کا ذکر نہیں ہو سکا یا ان کی تصاویر دستیاب نہیں ہوئیں۔ معلومات اور تصاویر کے حصول میں ہماری محنت کا عرصہ کم و بیش آٹھ سال پر محیط ہے۔ ان شاء اللہ بیسیوں بار کی حاضریوں والے اور دسیوں کتابوں سے معلومات کشید کرنے والے اربابِ عشق و اخلاص بھی اس البم سے کچھ نئی معلومات حاصل کر سکیں گے۔ اس سلسلے میں تگ و دو کی توفیق ہمیں رب کریم جل شانہ العظیم کے کرم اور حضور حبیب رب العلا علیہ التحیۃ والثناء کی رحمت سے ملی ہے۔ اسی لیے ہم ان کے حضور سر بخم رہتے ہیں۔

اس کام میں جو حضرات ہمارے مددگار و معاون رہے' ان میں محمد نواز کھربائی مدنی' اعجاز خورشید احمد مدنی' اصغر علی نظامی' محمد اسلم گجر ایڈووکیٹ' محمد ارشد اوچھی' عبد المجید خان مدنی' سجاد حسن (بحرین)' افتخار احمد حافظ قادری' غلام احمد قادری مدنی' محمد اشفاق بھٹی مدنی' ڈاکٹر کرنل (ر) راجا محمد یوسف قادری' محمد رضوان قادری ابن رفیع الدین ذکی قریشی' مظہر سلیم مجوکہ اور شاہ اسحان کے اسماءِ گرامی اہم ہیں۔ عزیزم اظہر محمود نے خطاطی' کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کی اور عزیزم راجا اختر محمود نے حسنِ طباعت و اشاعت کی ذمہ داری محبت سرکار (ﷺ) کے جذبے سے نبھائی۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اگر اس کتاب کے حوالے سے تحقیق اور ترتیب و تدوین' ڈیزائننگ یا ترتیب کے سلسلے میں ہماری کوئی کاوش قارئین و ناظرین محترم کو اچھی لگے تو میرے والدین اور میری بیگم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا فرمائیں اور یہ بھی کہ رب ذوالجلال جل وعلا میرے لیے مدینہ طیبہ میں موت اور جنت البقیع میں تدفین کے احکام جاری کرنے کا کرم فرمائے۔

(ر ر ر م)

انتساب

بقیعِ پاک میں مدفون

بزرگ ہستیوں کے نام

اِس گزارش کے ساتھ کہ مجھے بھی اپنے قریب جگہ دلوانے کی دُعا کریں

خدا بھی جانتا ہے، اس سے واقف ہیں پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بھی ○ مرا دفنِ بقیعِ پاک ہی مقصودِ واحد ہے

81 GRATIS

اجازة تدفين الفقيد

حيث أن الإجازة من الورثة القانونية لتدفين الفقيد المسلم من ضرورة الشريعة الإسلامية الغراء.

وحيث أن رغبة الفقيد يتحسن من الورثة تنفيذه.

أنه يعلن بأن السيد راجا رشيد محمود ابن راجا غلام محمد، أظهر منزل، ستريت رقم ٥/١٠، نيو شالیمار كولوني، ملتان رود، لاهور والـ... ونحن الموقعين ورثته القانونية.

أن السيد راجا رشيد محمود له رغبة كاملة في تدفينه بجنة البقيع بالمدينة المنورة في مجال وفاته بالمدينة المنورة.

ونحن الورثة راجا رشيد محمود نرى رغبة والدنا باحترام واهتمام بالغ ونحن نعتبر بأنه من واجباتنا أن نقوم بتكميل رغبته.

لهذا نحن الورثة القانونية للمذكور راجا رشيد محمود نسعد بمنح الإجازة لدفنه في مقبرة جنة البقيع بالمدينة المنورة.

١- أظهر محمود (ابن)

٢- اختر محمود راجا (ابن)

أظهر منزل، ستريت رقم ٥/١٠، نيو شالیمار كولوني، ملتان رود، لاهور - الباكستان

Bureau: AL-MUSTAFA
For Legal Arabic & English Translation Services
Anarkali, Lahore.

تدفینِ بقیعِ پاک کے سلسلے میں مصنف کا پاکستانی وزارتِ خارجہ اور سعودی سفارت خانے سے منظور شدہ وصیت نامہ

PAKISTAN 81 GRATIS 100 RS.

ONE HUNDRED RUPEES

PERMISSION FOR BURIAL OF DEAD BODY

Whereas permission of the legal heirs is a "Shariah requirement" for burial of the dead body of Muslim;

A N D whereas desire/will of the deceased is obligatory to be honoured by the legal heirs of the deceased so far as burial of his dead body is concerned;

It is therefore, declared hereby that *Raja Rasheed Mahmood Son of Raja Ghulam Muhammad* r/o Azhar Manzil, Chowk Gali No 5/10, New Shalimar Colony, Multan Road, Lahore (Pakistan) is our father and we the under-Signed are his legal heirs.

The said *Raja Rasheed Mahmood* has earnest desire to be buried, in case of his death at *Madinah al-Munawwarah*, in *Jannat al-Baqih*.

We the legal heirs of *Raja Rasheed Mahmood* have great respect and regard for the desire of our father and consider it our duty to honour his will/wish.

Wherefore, we the legal heirs of the said *Raja Rasheed Mahmood* hereby, give Permission for the burial of his dead body in *Jannat al-Baqih, Madinah al-Munawwarah*.

Sd/-
Raja Rasheed Mahmood
Azhar Manzil, Chowk Gali No 5, New Shalimar Colony, Multan Road, Lahore (Pakistan)

Sd/-
1- Azhar Mahmood (Son)
2- Raja Akhtar Mahmood (Son)

ATTESTED

لا اُقسِمُ بِهٰذا البَلَدِ
وَاَنتَ حِلٌّ بِهٰذا البَلَدِ
لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ﴿۲﴾
(البلد۔۹۰:۱،۲)
مجھے اس شہر کی قسم ۔اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں
مدینہ بنا عرشِ اعظم کا زینہ
سبب انت حل بھذا البلد ہے

والمدینۃ خیر لھم لو کانوا
اور مدینہ ان کے حق میں بہتر ہے اگر وہ جان
(صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب ترغیب الناس فی سکنی المدینۃ عند فتح
حدیثِ رسول ﷺ
وَالْمَدِينَةُ
خَيْرٌ لَهُمْ
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

مدینہ منورہ - سرزمینِ محبت

- ہر شہر، شہر ہے لیکن اپنے خاص نام سے پہچانا جاتا ہے۔
- دنیا میں البتہ ایک شہر ایسا بھی ہے جسے صرف ''شہر'' کہیں تو ہر رنگ، ہر نسل، ہر ملک کا مسلمان جانتا ہے کہ کس شہر کا ذکر کیا جا رہا ہے۔
- مدینہ شہر کو کہتے ہیں۔
- دنیا کی کوئی زبان بولنے والا بھی جب مدینہ کہتا ہے یا سنتا ہے تو اسے علم ہوتا ہے کہ مراد مدینۃ النبی (ﷺ) ہے۔
- یہی اک شہر تو ہے جو جائے امن و سکون ہے۔ جہاں جا کر واپس آنا روتے دھوتے ہی ممکن ہے۔ جہاں جا جا کر جی نہیں بھرتا۔
- مدینہ منورہ سرزمین محبت ہے۔ مومنِ اول تبع اول حمیری سے پوچھو یا آج کے کسی آلودۂ عصیاں نام لیوا سے، جواب یہی ملے گا۔
- مدینہ طیبہ کی کشش روحوں کے لیے ہے، طائرِ روح قفسِ جسد میں ہو یا اس قید سے رہائی پا چکا ہو، اس کے لیے جائے قرار یہی ہے۔ وہ یہاں کی مقناطیسیت کے اثر سے آزاد نہیں ہو سکتا۔
- روح قیدی کی صورت میں وہاں پہنچے تو جسم کو اس سرزمینِ محبت کا قیدی بنا دینا چاہتی ہے، انسان ایک بار وہاں سے ہو آئے تو بار بار وہاں جانے کے لیے تڑپتا ہے، صبح و مسا یادوں کی معیت میں دوری کے کرب جھیلتا ہے، قرب کی تمنا میں زبان کو درود و سلام سے لال رکھتا ہے۔
- یہ شہر عقیدتوں کا مرکز و محور ہے، محبتوں کا امین ہے۔
- یہ شہر ایثار و اخلاص کی سرزمین پر آباد ہے۔
- یہاں پہنچ کر انسان کا رواں رواں شدتِ عجز و ارادت سے سجدہ کناں ہو جاتا ہے۔
- یہاں سے بٹنے والی خیرات پر کائنات پلتی ہے۔
- شہر جو ہجرت کرانے والی ہستی کو بہت پسند تھا، جو ہجرت کرنے والی ہستی کا شہر کہلایا۔
- شہر جس کو حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مستقل معیت کا اعزاز عطا فرما رکھا ہے۔
- یہاں حاضری ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی۔
- حاضری..... جس سے دلوں کے علاقے مستحکم ہوتے ہیں۔
- رتجگے..... جن کے نشے میں اہلِ دل نیند کا تصور حرام جانتے ہیں۔
- نسبتیں..... جن کے حوالے معتبر ہیں۔
- زیارتیں..... جو عہد بہترین کے بہترین لمحوں کی یادگار ہیں۔
- فضاؤں میں رچی بسی خوشبوئیں، جن سے اربابِ بصیرت مشامِ جاں کو معطر کرتے ہیں۔
- یہاں سورج پہلے گنبدِ اخضر کو جھانکتا ہے، پھر قدمین کی طرف سے برآمد ہوتا ہے۔
- مرحبا وہ لوگ، جو اس تاک جھانک کے شاہد ہیں۔
- مرحبا وہ زائر، جو سعادتیں سمیٹنے میں ماہر ہیں۔
- اللہ اللہ وہ خوش مقدر، جو ان مظاہر کے لیے دل کی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں۔

ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھ
وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھ

جبل أحد
JABAL OHUD
جبل الرماة
مقبرة سيد الشهداء
النصر
AL NASR
البيعة
AL BAYAH
أحد
OHUD
الأوس
AL AOUS
العقيق
AL AQEEQ
الجامعة الاسلامية
ISLAMIC UNIVERCITY
مخطط الدفاع
AL-DEFFA SUBDEVISION
GIRLS COLLEGE
ABD AL SALAM STREET
جبل سلع
JABAL SILA
الخندق
AL KHANDAQ
الحرة الشرقية
الأنصار
AL ANSAR
طيبة
TEEBAH
الحرة الغربية
السلام
ALSALAM
الروضة
AL RAWDAH
الخلفاء
AL KHULAFAA
العوالي
AL AWALI
قباء
QUBAA
قربان
QURBAN
جبل جمة
JABAL JAAMAH
جبل غرابة
JABAL GHORABAH
PILGRIMS CITY
مدينة حجاج
جبل حبشي
JABAL HIBSHI
SHERATON HOTEL
SEVEN MOSQUES
SECOND RING ROAD

مدینہ منوّرہ کا نقشہ

احادیث مقدسہ میں سے شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ۹۹ نام پہلی مرتبہ جمع کیے گئے ہیں

شہرِ کرم مدینہ منوّرہ کے 99 اسمائِ مُبارکہ

ارض الله	الحبيبه	سيدة البلدان	غلبه	المحبوبه	المقر
الجابره	المحببه	المطيبه	السلقه	ارض الهجره	اكالة البلدان
الحرم	الشافيه	القاصمه	المحفوظه	المقدسه	دارالسنه
المحبه	المقدسه	ظباب	ذات الحجر	اكالة القرىٰ	حرم رسول اللهؐ
طابه	قرية الانصار	المحفوفه	الموفيه	دارالسلام	المحبوره
المقر	السلقه	ذات النحر	الايمان	حسنه	طيبه
قرية رسول اللهؐ	مدخل صدق	ذات النخل	دارالهجره	المحرمه	المكينه
دارالسنه	الباره	البلد	الخيره	العاصمه	
المباركه	مدينة الرسولؐ	دار الفتح			

جو کیے ہیں جمع پہلی مرتبہ محمود نے ○ ہیں ۹۹ نام شہرِ سرورِ کونین ﷺ کے

احادیث مقدسہ میں سے شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ۹۹ نام پہلی مرتبہ جمع کیے گئے ہیں

شہرِ کرم مدینہ مُنوّرہ کے 99 اسمائِ مُبارکہ

الدرع الحصينه	المحروسه	الناجيه	دارالسلامه	البره	بيت الرسول
الدار	العذراء	المومنه	المرحومه	البارہ	ذات الحرار
المختاره	نبلاء	تندر	الهذراء	جزيرة العرب	دار الابرار
العرا	قلب الايمان	المرزوقه	البره	طانب	المدينه
[illegible]	البلاط	يندر	الجنه	دارالايمان	العروض
[illegible] الحلال والحرام	مضجع الرسولؐ	البحيره	ظبابا	المسكينه	المكتان
[illegible]	النحر	الحصينه	قبة الاسلام	الغرا	المجبوره
مهاجر الرسولؐ	البحيره	الفاضحه	المسلمه	المطيبه	
المكنيه	مبدأ الحلال والحرام				

عکسِ شہرِ مُصطفٰی کو دیکھتے ہی دوستو ○ روح کی پوروں پہ اسمائے مدینہ کو پڑھو

مدینۃ النبی ﷺ کی فضیلت

کتبِ احادیث میں اپنائیت اور محبت کے اس دیار کی فضیلت میں بہت سی احادیث ملتی ہیں۔ آقا حضور (ﷺ) نے اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ شہر کو مکہ معظمہ کی طرح حرم قرار دیا۔ اس کے لیے دعا فرمائی۔ یہاں سکونت کی فضیلت بتائی' یہاں سے مستقلاً جانے کو ناپسند فرمایا۔ فرمایا کہ یہ شہرِ عزیز طاعون اور دجّال سے محفوظ رہے گا۔ اسے طیبہ اور طابہ کا نام دیا۔ یہاں کے پہاڑ (اُحد) کو جنت کا پہاڑ فرمایا۔ فرمایا کہ اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے' ہم اس سے محبت فرماتے ہیں۔ مسجدِ نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت بیان فرمائی۔ مُسندِ احمد اور جامع ترمذی میں ہے کہ جسے یہ توفیق نصیب ہو کہ مدینہ طیبہ میں اسے موت آئے تو وہ اسے ترجیح دے۔ یہاں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔

متفق علیہ حدیث پاک ہے: حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ معظمہ کو عطا فرمائی' مدینہ منورہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ ہر عالم (ﷺ) نے یہ دعائیہ کلمات کہے کہ اے اللہ! مدینہ کو ہمارے لیے مکہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ اس خطے کو صحت کا گہوارہ بنا اور یہاں کے ''صاع'' اور ''مد'' میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما۔

حدودِ حرمِ مدینہ

مشکوٰۃ المصابیح کے "باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالیٰ" کی پہلی حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ جبل عیر سے جبل ثور تک کا علاقہ میرا حرم ہے۔ اب جو اس حد بندی میں ترمیم کرے یا ترمیم کرنے والے کی مدد کرے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جبل ثور اور جبل عیر جنوب اور شمال میں پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

تصویر: ۲۰۱۰

جبلِ عیر

جبلِ ثور

آب و ہوائے طیبہ کو تکریم بخش دی
یثرب کو جب حرم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

بیتِ خدا سے کم نہیں بیتِ حبیبِ رب (ﷺ)
حرمت میں ہے یہ اس کے برابر، یقین کر!

۱۹۸۹

شہرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بھی حسیں، اس کے سبھی آثار بھی
یہ مقامِ امن بھی ہے، جائے استقرار بھی
ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھر کر
وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھر کر

مدینۂ طیبہ اور مرکزِ مدینہ

باادب، باملاحظہ، ہوشیار

یہ نکتہ بتاتا ہوں تجھ کو مجرّب
مؤدب رہا کر مدینے میں آ کر

تصویر: دسمبر ۱۹۹۷

طیبہ پہنچو، منزلیں سب معرفت کی مار لو ○ قریۂ محبت میں حاضری جونہی پاؤ
لوحِ محفوظِ طریقت پر ہے یہ لکھا ہوا ○ دیکھتے رہا کرنا مرکزِ مدینہ کو

مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تین مینار والی پرانی تصویر

مدینۂ منوّرہ - پرانی تصاویر

قریۂ محبت کی یہ قدیم تصویریں
طائرِ تصور کو سیر کیا کراتی ہیں

ہیں عماراتِ فلک بوس اب یہاں پر سیکڑوں
پہلے لیکن یہ حبیب کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شہر تھا

مدینہ منوّرہ۔ پرانی تصاویر

۱۹۱۲ کی محمد محی الدین حسین کی رپورٹ کے مطابق مدینہ طیبہ کے اردگرد فصیل تھی جو سلطان سلیمان بن سلیم نے ۱۵۳۲ء میں بنوائی تھی۔ عشاء کے بعد شہر کے سب دروازے بند کر دیے جاتے تھے۔ اگر کوئی قافلہ رات کو آتا تو رات بھر باہر قیام کر کے صبح اندر داخل ہو سکتا تھا۔

تصویر: ۱۹۱۲ء

تصویر: ۱۳۲۵ھ

مدینہ منورہ کے قدیم بازار اور گلیاں

قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللہَ

فَاتَّبِعُونِی

یُحبِبکُمُ اللہُ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران۔۳:۳۱)

آپ فرمادیجیے کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا

[illegible] کی اطاعت رب کی اطاعت سے مشتق محمود ہوئی ○ رازِ حقیقت کو کھوجو تو فاتبعونی اِفشا ہے

قُبّۂ اَخضر دستارِ زمیں

سب سے پہلے ۶۷۸ھ میں ملک منصور قلدون نے روضۂ اقدس پر لکڑی کے تختوں اور سیسے کی پلیٹوں سے گنبد بنوایا۔ ۸۸۶ھ میں ملک اشرف قایتبائی نے گنبد پر سفید رنگ کروایا۔ اسے "قُبّۃُ البیضاء" کہا جاتا تھا۔ ۱۸۳۷ء میں سلطان عبدالحمید نے اسے سفید کے بجائے سبز رنگوایا۔ گنبدِ اخضر ہر مومن کی نگاہوں میں بستا اور دلوں میں نور بکھیرتا ہے۔

[illegible] (ﷺ) کے دم سے ہے نظمِ کائنات
[illegible] سے قائم ہیں سبھی شادابیاں

[illegible] ہماری چشمِ گوہر بار نے دیکھا
[illegible] دیکھ لی ہم نے بھی رحمت کی گھٹا گویا

[illegible] تھی نبیوں کی کہ طیبہ مرجعِ کُل ہو
[illegible] (ﷺ) کا گنبدِ پُرنور دستارِ تمنا ہے

[illegible] لگا اُس روشنی میں گنبدِ خضرا
[illegible] مدینہ پہ جو آبِ چشمِ تر چمکا

[illegible] پاک (ﷺ) کے گنبد کا کیا نظارہ ہے
[illegible] تو رہی دیکھتی نظر منظر

[illegible] سرکار (ﷺ) کے گنبد نے بخشا
[illegible] کو خوش نمائی کا تصوّر

[illegible] سرکار (ﷺ) کا جب سے نظارہ کر لیا
[illegible] و اندوہ کا ہم نے مداوا کر لیا

[illegible] ہو کہ دیکھو نبی (ﷺ) کے گنبد کو
[illegible] کی طرح اپنی چشمِ تر میں رہو

گنبدِ خضرا

کھُبے جو قبۂ خضرا کا عکسِ محترم دل میں
تو خود کو بارگاہِ خالقِ کُل تک رسا کہیے

جیسے مطاف ہو یہ سب نوریوں کی خاطر
مجھ کو تو یوں لگا ہے آقا (ﷺ) کا سبز گنبد

میں مُلک میں تھا تو کیفیت انقباض کی تھی
جمالِ قبہ ہے وجہِ کشودِ دیدہ و دل

جب بھی خیالِ طیبۂ اقدس میں بند ہو
ہوتا ہے میری آنکھ پہ گنبد ہرا طلوع

میں جب سے دیکھ آیا ہوں نبی (ﷺ) کا گنبدِ اخضر
مقابل سبز کے، کیسے نہ ہر اک رنگ پھیکا ہو

بسا لایا نظروں میں قُبہ نبی (ﷺ) کا
میں یوں دیکھتا ہوں یہ منظر مسلسل

جب تک بہارِ قُبۂ خضرا نہ دیکھ لی
گلشن مری اُمیدوں کا نذرِ خزاں رہا

ہے قُبۂ حضور (ﷺ) کی شادابی مستقل
جو اور تازگی تھی، وہ تھی تارِ عنکبوت

مری نظریں ہیں یوں محوِ طوافِ گنبدِ خضرا
اسے تلخیص کہتا ہوں جہاں بھر کی بہاروں کی

اخضریت نور زا طیبہ میں آتی ہے نظر
اور بھی دیکھی کہیں تم نے ہری نورانیت؟

ہرے گنبد سے جس کو بھی تعلق تھا عقیدت کا
وہ بندہ امتحانِ حشر میں بھی سُرخرو نکلا

سبز گنبد دیکھنے کو کھولنا آنکھوں کو پھر
پہلے کِشتِ رُوح کو کر لے ہرا اچھی طرح

برکت ہے یہ سب گنبدِ اخضر کی، عزیزو!
جنت کی سڑک پر جو اشارے ہیں، ہرے ہیں

ہر بلندی ترے قدموں میں نظر آئے گی
پیشِ قُبہ جو جھکائے گا تو سر کو آ کر

جب کر ہی چکے گنبدِ خضرا کا نظارہ
سمجھو کہ چمک اٹھا مقدر کا ستارہ

دامانِ طلب اپنا، عزیزانِ گرامی!
پھیلایئے، وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

دستار ہری سر پہ رہی شہرِ کرم کے
یوں دُور مدینے سے کہیں دَورِ خزاں ہے

اپنی شادابیٔ تقدیر ضروری سمجھیں
ایک لمحے کو ذرا روضہ ہرا دیکھیں تو

اگر دل کی نظر سے دیکھنا ہو گنبدِ خضرا
نظر کے سامنے پھیلائی جائے شبنمی چادر

بیٹھا کوئی دیکھا نہیں روضے پہ کبوتر
نظّارہ عجب دیدۂ حیراں کے لیے ہے

رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضے کا خوشنما گنبد
ہے گویا کشتیٔ اُمت پہ بادبانِ شکیب

سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گنبد کی تصویرِ حسیں
میرے گھر میں ہے مرے گھر بھر کو چمکاتی ہوئی

نگاہیں ہوں مصفّٰی خواہشِ دیدار سے پہلے
وضو لازم ہے دیدِ قبۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ

- جس مقام پر کسی نبی کا اپنے رب تعالیٰ سے مستقل وصال ہوتا ہے نبی کو قیامت تک وہیں رہنا ہوتا ہے۔
- اگر مسجد اقصیٰ قبلہ رہتی تو سب نمازوں کی پُشت حضور حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی طرف رہتی۔
- خالق و مالک جل وعلا نے یہ بات پسند نہ فرمائی اور اپنے کعبہ کو قبلہ بنا دیا۔
- اب نمازیوں کا رُخ بارگاہِ حضور (ﷺ) (مرکزِ مسجدِ نبوی) کی وساطت سے کعبۃ اللہ کی طرف ہوتا ہے۔

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ
تصویر: ۱۹۹۰
۲۰۰۷
۱۱ نومبر ۱۹۹۳

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ
۲۰۰۸

تصویر ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲

۱۶ نومبر ۱۹۹۲

گنبد اور منارِ نُور

جب منارِ نُور و قُبّہ پر پڑے پہلی نظر ○ آنکھ کا سجدہ تو لوگو! تم سرِ منظر کرو

گُنبد اور منارِ نُور

اہلِ محبت کے لیے قُبّۂ خضرا اور منارِ نور لازم وملزوم ہیں اور حضورِ پُرنور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضۂ اقدس کی شناخت ان دونوں سے ہوتی ہے۔

زدہ ہے مینارِ پاک ان کا
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گُنبد گویا کُلاہِ طیبہ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی درخشانی ہے
ہے نور فزا چہرۂ زیبائے حجاز

و مینارِ مدینہ کا ثناگر
ہمراہ جو ہے طُرّۂ انوار

ہے منار نور طُرّے کی طرح
ہے دستارِ رفیع المرتبت

میں نے قُبّہ و مینارِ نور کو
دل میں اُنس کے نقشے جما دیے

اس پر درودؔ طیبہ کی جو سبز ہے کلاہ
مینارِ نورؔ طرۂ دستار کو سلام

جب نظر پہلی پڑی تھی گُنبد و مینار پر
آنکھ کے رستے سے وہ تصویر دل میں آ گئی

نظر جو قُبّہ و مینارِ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پڑی میری
بصیرت ہو گئی وافرؔ بصارت ہو گئی سیدھی

جب منارِ نُور و قُبّہ پر پڑے پہلی نظر
آنکھ کا سجدہ تو لوگو! تم سرِ منظر کرو

روح کی صحت کی خاطر چاہیے محمود کو
مُصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گُنبد و مینار کی آب و ہوا

قد جاءکم من اللہ نور وکتٰب مبین

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ

(المائدہ-۵:۱۵)

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

نبی (ﷺ) کو یہاں بھیجنے کے عمل میں ○ ہے حق تعالیٰ من اللہ نور

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب۔۳۳:۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام

اُمت کی مغفرت کے لیے جو کیا گیا ○ وہ فیصلہ ہے صلوا علیہ وسلموا

بارگاہِ سرورِ کائنات ﷺ کے دو دلفریب منار

منارِ نُور (رئیسیہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۸۸ تا ۹۱ھ کے دوران پہلی مرتبہ مسجدِ نبوی (ﷺ) کے چاروں کونوں پر چار منار تعمیر کرائے۔ ان میں سب سے بڑا منار "منارہ رئیسیہ" ہے جو گنبدِ روضہ حضور (ﷺ) سے متصل ہے۔ اشرف قایتبائی نے تین مرتبہ (۱۴۸۴ء، ۱۴۸۶ء، ۱۴۹۰ء میں) اس منار کی تجدید و تعمیر کرائی۔ اس میں سنگ موسیٰ استعمال کیا گیا ہے۔ پانچ سو سال سے یہ منار یہاں موجود ہے۔

قریب گنبدِ اخضر جو اک مینارِ روشن ہے
فیض ہے دید منارِ نورِ سرور (ﷺ) کا فقط
"رئیسیہ" یہی ہے تذکرہ جب ہو مناروں کا
میری آنکھوں میں جو اُتری شبنمی نورانیت

منارِ نورِ پیمبر (ﷺ) پہ جب نظر ٹھہری
اکتسابِ نور کی خاطر مدینے کو چلو
تو گویا اوڑھ لیا روشنی کے ہالوں کو
ہے منارِ نورِ آقا (ﷺ) پُرضیا آٹھوں پہر

منارِ رحمت

۱۳۰۹ء میں سلطان ناصر محمد ابن قلادن کی تجدید و تعمیر کے بعد سے اب تک یہ منار اسی جگہ موجود ہے۔ اسے منارہ باب السلام بھی کہا جاتا ہے۔

نظر مینارِ رحمت پر پڑی ہے
ہمارا دیکھنا کیا پوچھتے ہو

جو آقا (ﷺ) کے مینارِ رحمت سے پھوٹا
دلوں میں اسی نور نے روشنی کی

ہو گا طے یوں قربِ حق کا مرحلہ اچھی طرح
پیشِ روضہ اپنی گردن کو جھکا اچھی طرح

ہمارا دیکھنا آقا ﷺ کے روضے کو ہے یوں گویا
نظر کے راستے سے قلب میں ٹھنڈک اتر جانا

پیشِ روضہ جب زباں محمودؔ کی ہوتی ہے گُنگ
بولتی ہے روح اس کی' سر جھکاتا ہے ضمیر

زمانے بھر کی کوئی چیز کیا مخفی رہے اُن سے
ٹکی رہتی ہے جن لوگوں کی روضے پر نظر پیہم

روضۂ سرکار ﷺ کی سبزی کو آنکھوں میں بسا
مزرعِ قسمت ترا شاداب تر ہو جائے گا

جاتے جاتے چشمِ احقر کی بصارت رُک گئی
روضۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا ہے منظر دلیل

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت
کا دیدہ زیب منظر

مرکزِ مدینہ
پہلے یہ تصویر آئی ہی نہ ہوگی سامنے
مسجدِ سرکار ﷺ کا نایاب منظر دیکھ لو
محمد نواز مدنی

مسجدِ نبوی ﷺ
مرکزِ طیبہ بقیعِ پاک اور شہرِ نبی ﷺ
سامنے تصویر کی صورت میں آتے ہیں نظر
۲۰۰۲
ہے بقیع کی جنت مصطفی (ﷺ) کے قدموں میں
جس جگہ پہنچنے کی دل میں ہیں تمنائیں

مسجدِ نبوی ﷺ

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد میں بہر سجدہ تو پہنچے
مکاں ہو سامنے لیکن نظر تیری مکیں پر ہو

رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد میں کیسے بار پائیں گے
نماز عشق جو کرتے رہے اپنی قضا پیہم

مسجدِ نبوی ﷺ

مسجدِ نبوی ﷺ

گوشۂ مسجدِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) پائیں
تو اسے اپنے لیے باعثِ راحت سمجھیں

گھوما پھرا میں طیبہ کی سڑکوں پہ بھی، مگر
مسجد میں ان (ﷺ) کی، قلب مرا معتکف رہا

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کے مناظر {1}
گھیر لیتا ہے سرور و کیف روح و قلب
مسجدِ سرکار (ﷺ) کی چھت کا نظارہ
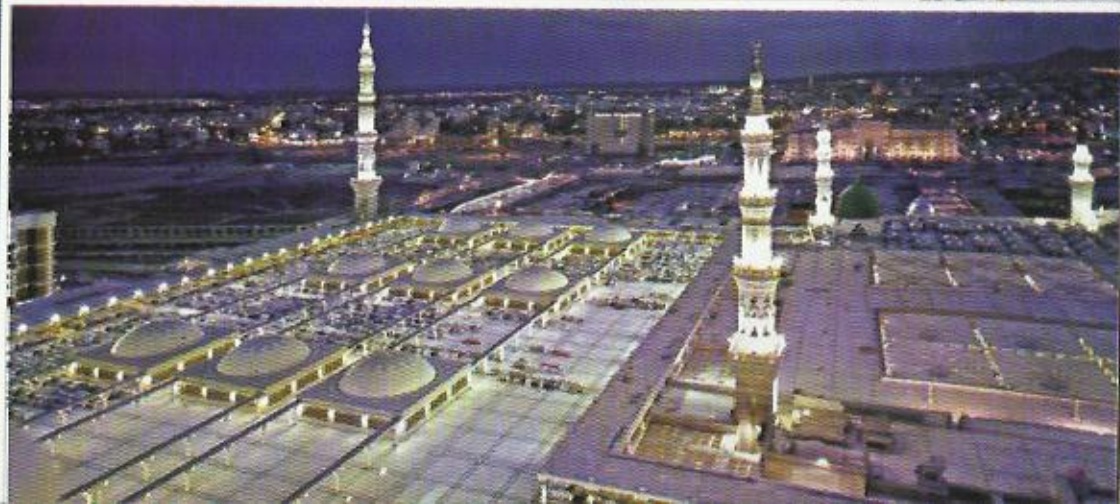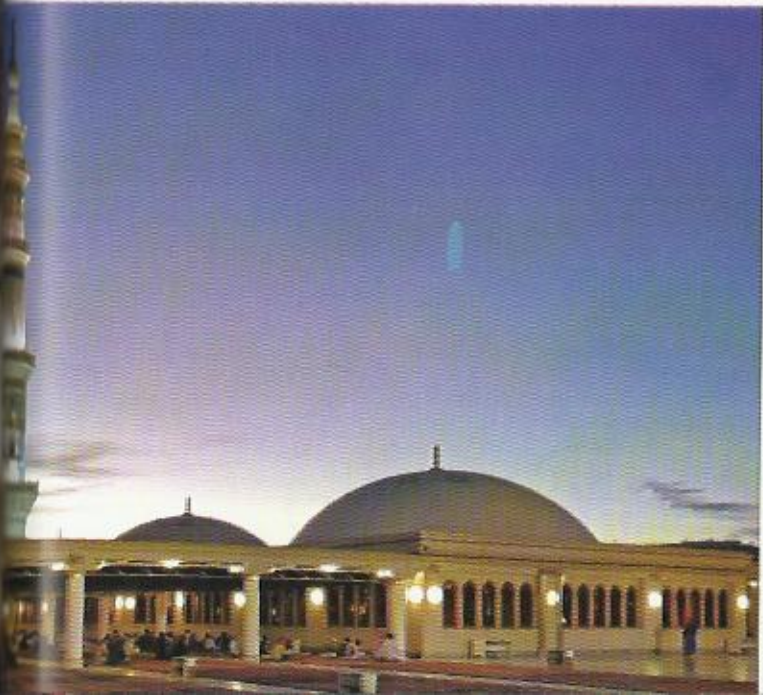
مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کے مناظر {۲}
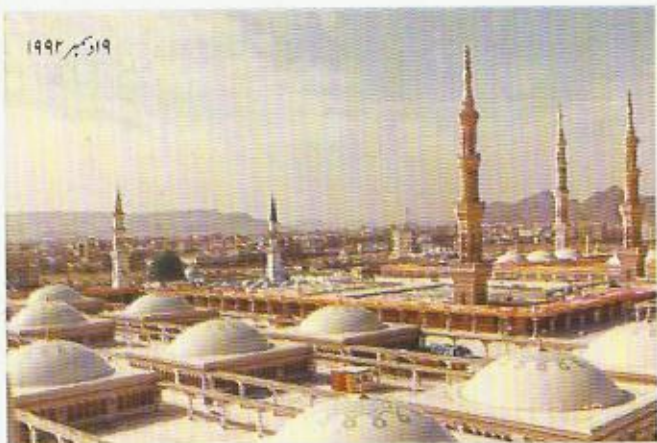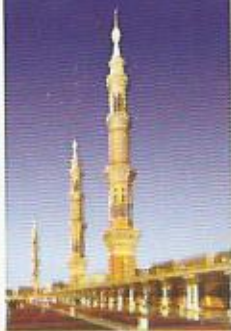
آثار مسجد منارتین

وادیٔ عقیق کے راستے میں یہاں حضور (ﷺ) نے نماز ادا فرمائی۔ اب یہ منہدم مسجد صرف چند پتھروں کا مجموعہ ہے۔

تصاویر: ۳ مارچ ۲۰۰۲

فالذین اٰمنوا به

وعزروه

ونصروه واتبعوا النور الذی
انزل معه اولٰئک هم المفلحون

فالذین اٰمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا
النور الذی انزل معه اولٰئک هم المفلحون
(الاعراف۔ ۷:۱۵۷)

تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی
پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوں گے

مومنوں پر فرض ہے الفت نبی پاک (ﷺ) کی
اس پہ اک ارشاد مالک برملا ہے عزروہ

سبعہ مساجد

جہاں جنگِ خندق کے موقع پر
سالاروں کے خیمے تھے
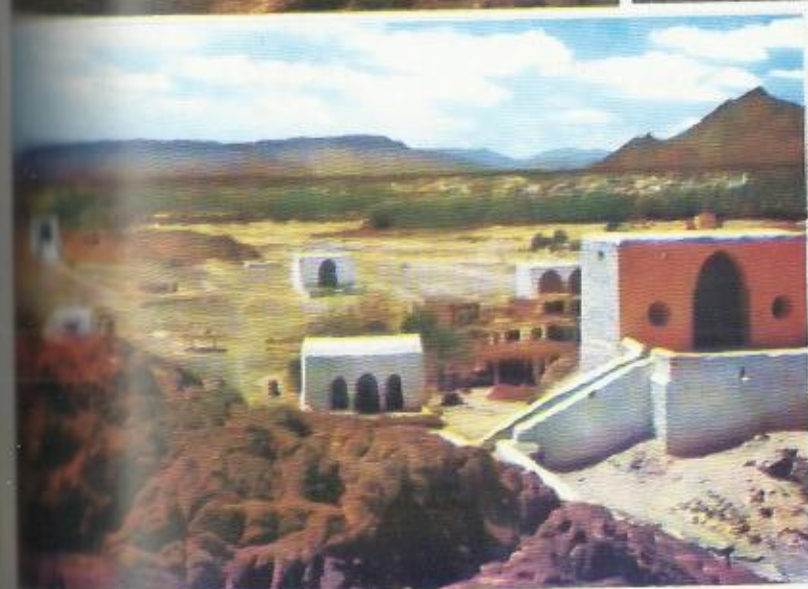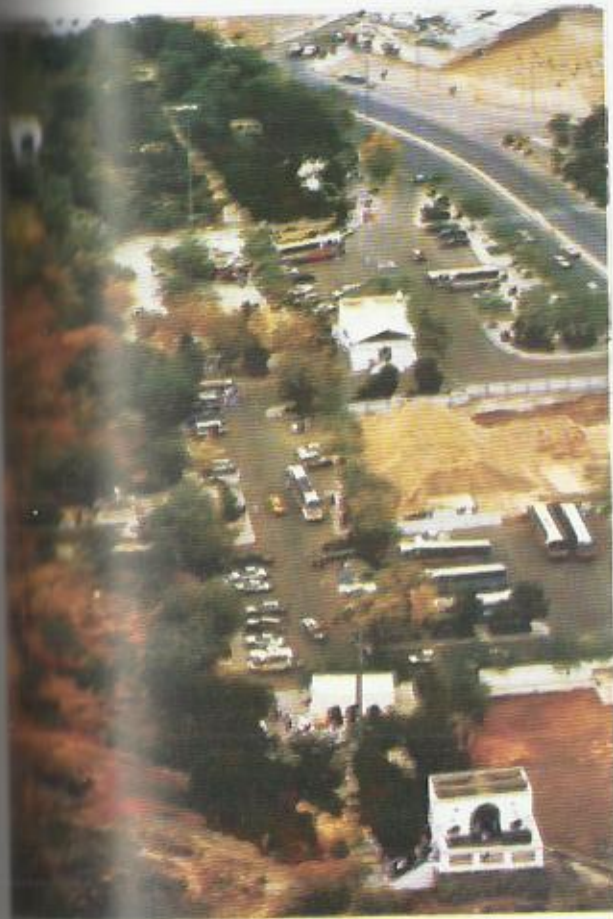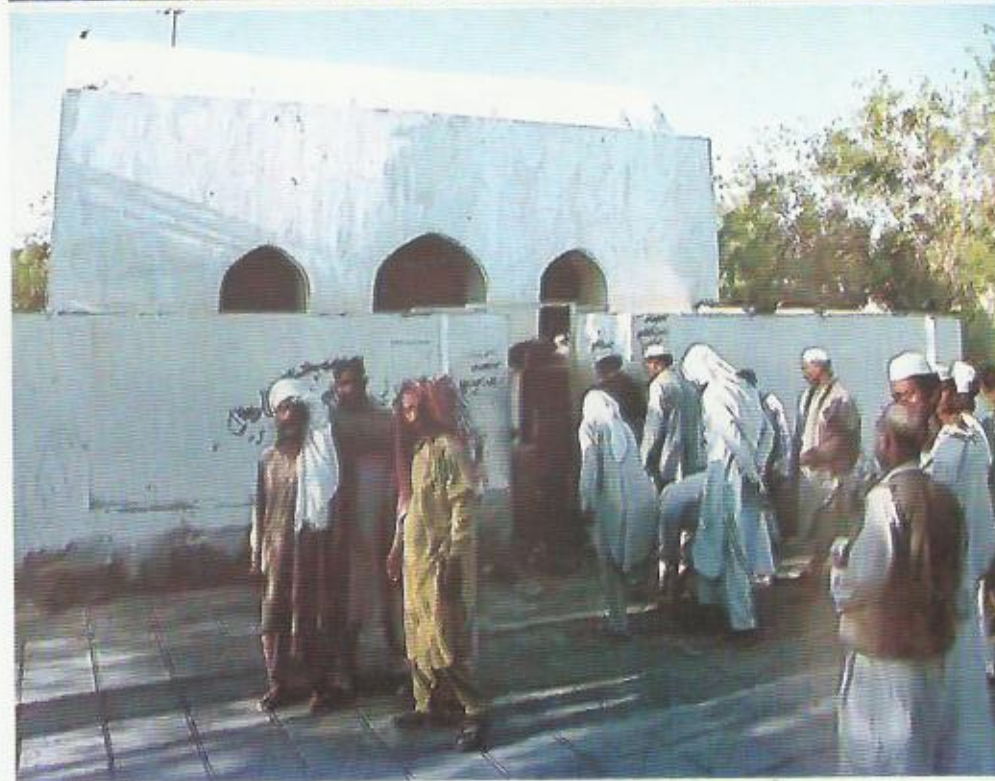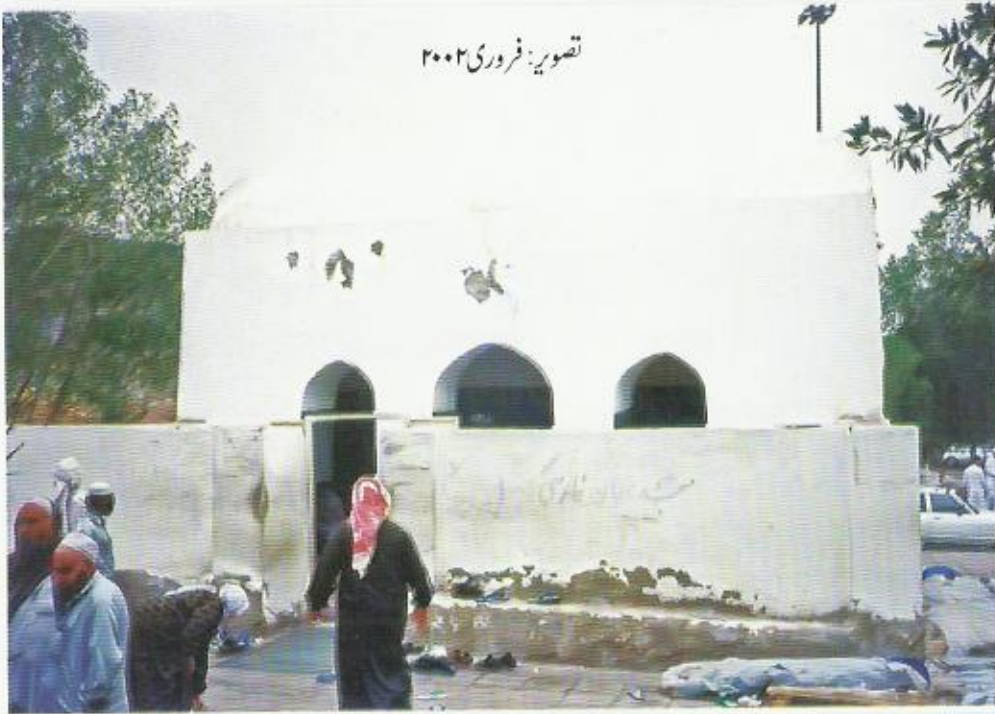
مسجدِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

اگست ۱۹۹۸

آپؓ کی تجویز پر کھودی گئی خندق یہاں
آپ کا خیمہ جہاں تھا' بن گئی مسجد وہاں

موقعِ خندق پہ خیمے کی جگہ پر بن گئی
مسجدِ سلمانِ فارسیؓ (جو تھے اہلِ بیت سے)

تصویر: فروری ۲۰۰۲

مسجدِ فتح / مسجدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقامِ جنگِ خندق پر سپہ سالارِ اعظم حضور رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خیمے کی جگہ پر بنائی ہوئی مسجد۔ جو دعاؤں کی قبولیت کی اہم ترین جگہ ہے کیونکہ یہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دُعا قبول ہوئی تھی اور کفار کو بھاگنا پڑا تھا۔ اسے مسجد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، مسجد الاحزاب اور مسجد الاعلیٰ بھی کہا جاتا ہے۔

یہ مسجد جبل سلع سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ مجھے جب کوئی ضرورت ہو، میں اس جگہ آ کر دعا کرتا ہوں، خدائے قدوس اسے قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے۔

جنگِ خندق میں رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کی جو دعا
رب نے اس سے لشکرِ کفار کو پسپا کیا

یہاں پر جنگِ خندق میں تھا خیمہ سرورِ کل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
دعائیں کرنا اِس جا، چاہتے ہو گر قبولیت

قدیم تصویر

قدیم تصویر

اگست ۱۹۹۸

مسجدِ فتح / مسجدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
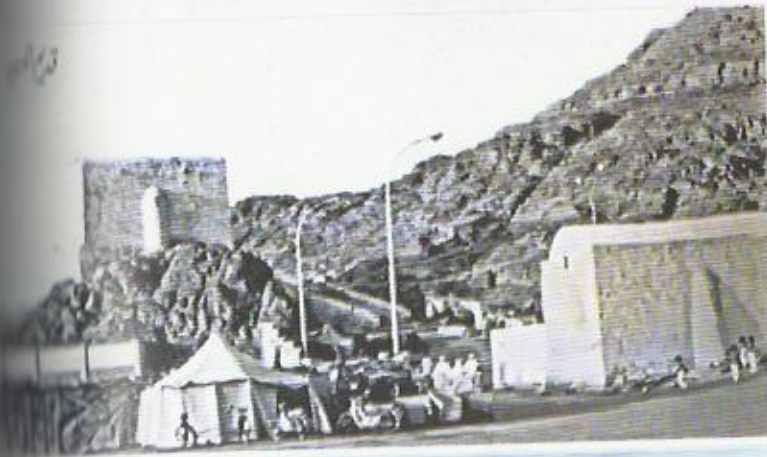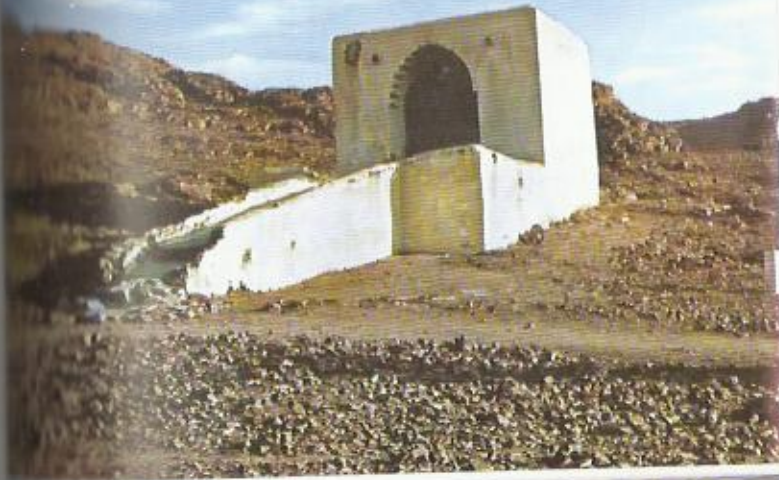
قدیم تصویر

۲۷ فروری ۲۰۰۲
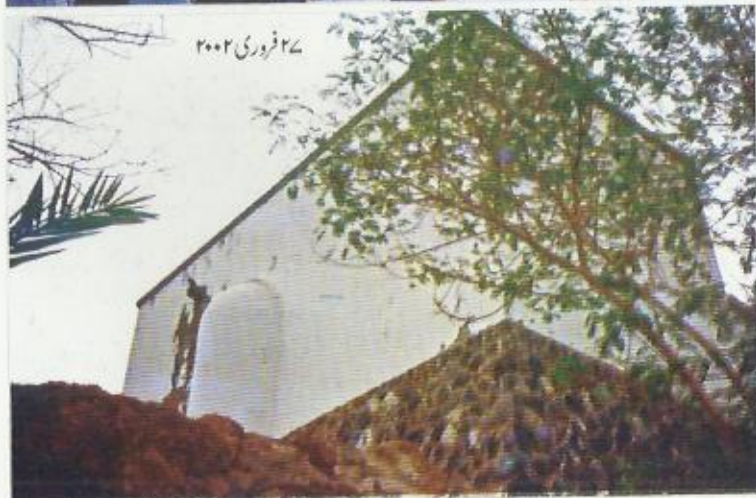
مسجدِ علی رضی اللہ عنہ

جنگِ خندق میں جہاں پر تھے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
ترک سلطانوں نے یہ تعمیر کی مسجد وہاں
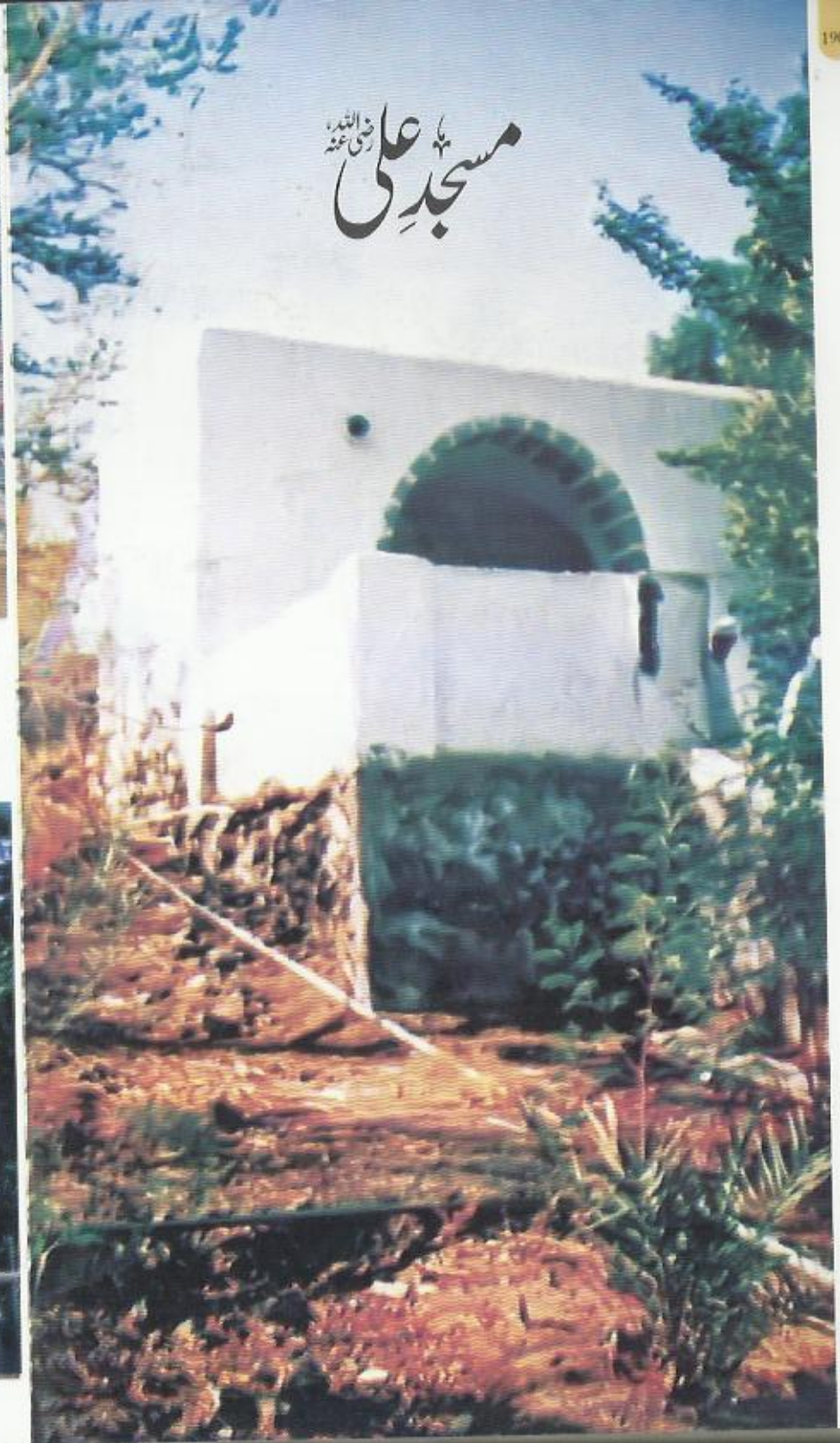
مسجدِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

ک خندق کے موقع پر یہاں سیدہ فاطمہؓ کا خیمہ تھا جہاں ترکوں نے
جد بنادی تھی۔ سبعہ مساجد میں سے سب سے پہلے یہی مسجد ڈھائی گئی۔
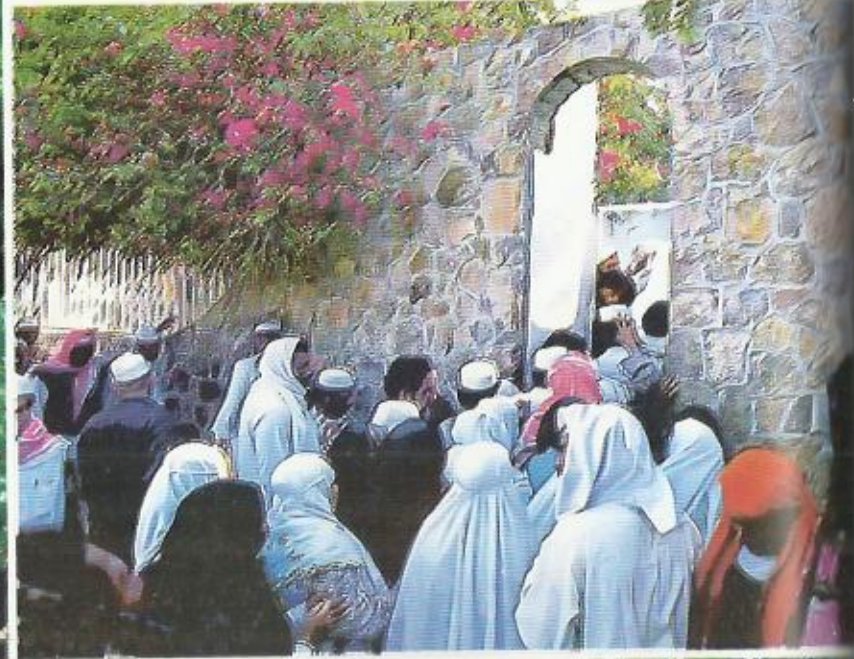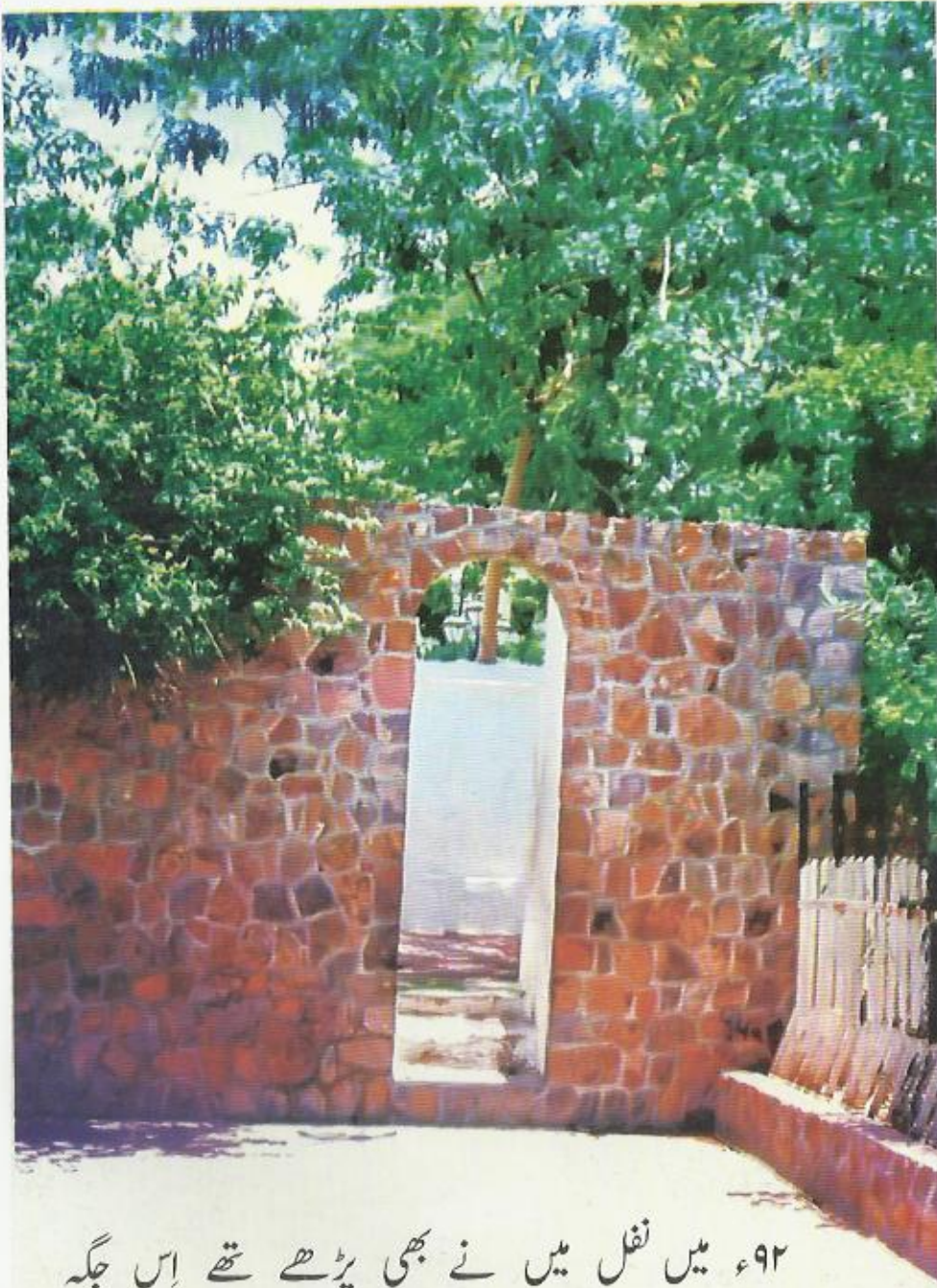
۹۲ء میں نفل میں نے بھی پڑھے تھے اِس جگہ
بعد میں ڈھا دی گئی یہ مسجدِ بنتِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جنگِ خندق کی یادگار - نئی مسجد
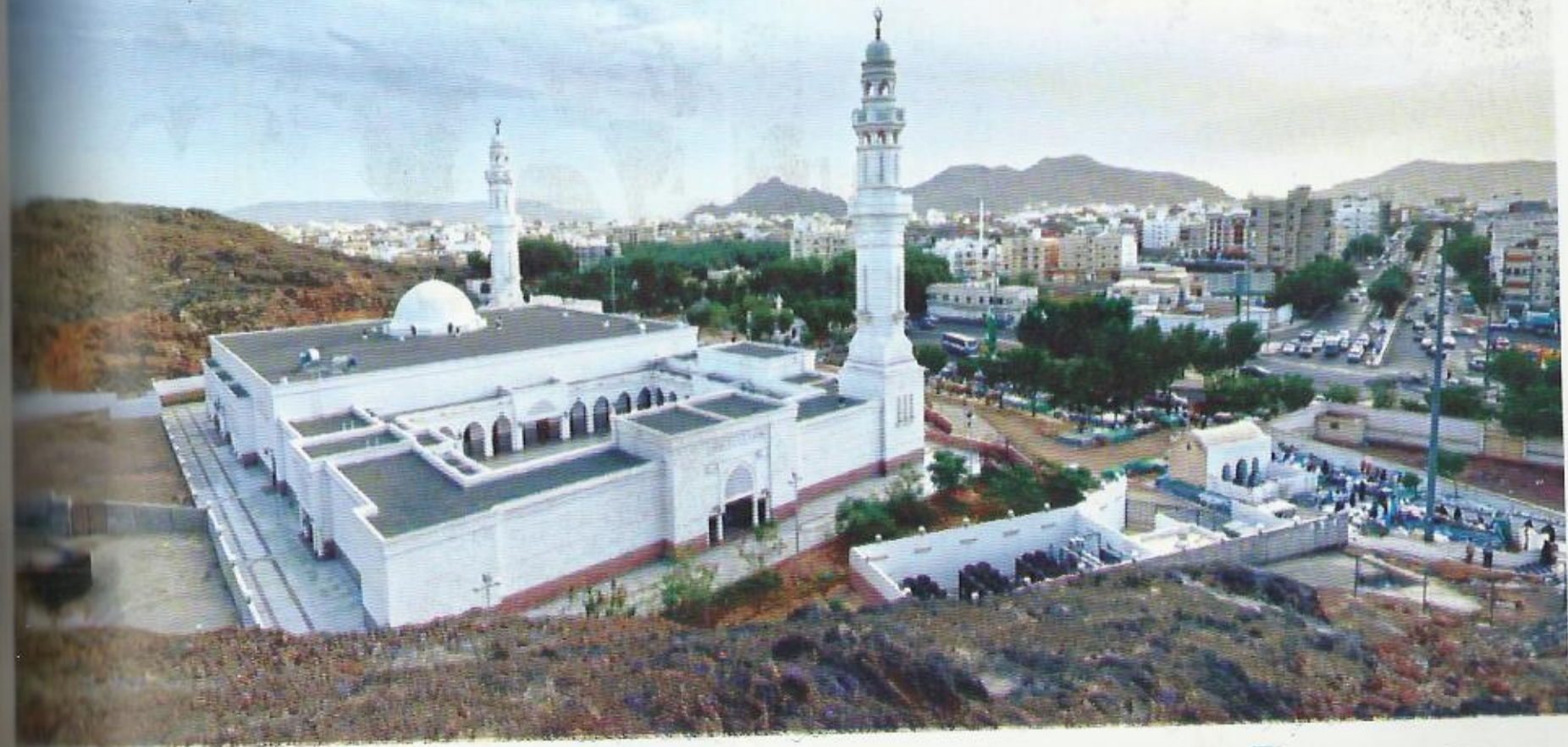
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵﴾

(المائدہ۔۵:۱۵)

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف
سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

کرے دور محمود سب ظلمتوں کو
ہمارا بھروسا من اللہ نورٌ

جبلِ اُحُد

جنت کا پہاڑ

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا۔ ''یہ جنت کے دروازے پر ہے۔ یہ ہم سے محبت کرتا ہے ہمیں اس سے محبت ہے''۔

اُحد سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا محبوب بھی ہے اور محب بھی ہے
محبت کیوں نہ ہو آخر ہمیں کہسارِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے

جو ہے محبوب و محبِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) رشیدؔ
ہے اُحُد اک ایسا کہسارِ رفیع المرتبت

آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھتی ہیں جبلِ اُحُد کو
اک جنتی کہسار ہے اور دیدۂ حیراں

میں گیا جبلِ احد تو وصل ساماں ہو گئی
پہلے جو تھی ہجر ساماں میری حسِ لامسہ

بنوں مثلِ اُحُد جنت کا باسی
پڑے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ٹھوکر کسی دن

۱۹۹۳
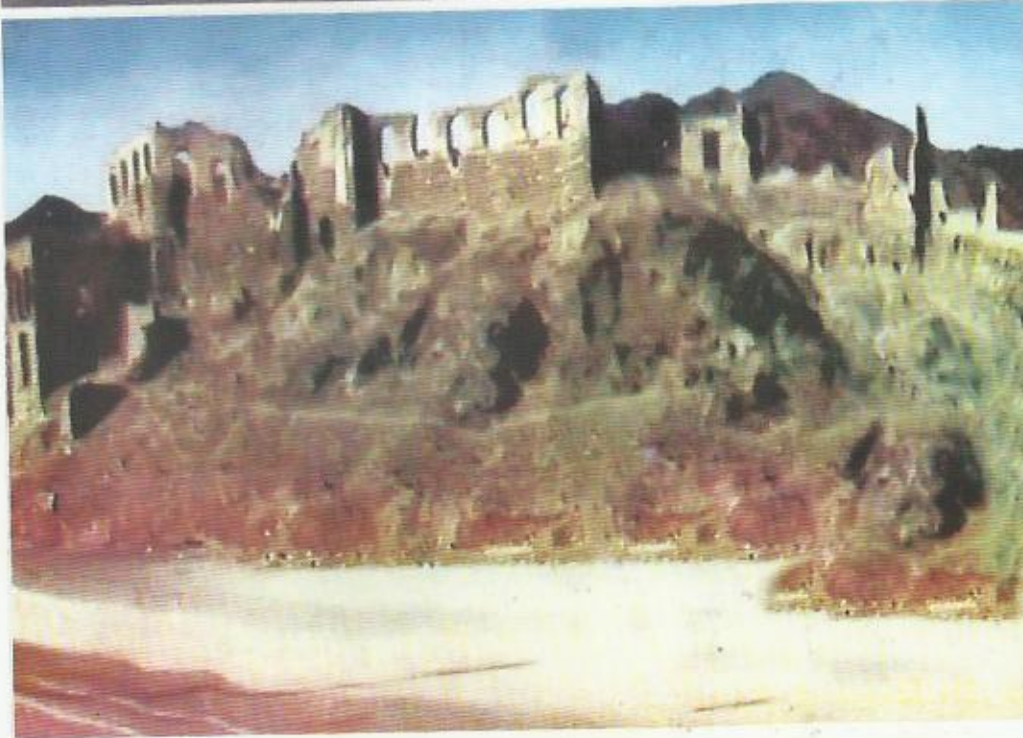
جبلِ رماۃ / جبلِ عینین

جنگِ اُحد میں تیر اندازوں کی ڈیوٹی یہاں لگائی گئی تھی۔ اور ان کی ذرا سی بے احتیاطی نے دشمن کو ادھر سے حملہ آور ہونے اور ستر صحابہؓ کو شہید کر دینے کا موقع دیا۔ یہاں حضور آقا و مولا (ﷺ) نے ظہر کی نماز پڑھی تھی۔ اب یہاں ترکوں کی بنائی ہوئی مسجد بھی شہید ہو چکی ہے۔
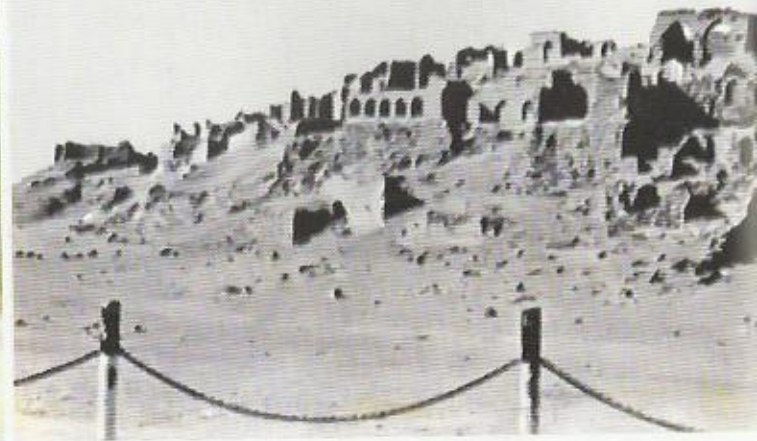
غارِ اُحُد/غارِ استراحہ
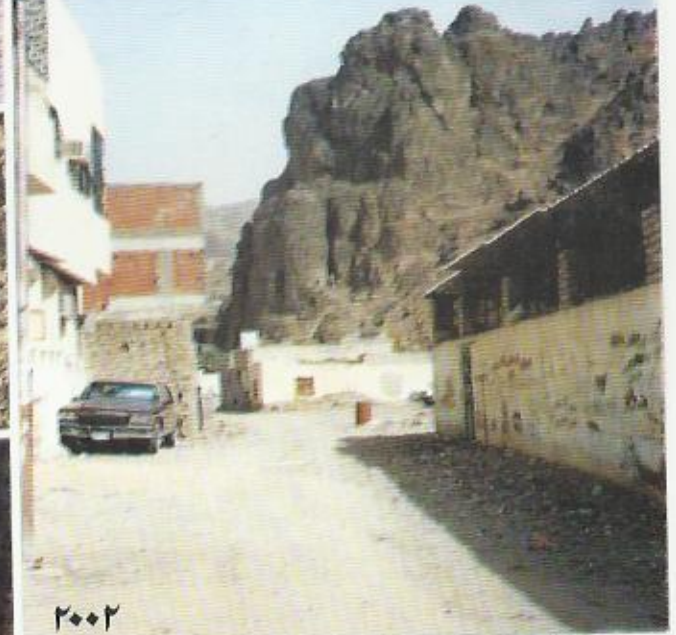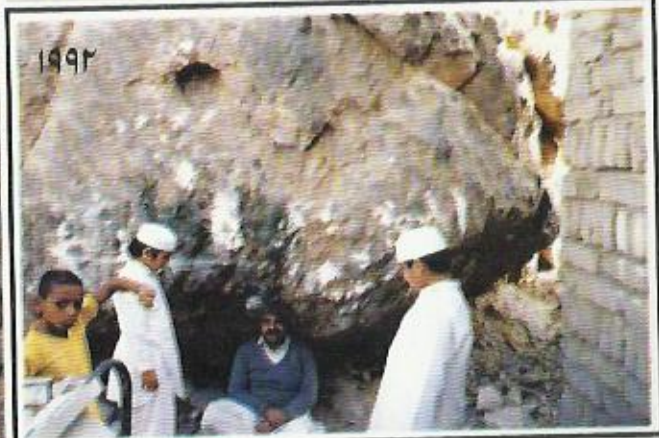
حضور (ﷺ) کے سرِ مبارک کا نشان ۔ اوپر حضرت علیؓ کی ڈھال کا نشان ہے

پھر دھیان میں آیا سرِ آقا (ﷺ) کا حسیں نقش

پھر ذہن نے باندھا اسی پتھر کا تصور
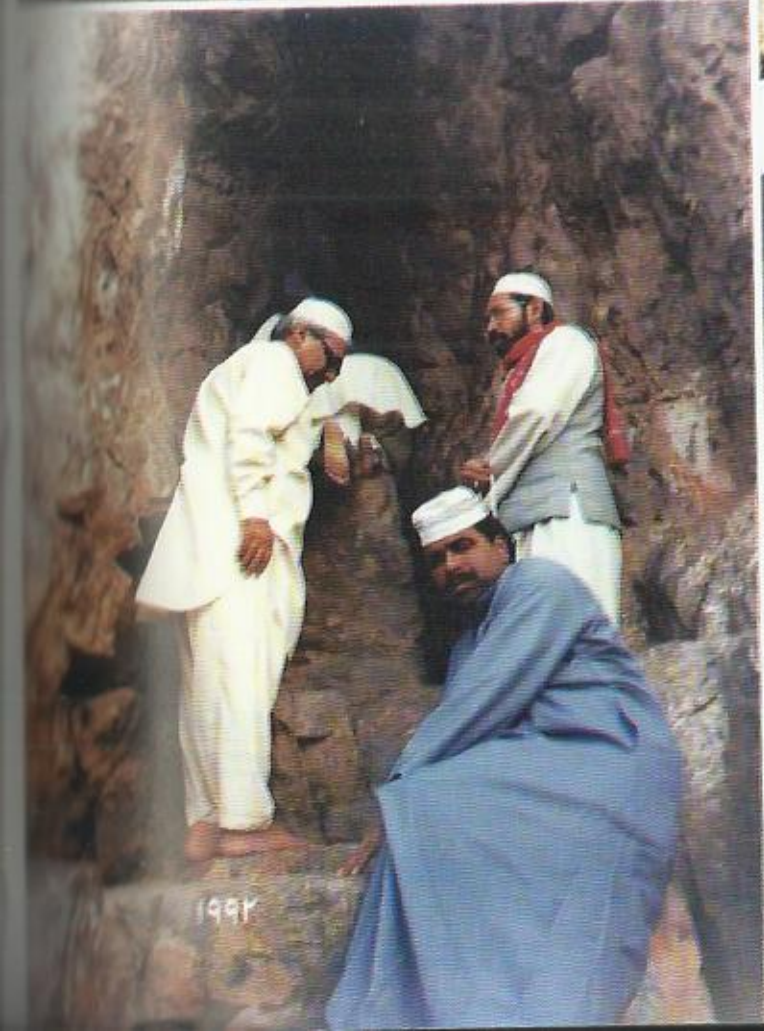
۲۰۰۲

جبلِ سلع

سبعہ مساجد کے ساتھ
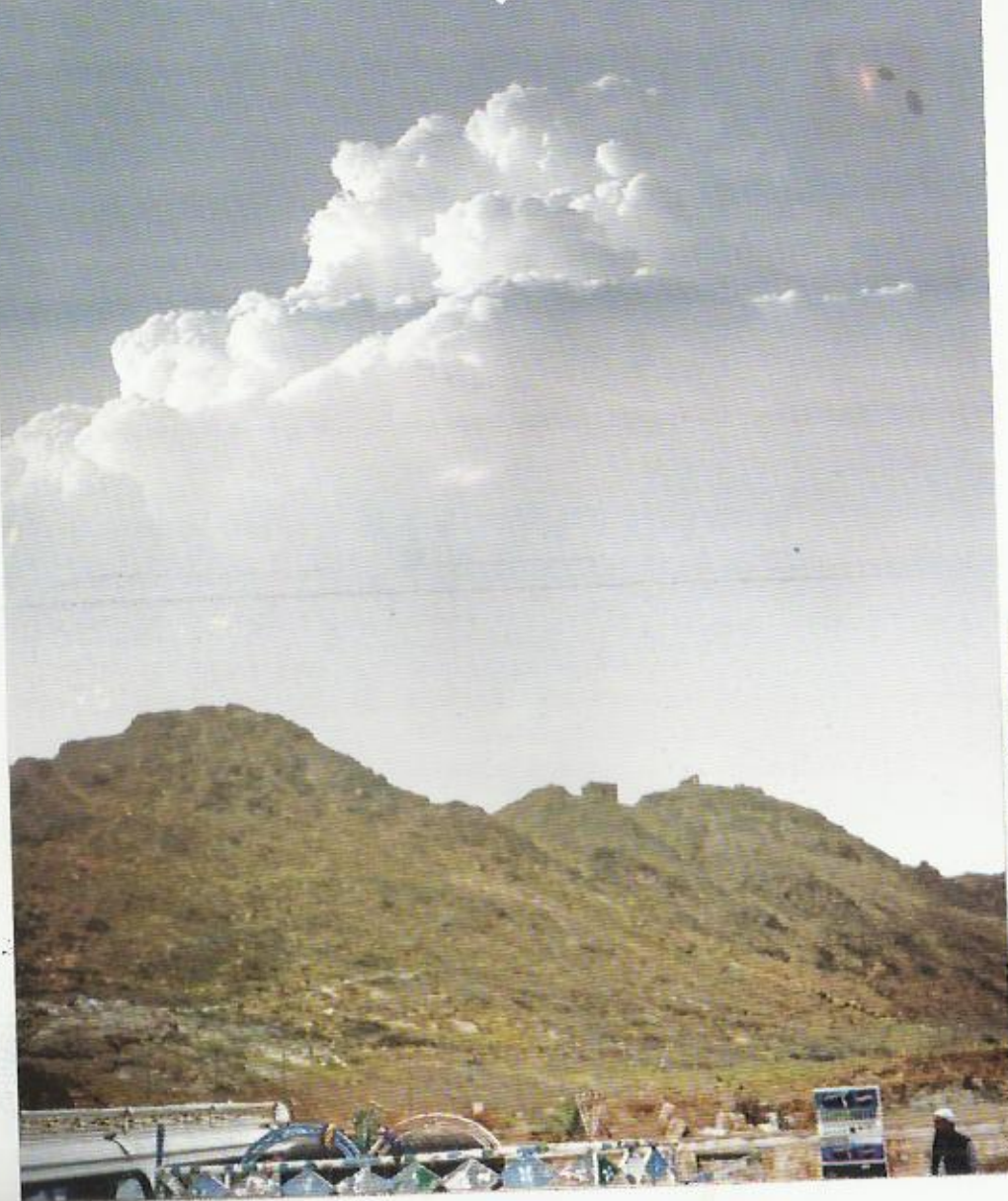
غارِ سجدہ

اسے غار بنی حرام بھی کہتے ہیں۔

جنگِ خندق کے مقام سے قریب، جبلِ سلع کے درمیان سے ذرا بائیں طرف واقع اس غار میں حضور شفیع المذنبین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین دن سجدے میں رہے۔
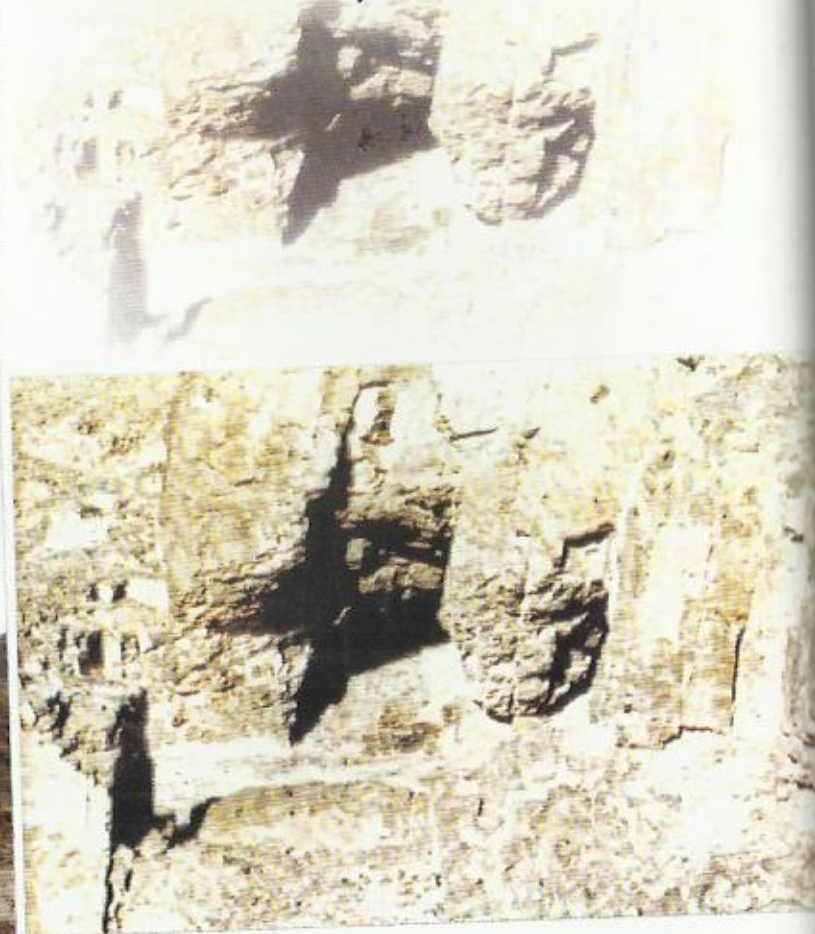
مزارِ سیّد الشہدا رضی اللہ عنہ / بارگاہِ سیّد الشہدا رضی اللہ عنہ

(مدینۂ پاک کے روحانی گورنر کی آرام گاہ)

حضور (ﷺ) کے چچا اور رضاعی بھائی، مدینۂ کریمہ کے روحانی گورنر حضرت شیبۃ الحمد امیر حمزہ، حضور (ﷺ) کے یثرب کے لیے پہلے سفیر حضرت مصعب بن عمیر، حضور (ﷺ) کے پھوپھی زاد حضرت عبداللہ بن جحش (رضی اللہ عنھم) اور دیگر شہداءِ احد کے مزارات۔ عامۃ المسلمین یہ سمجھتے ہیں کہ سب شہداءِ احد اسی چار دیواری میں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ سڑک کی دوسری طرف بھی کچھ قبریں موجود ہیں۔

چرخ پامردی پہ یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا
"شیبۃ الحمدؒ ابن عبدالمطلب، شیرِ خدا"

حمزہؓ اور ابنِ جحشؓ کے ساتھ ہیں سوئے ہوئے
ساتھ انھی کے، خود شہادت پا کے مصعب بن عمیرؓ

مزار سید الشہدا رضی اللہ عنہ

قدیم تصویر

۲۰۱۰
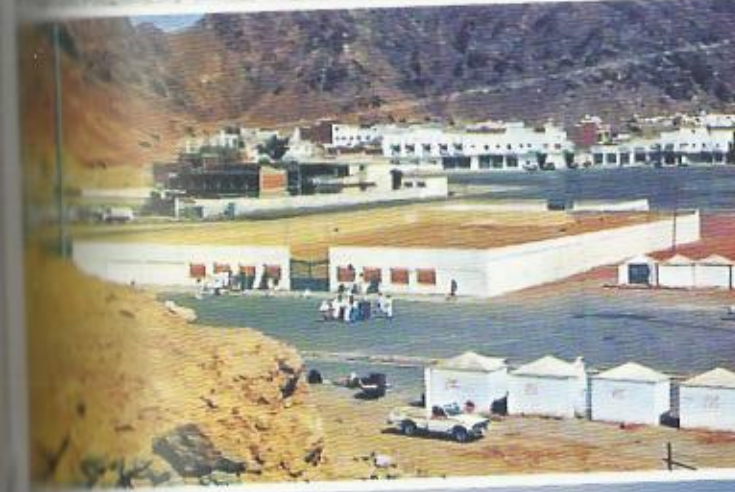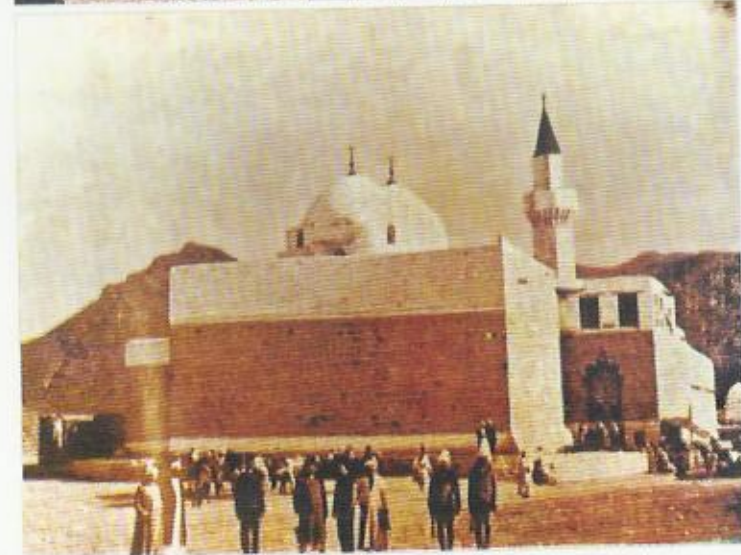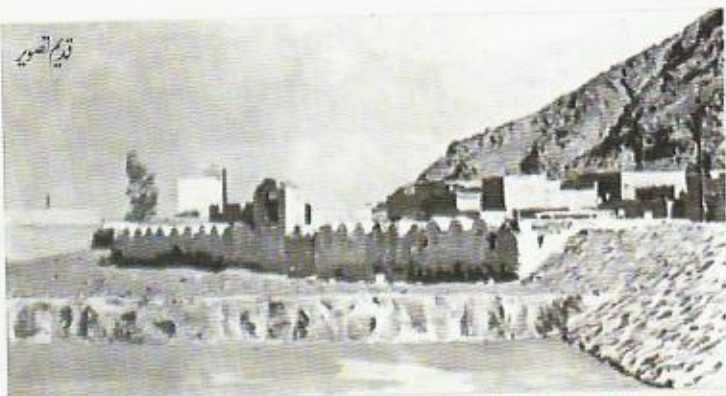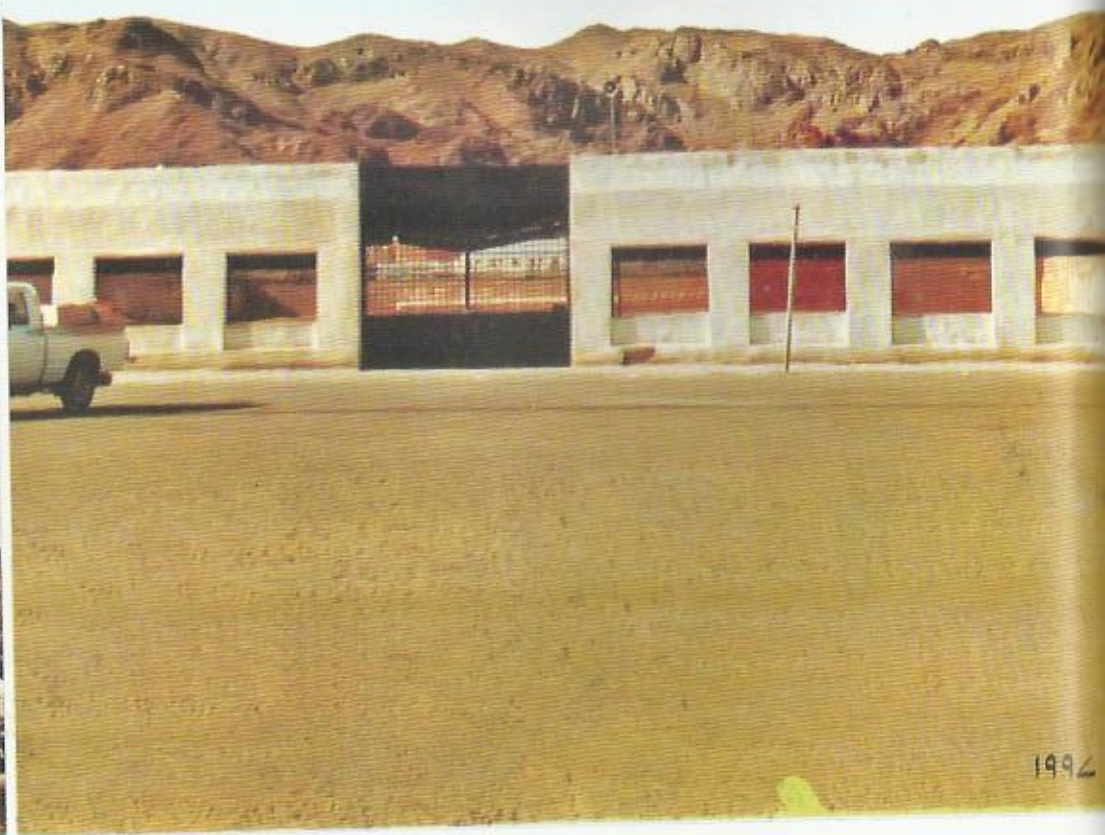
شہدائے اُحُد کا قبرستان {۲}

مدینۂ طیبہ سے آنے والی سڑک کے بائیں جانب

عام طور سے مشہور ہے کہ جنگِ احد کے ۷۰ شہدا کی قبریں مزارِ سید الشہدا امیر حمزہؓ کی قبر مبارک کے ساتھ ہیں۔
لیکن واقعہ یہ ہے کہ کچھ قبریں سڑک کے دوسری طرف واقع ہیں۔ اس مقام کی تصویر اوپر دی جا رہی ہے۔

مسجدِ سیّد الشہدا / مدرسہ سیّد الشہدا رضی اللہ عنہ

مدرسہ سیّد الشہدا رضی اللہ عنہ

۲۷ فروری ۲۰۰۲

۱۱ نومبر ۱۹۹۳
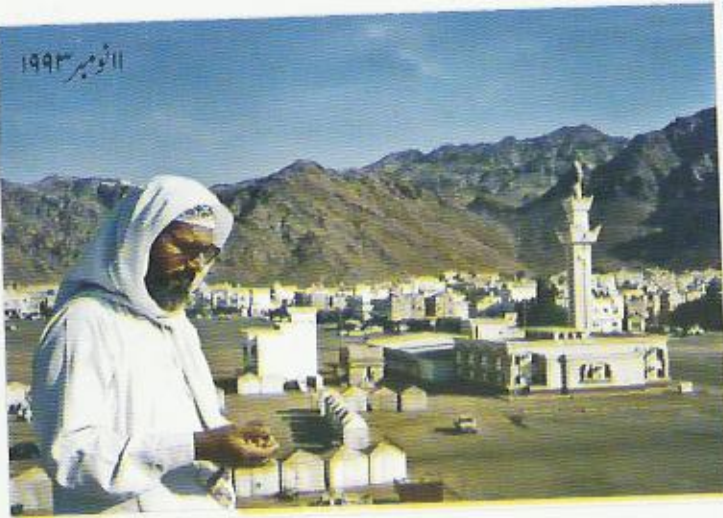
(قدیم)

(قدیم)
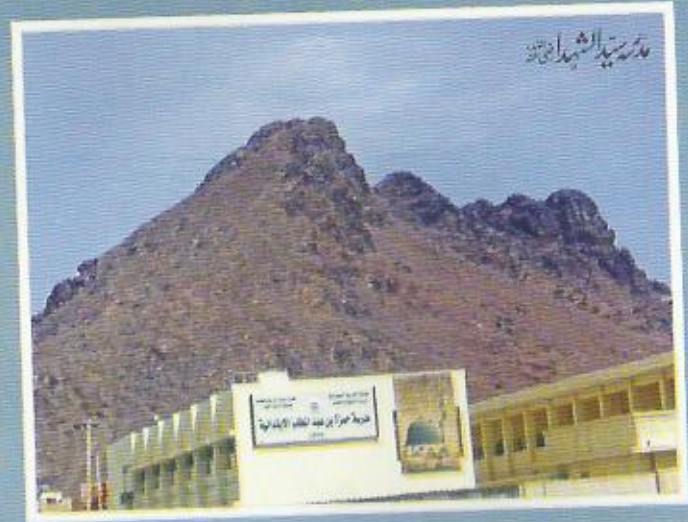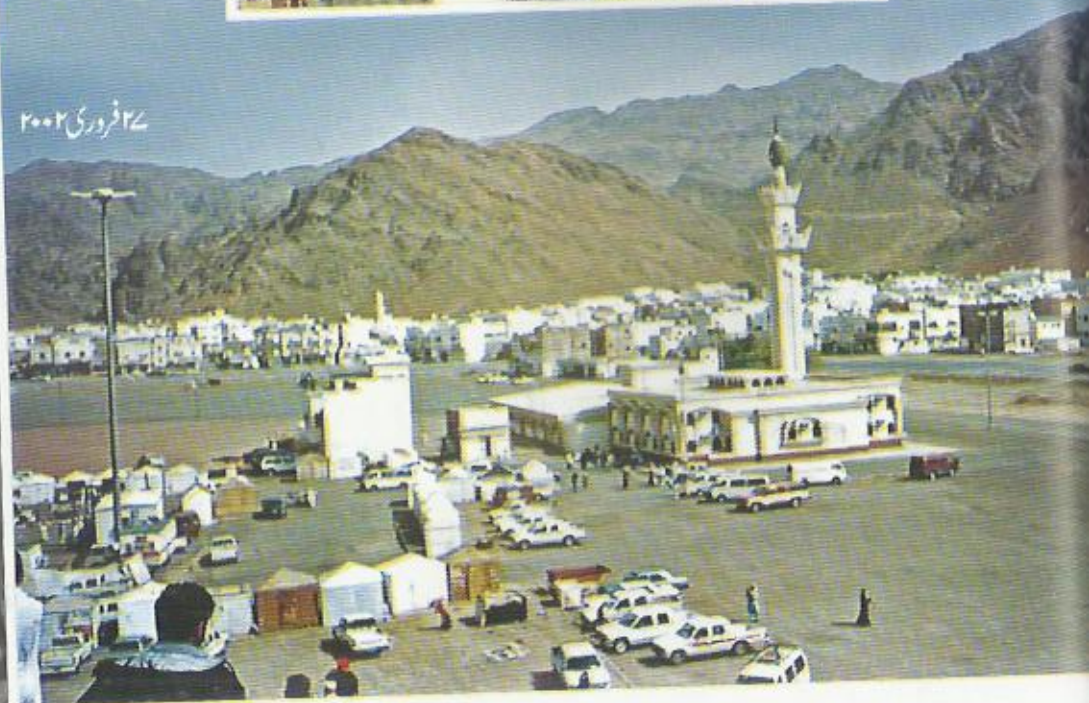
قُبّۃُ الثنایا

جنگِ اُحد میں جہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے مقدس دانت مجروح ومضروب ہوئے تھے اس مقام پر بنائے گئے ''قبۃ الثنایا'' کے متعلق ۱۹۱۲ کے زائر محمد محی الدین حسین نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ یہ بارگاہِ سید الشہدا ؑ سے شمال کی طرف تھا۔ اب یہ نہیں ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا
عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(التوبہ۔۹:۱۲۸)

بے شک تمھارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمھاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے۔ مسلمانوں پر رؤف و رحیم ہیں

لقب یہ اپنے لیے رب نے بارہا برتے
انھیں (ﷺ) بھی اُس نے ملقّب کیا رؤف رحیم

مسجدِ میقات / مسجد ذوالحلیفہ

حضور رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس جگہ سے عمرہ اور حج کے لیے احرام باندھا تھا۔ چنانچہ مدینۂ منورہ سے حج یا عمرے کے لیے جانے والے یہیں سے احرام باندھتے، نیت کرتے اور نفل پڑھتے ہیں۔ تجدید کی صورت میں مربع شکل کی یہ مسجد زین الدین مصری نے ۱۴۶۰ء میں بنوائی۔ اسے مسجد ذوالحلیفہ یا مسجد شجرہ بھی کہا جاتا ہے۔
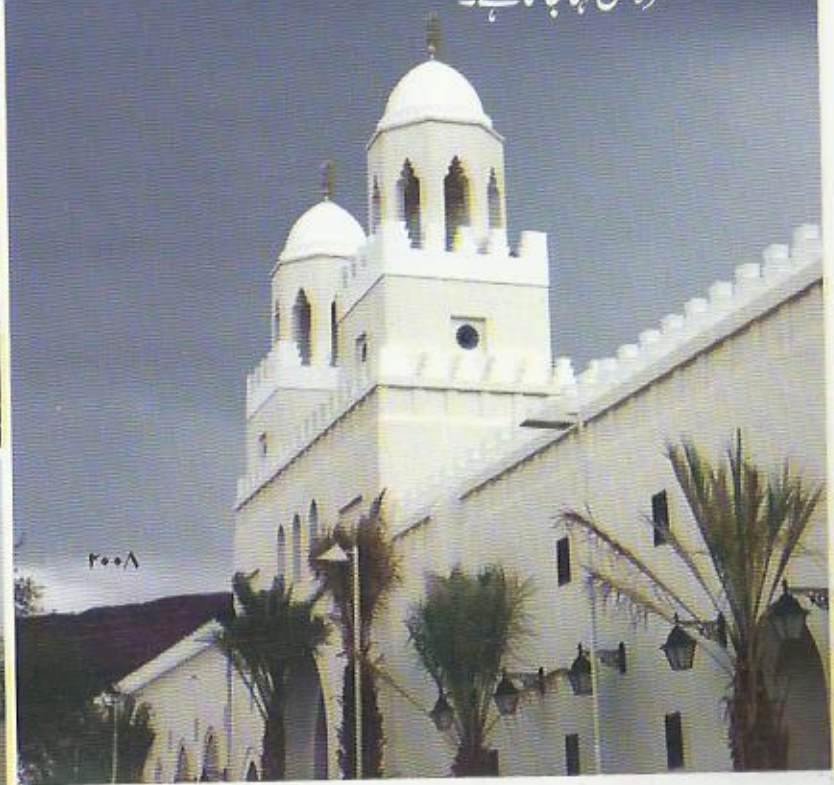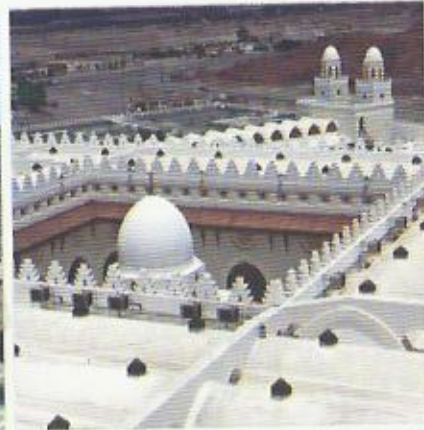
ہے مسجد ذوالحلیفہ کی، تھے آبار علیؑ جس جا
یہ ہے میقات اہلِ شہر سرکارِ دو عالم ﷺ کا
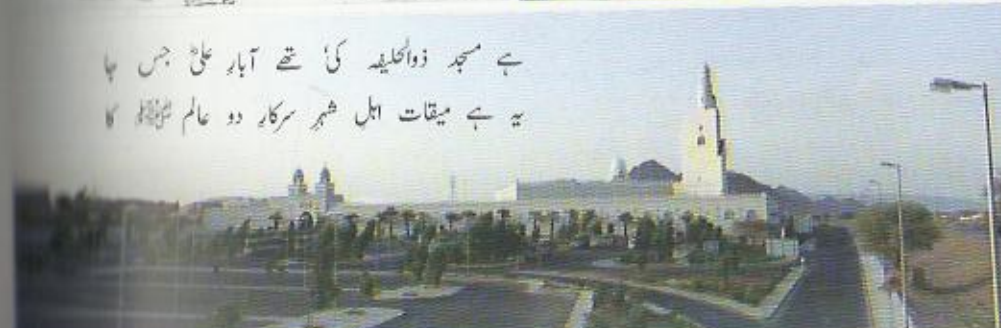
آبارِ علی رضی اللہ عنہ (مسجدِ میقات/ذوالحلیفہ کے ساتھ)

اگست ۲۰۰۲

بئرِ علی رضی اللہ عنہ

بئرِ حاء

یہاں حضرت ابو طلحہؓ کا باغ تھا۔ حضور سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کبھی کبھی یہاں تشریف لاتے' آرام فرماتے اور یہاں موجود بئرِ حاء سے پانی نوش فرماتے تھے۔ یہ کنواں بابِ مجیدی کے بالکل سامنے تھا۔ اب بابِ فہد سے اندر داخل ہوں تو بائیں طرف موجود پہلے قالینوں کے نیچے تین دائروں کی صورت میں اس جگہ کی نشاندہی ہے۔

بابِ فہد کے اندر مسجد میں
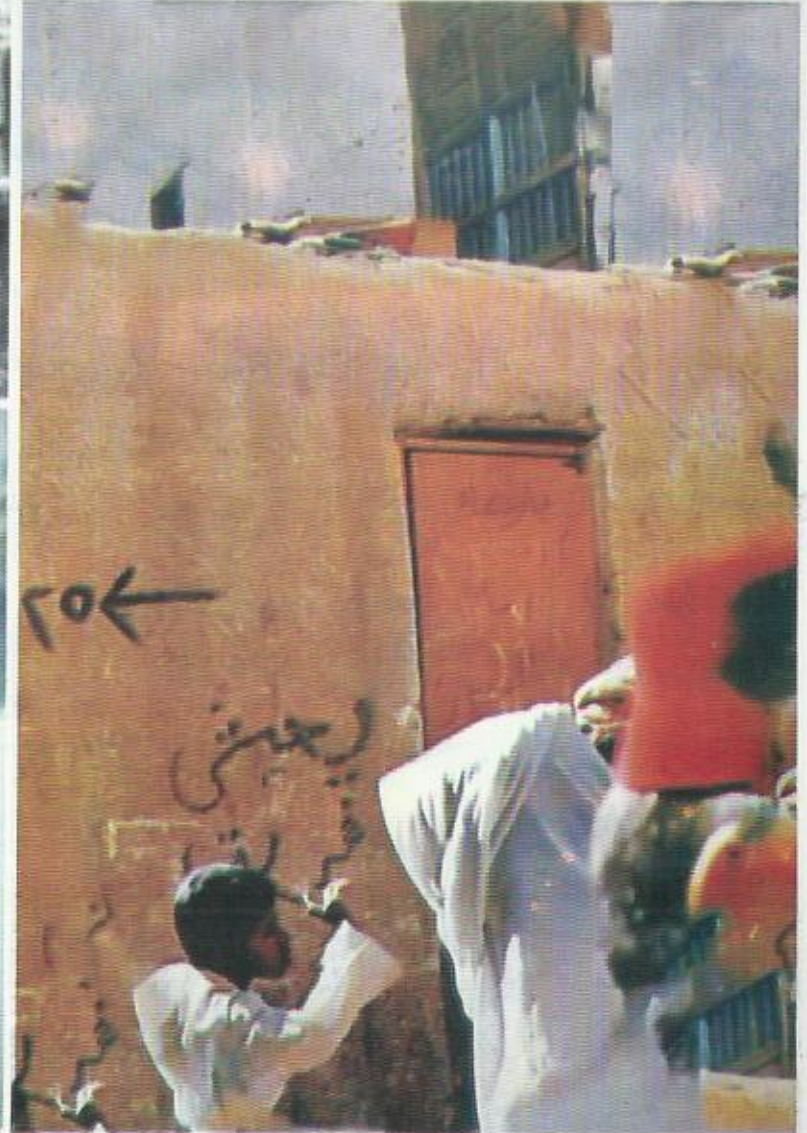
بئرِ رومہ کو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حکم پر حضرت عثمانِ غنیؓ نے یہودی سے خریدا اور اس کا پانی عام کر دیا۔ یہ کنواں مسجد قبلتین کے شمال میں ایک کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اب یہاں کا پانی ٹیوب ویل کے ذریعے باغ کے لیے تو استعمال ہوتا ہے لیکن زائرین کے لیے کنواں بند ہے۔

احاطہ بئرِ عثمان

تصویر: ۲۷ فروری ۲۰۰۲

بئرِ رومہ کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بئرِ عثمانؓ کر دیا
آج اس سے استفادے کی کوئی صورت نہیں

قدیم تصویر

۱۹۷۰ء
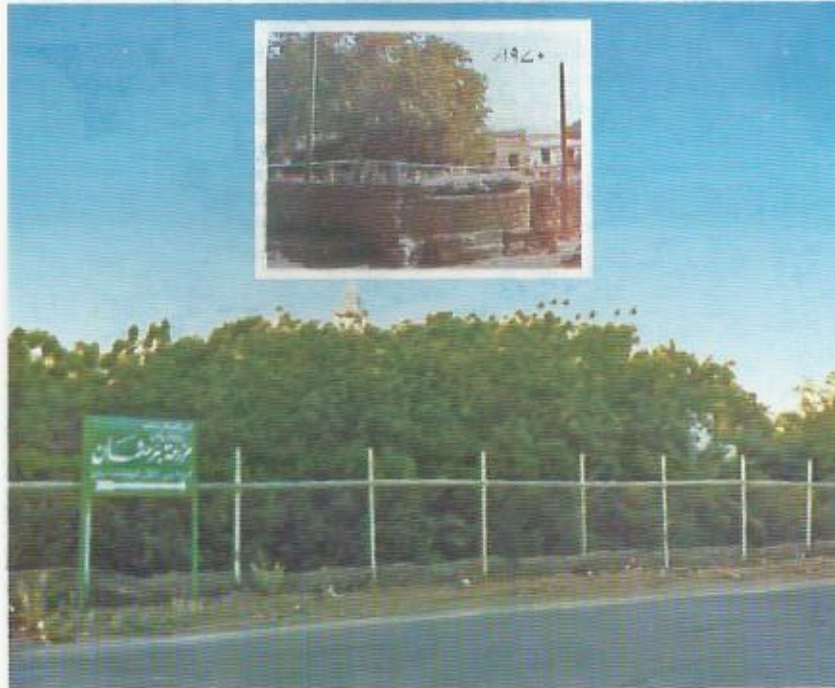
بئرِ بوصہ (بصّہ)

یہ کنواں حضرت ابو سعید خدریؓ کے گھر میں تھا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیری کے پتے سے اپنا سر مبارک دھویا اور باقی پانی اس کنوئیں میں ڈالا تو یہ میٹھا ہو گیا۔
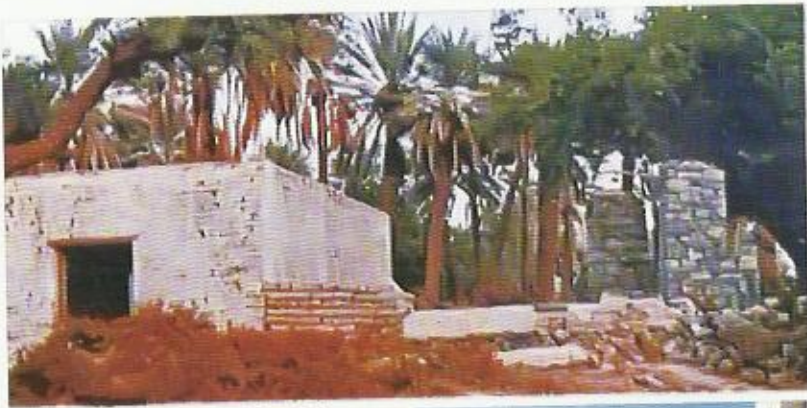
بئرِ غُرس

یہ کنواں حضرت سعد بن خیثمہؓ کی ملکیت تھا۔ مسجد قبا سے شمال مشرق کی طرف بُستانِ سلمان فارسیؓ کے قریب اس کنوئیں کو حضور (ﷺ) نے اسے جنت کی نہروں میں سے ایک فرمایا۔
حضور آقا و مولا (ﷺ) کے حکم کے مطابق اس کنوئیں کے پانی سے آپ کو غسل دیا گیا۔

یہ مقدس وہ کنواں ہے جس کے پانی سے رشید
غسل آقا ﷺ کو دیا اصحابؓ نے بعدِ وصال

امام نور الدین سمہودیؒ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت بیان کی ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کنوئیں کا پانی نوش فرماتے تھے۔ یہ کنواں میدان عنبریہ سے سو میٹر کے فاصلے پر ریلوے سٹیشن کے جنوب مشرق میں واقع تھا۔ شارع عنبریہ کی تعمیر کے وقت یہ کنواں بند کر دیا گیا۔ اس کا پانی میٹھا تھا اور حضور سیدِ عالم و عالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے لایا جاتا تھا۔

بئرِ ناقہ

وادیٔ ربدان میں موجود بئرِ ناقہ جو
اب بند کیا جاچکا ہے۔

بئرِ ناقہ کا شفا بخش پیا ہے پانی
جس کی رکھتا ہی رہا چشمۂ حیواں خواہش

۱۹۹۲

۱۹۹۲

۱۹۹۲

بئرِ ناقہ کو جانے والی سڑک

۱۹۹۱

۱۹۹۳

بئرِ ناقہ کے قریب نماز کی جگہ
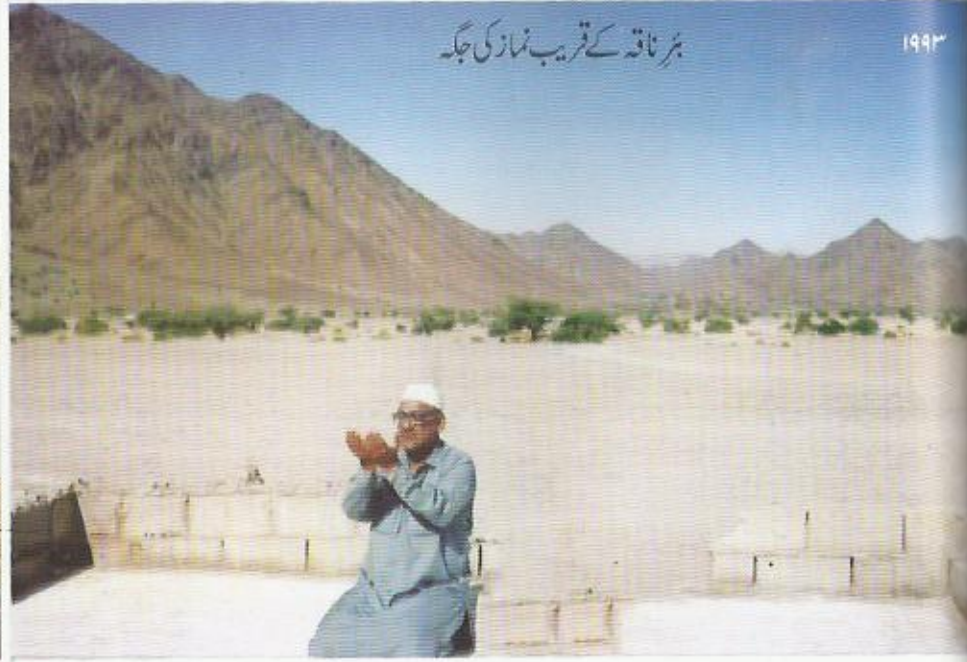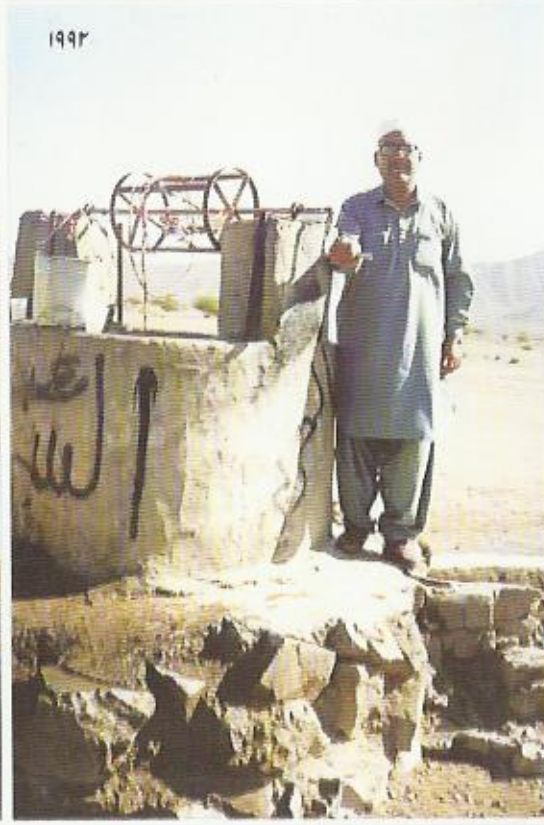
بئرِ روحا

ینبوع کو جانے والی سڑک پر ۸۰ کلو میٹر دور واقع کنواں

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو یہاں کا پانی پئیں گے۔
یعنی یہ کنواں بند نہیں ہو سکے گا۔

بئرِ روحا کو کوئی بند نہ کر پائے گا
پینا ہے حضرتِ عیسیٰ کو یہاں کا پانی
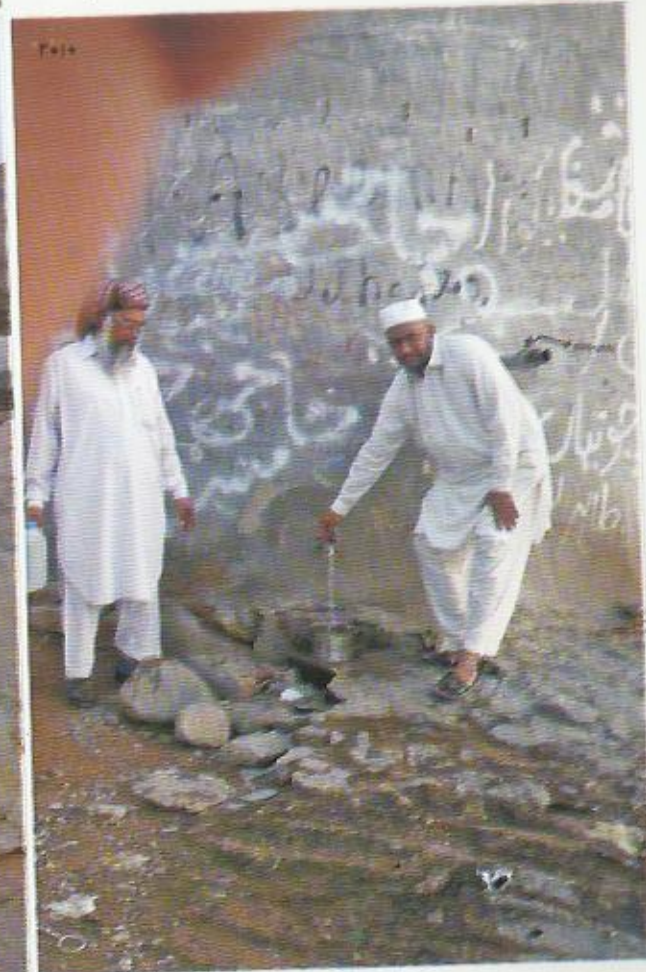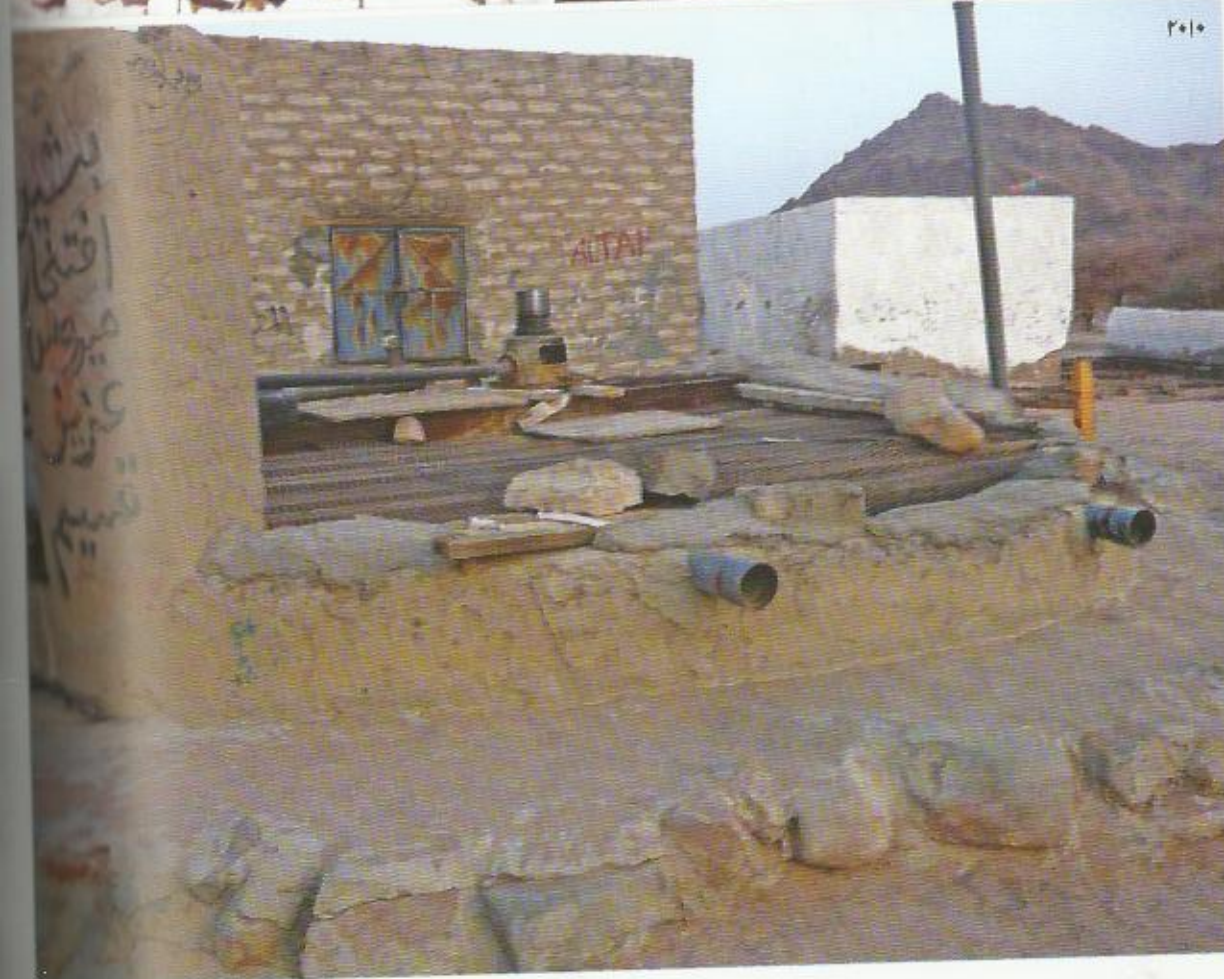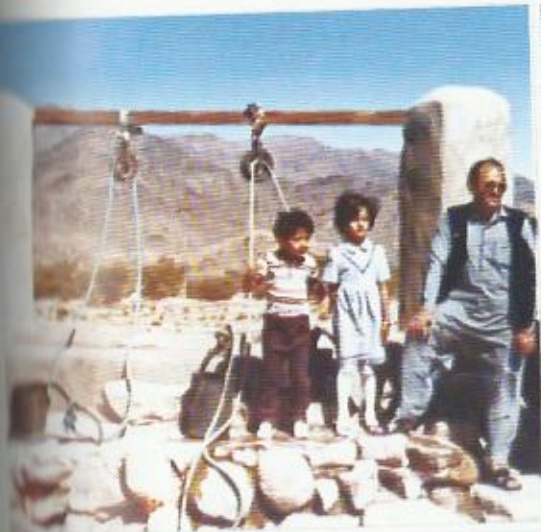
پتھر پر خچر کے کُھر کا نشان

جنت البقیع سے مشرق کی جانب ابراہیم الرفاعی کے باغ میں مسجد بنی ظفر تھی، جواب نہیں ہے۔ وہاں سے آقائے کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ خچر پر سوار ہوئے تو اس کا کُھر پتھر پر نشان چھوڑ گیا تھا۔ اب یہ زیارت بھی باقی نہیں ہے۔

بئرِ عُروہ

پرانی مکہ مکرمہ روڈ پر
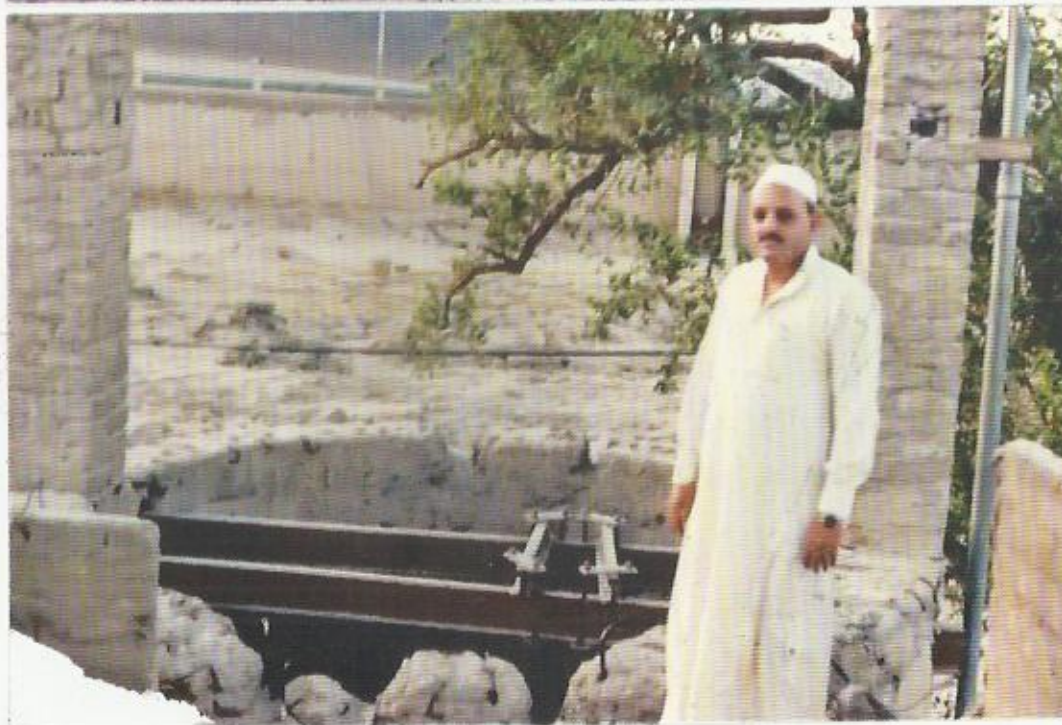
کنوؤں سے پانی نکالنے کے قدیم مناظر

آبِ حیات ڈھونڈنے والو! نہیں کہیں
آبِ مدینہ کے سوا کچھ بھی حیات بخش

کھجوروں کو مداوا ہر مرض، ہر رنج کا پایا
تو آبِ قریۂ سرور ﷺ کو ہم آبِ بقا سمجھے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ (الفتح۔ ۴۸:۱۰)
وہ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
يَدُ اللّٰهِ
فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
کو دستِ خالق و مالک کہا اللہ نے
(صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو دستِ توانا فوق ایدیھم رہا

والدینِ حضور ﷺ کی آرام گاہیں

''زقاقِ طوال/زقاقِ سیدنا عبداللہ'' میں حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے والدِ گرامی کی قبرِ مبارک کا مقام، جواب منہدم کیا جا چکا ہے۔

دیکھ کر حیرت زدہ رہ جائیں گے محشر میں لوگ
شوکت و شان و شکوہ و جاہ عبداللہؓ کی
ایک سو اونٹ ان کی جاں کا فدیہ والد نے دیا
وہ حقیقت سے جو تھے آگاہ عبداللہؓ کی
سن ستتر عیسوی سے لحظہ موجود تک
ہے بقیعِ پاک میں درگاہ عبداللہؓ کی

اپنے آقا ﷺ کی خوشی کے واسطے محمود کر
آمنہؓ کی گاہ مدحت، گاہ عبداللہؓ کی
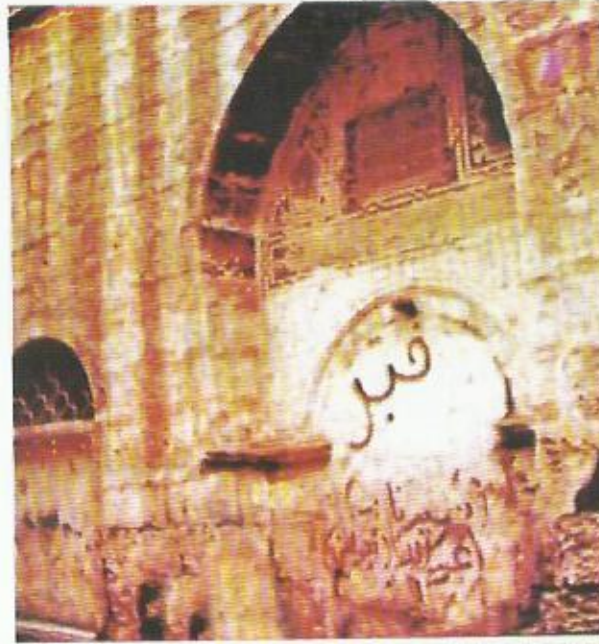
شکرِ رب، ہیں منقبت کی آج سرخی
والدہ حضرت نبی الانبیاء ﷺ کی
ہر طرف ہے ان کی ذاتِ پاک کی نور
اُمِ نور و جدۂ نورینؓ ، نوری
داعیٔ امن و اماں بھی، صاحبِ ایمان
وہب زُہری کی جلیل القدر بیٹی
۹۲ء میں حاضری میری بھی ابواء میں
لازماً الطاف فرما مجھ پہ ہوں گی

میں نے ابواء میں ستارے کو مؤدب
اوج پہ ہو گا نہ کیوں اخترِ تاباں

۱۹۹۲
سیدہ آمنہؓ کی آرام گاہ۔ابواء شریف
یہ بھی اب منہدم کی جا چکی ہے۔

یہ مکان سیدنا عبداللہ سلام اللہ علیہ کا تھا۔ اسی مکان میں آپ دفن کیے گئے تھے۔ ۱۹۷۷ء میں آپ کو جنت البقیع میں منتقل کر دیا گیا۔

دار و بئرِ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ حسین رضؓ

مصنف نے ۱۹۸۹ میں والدہ اور خالہ صاحبان کے ہمراہ اس گھر اور اس میں موجود کنوئیں کی زیارت کی۔ حضرت فاطمہؓ اس کنوئیں سے حاجیوں کو پانی پلانے کا اہتمام کرتی تھیں۔

تصاویر: ۳ مارچ ۲۰۰۲
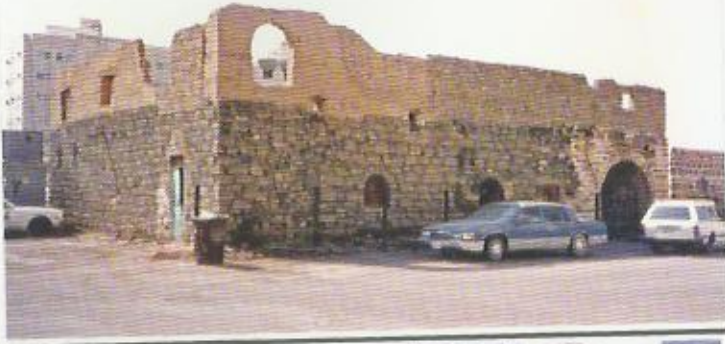
بئرِ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ حسینؓ (جس سے حاجیوں کو پانی پلایا جاتا تھا)

دارِ ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری

آقا حضور (ﷺ) کے اس دُنیائے آب وگل میں تشریف لانے سے کوئی ایک ہزار سال پہلے شاہِ یمن سعد ابن کلیکرب (تبع اول حمیری) نے یثرب پر حملہ کیا۔ سارا دن جنگ ہوتی اور شام کو اہلِ یثرب حملہ آور فوج کو کھانا پیش کرتے۔ نہ لڑائی میں کمزوری دکھاتے' نہ مہمان نوازی میں۔ تبع اول نے اس صورتِ حال سے متاثر ہو کر صلح کے لیے سلسلہ جنبانی کی۔ اہلِ یثرب کی طرف سے جو دو آدمی بات چیت میں شریک ہوئے' ان میں سے ایک صاحب سابقہ کتب سماوی کے عالم تھے۔ انھوں نے بادشاہ سے کہا کہ آپ نے جنگ بند کر کے اچھا کیا ہے کیونکہ یہاں آپ کی حکومت تو ہو نہیں سکتی تھی۔ اس نے وجہ پوچھی تو ان صاحب نے کہا کہ پہلی کتابوں کے مطالعے سے یہ حقیقت کھلتی ہے کہ یہاں صرف حضور خاتم النبیین (ﷺ) کی حکومت ہو سکتی ہے اور کسی کی نہیں۔ تبع اول اچھا آدمی تھا' خوش ہوا اور جو تین اشعار کہے' ان میں سے ایک میں ہے کہ اے شخص' تو کتنا اچھا ہے کہ تو نے مجھے اتنی بڑی خوشخبری سنائی ہے۔

تبع اول حمیری بہت سے عالم ساتھ رکھتا تھا۔ اس نے انھیں خبر دی تو وہ کہنے لگے کہ ہم تو یہی معلوم کرنے کے لیے آپ کے ساتھ ساتھ پھرتے ہیں۔ اگر سرکارِ ختمی مرتبت (ﷺ) یہاں آئیں گے تو ہم یہیں رہنا چاہتے ہیں۔ بادشاہ نے ان علما کے لیے گھر بنا دیے۔ ایک بڑا گھر حضور (ﷺ) کے لیے بنوایا اور بڑے عالم کو اس میں ٹھہرایا۔ اسے ایک خط دیا جس میں لکھا کہ آپ مجھے قیامت کے دن بھول نہ جایئے گا' میں آپ کا پہلا اُمتی ہوں۔ وصیت یہ کی کہ یہ خط حضور (ﷺ) تک پہنچنا چاہیے۔ قریباً ایک ہزار سال بعد حضور (ﷺ) نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اس عالم کے فرزند' حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے ابو یعلی کے ہاتھ وہ خط حضورِ رسولِ اکرم (ﷺ) تک پہنچایا۔ حضور (ﷺ) نے خط پڑھ کر فرمایا۔ "مرحبا بالتبع. مرحبا بالاخ الصالح"۔

پھر جب حضور (ﷺ) قبا سے یثرب کو مدینہ' طیبہ' طابہ بنانے کے لیے چلے تو تمام اہلِ ایمان' سب صحابہؓ آپ کو اپنے ہاں ٹھہرانے کے درخواست گزار تھے مگر آقا حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ میری اونٹنی (قصویٰ) مامور ہے' اسے پتا ہے کہ اسے کہاں ٹھہرنا ہے۔ چنانچہ وہ دارِ ابو ایوب انصاریؓ یعنی اس گھر کے سامنے ٹھہری' جو تبع اول حمیری نے کوئی ایک ہزار سال پہلے حضور (ﷺ) کے لیے بنوایا تھا۔

یہ دارِ ابو ایوب انصاریؓ یعنی حضور (ﷺ) کا اپنا گھر ۱۹۸۵ میں ڈھا دیا گیا۔ اب اس کے آثار بھی نہیں رہے۔

مدینۂ طیبہ میں حُجّاج کا جمِ غفیر

(ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ)

باغاتِ مدینہ

اس باغ کی طرف نہیں کرتی ہے منہ خزاں
جس شہر میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں، جو باغ ہے وہاں

۲۰۰۶

۲۰۰۸

۱۹۹۶

۱۹۹۳

آثارِ باغِ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقامِ بستانِ سلمانؓ کی آخری تصویریں

۱۹۷۴ تک یہاں وہ درخت زندہ تھے اور ان پر کھجوریں لگتی تھیں جو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اپنے مقدس ہاتھوں سے لگائے تھے۔

پھر یہ درخت کاٹ کر جلا دیے گئے

اُجڑا دیکھا باغ جو سلمانؓ کا تو ہو گئی
ششدر و حیراں پریشاں میری حسِ لامسہ
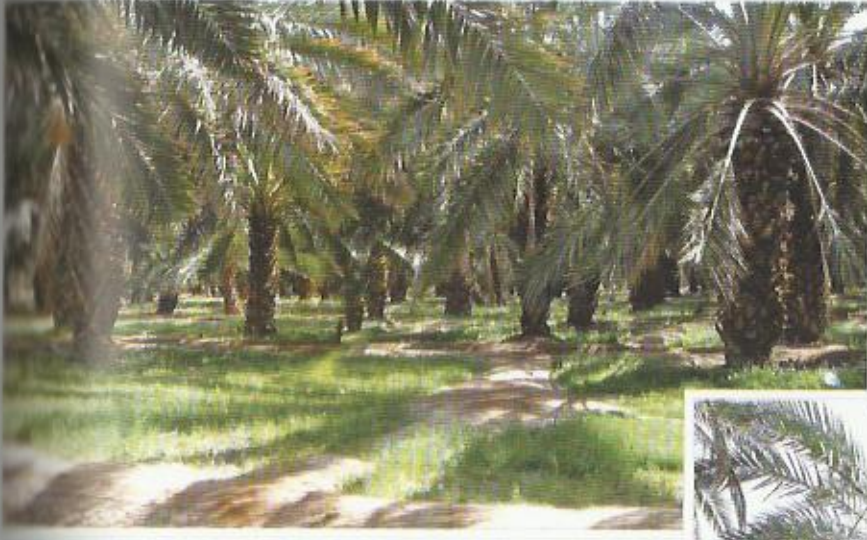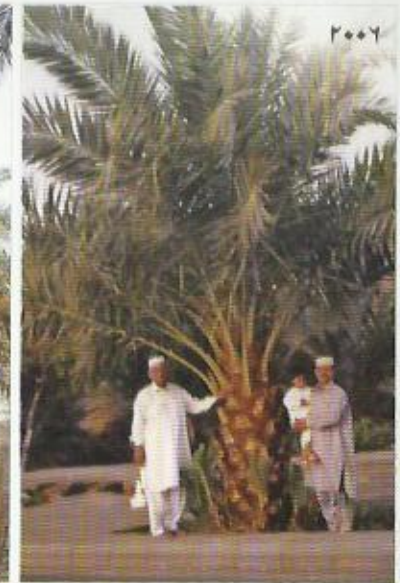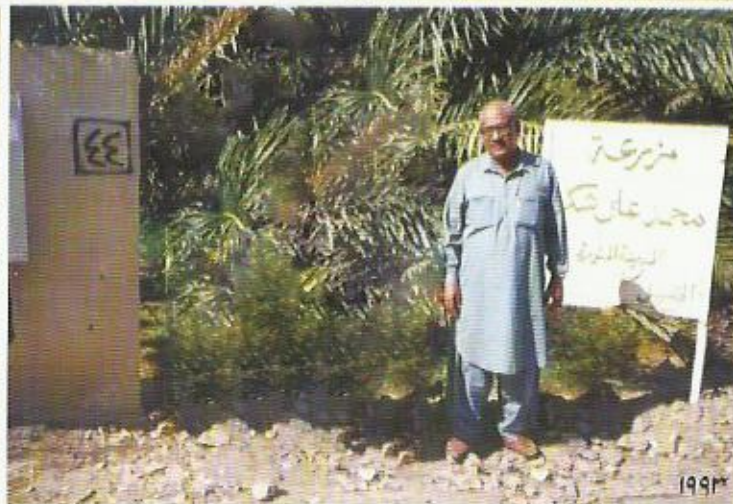
جہاں حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ نے قیام فرمایا تھا، وہاں ترکوں کی بنائی ہوئی مسجد کی حالت
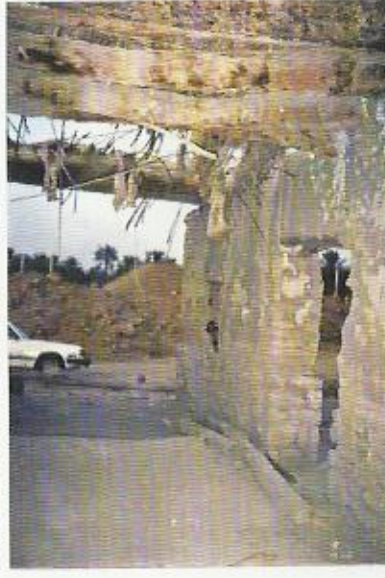
مسجدِ باغِ سلمان فارسیؓ کی آخری تصاویر: ۱۹۹۳

تصویر: ۲۲ ستمبر ۲۰۰۵

باغ کی جگہ

تصویر: ۱۲ نومبر ۱۹۹۳

قرآنِ پاک کے شکستہ نسخے نظر آ رہے ہیں

تصویر: ۱۲ نومبر ۱۹۹۳

آخری سوکھا ہوا درخت۔ اب وہ بھی نہیں ہے۔
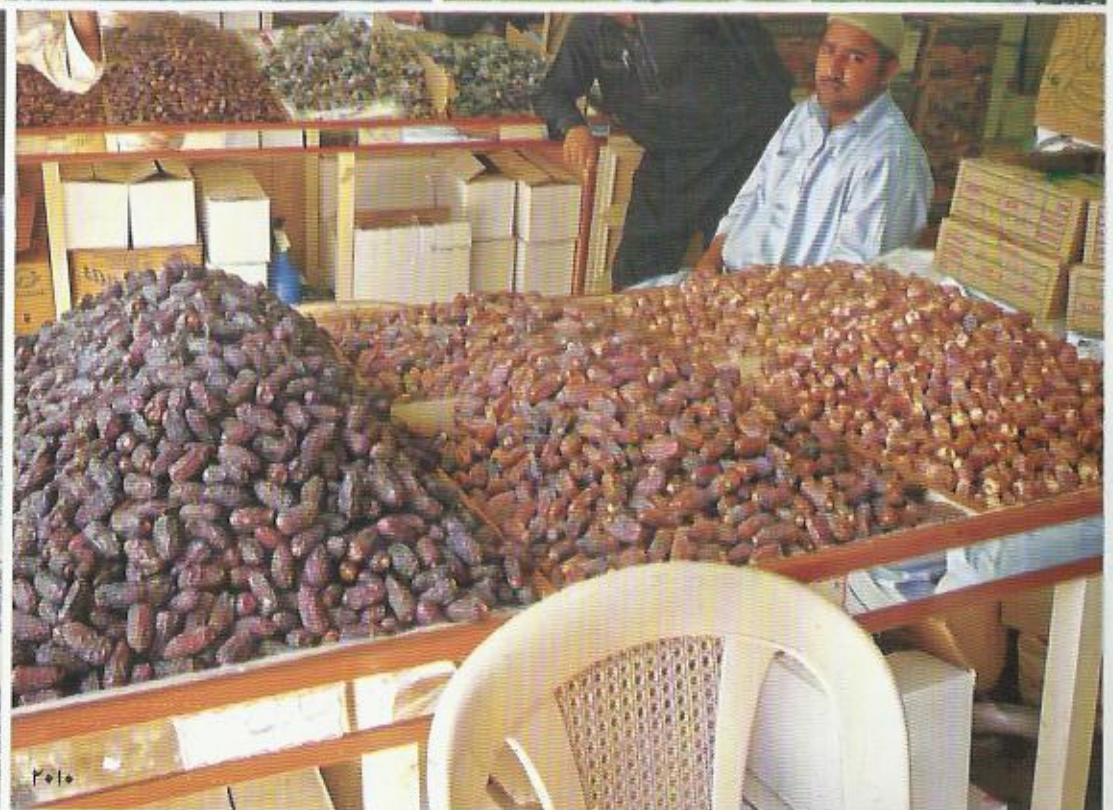
کھجور مارکیٹ

باب مصری اور مسجد غمامہ کے درمیان قدیم کھجور مارکیٹ۔ تصویر ۱۳۸۹

کھجوریں

تصاویر: ۲۰۱۰

جو ہوئیں پیدا جوارِ سرورِ کونین (ﷺ) میں
ن کھجوروں سے لیا ہے آپ لذت نے شرف

کھانے کو تو کھاتے ہیں، جو کھجور مل جائے
رنی اور صفاوی کا طرفہ ذائقہ پایا

ور و نوش اپنی تھی خوش ذائقہ بے حد مدینے میں
کھجوروں کا تھا کھانا اس جگہ، پینا تھا زمزم کا

کھجوروں کو مداوا ہر مرض، ہر رنج کا پایا
آبِ قریۂ سرور (ﷺ) کو ہم آبِ بقا سمجھے

ں تمورِ طیبہ بھی اکسیر صحت کے لیے
ر آبِ طیبہ کو آبِ بقا ہم نے کہا

کھجوریں واں کی ہوں، تربوز یا کہ ہوں انگور
زمینِ طیبہ کی ہر شے ہے تازگی پہ محیط
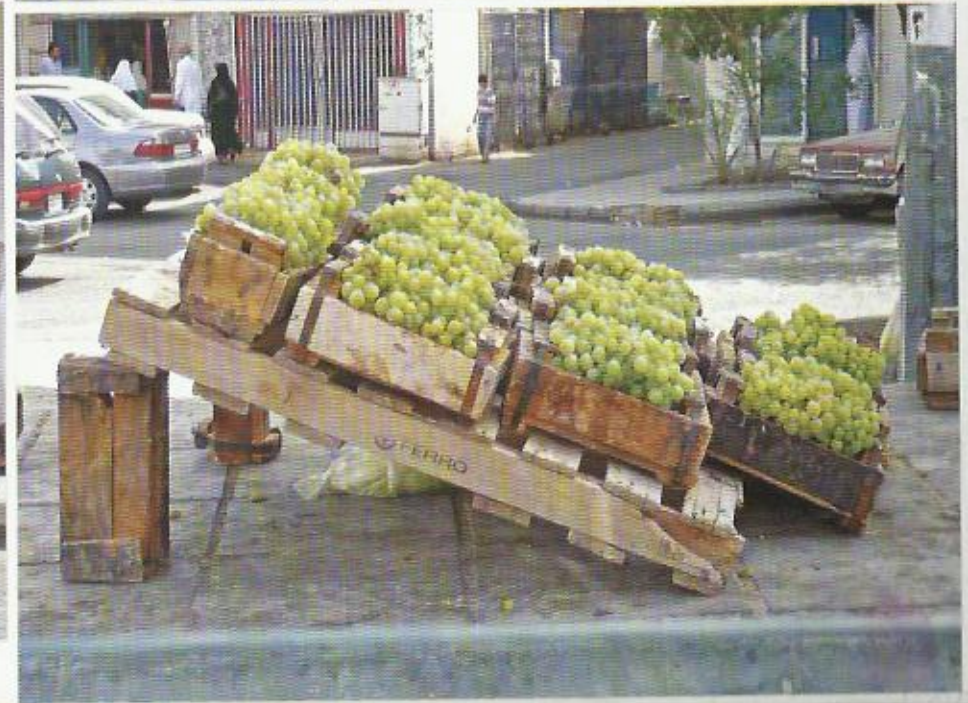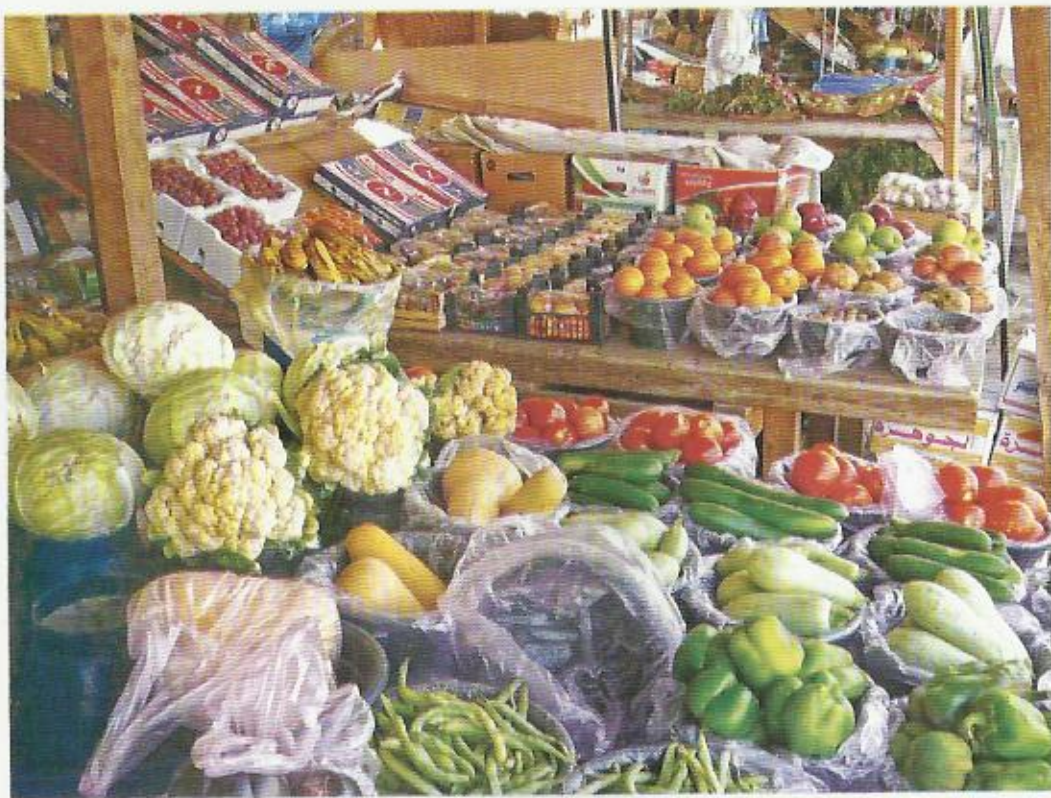
مدینۂ منوّرہ کی سبزیاں

تصاویر: ۲۰۱۰

دُنیا کا سب سے خوشبودار پودینہ
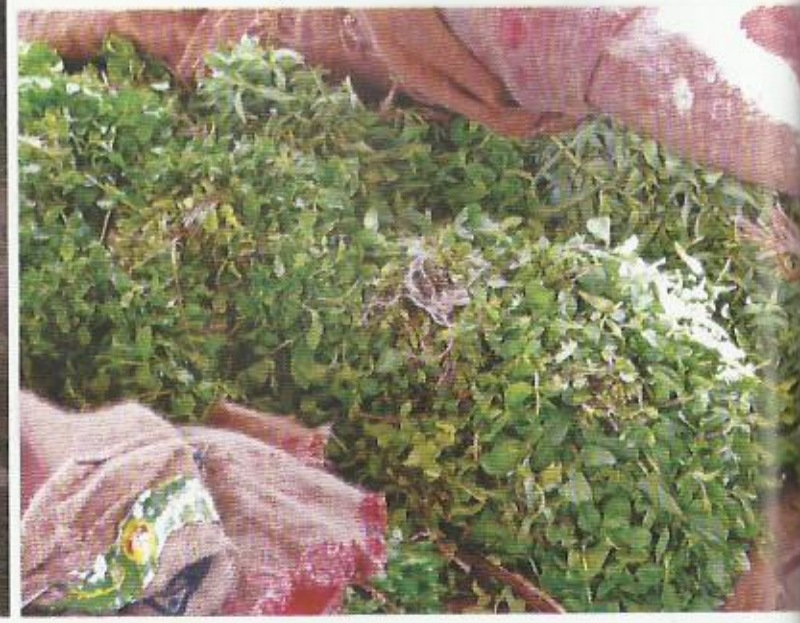
وما ارسلنک الا
رحمة للعلمين
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
(القلم_۶۸:۴)
اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں
کے لیے رحمت بنا کر بھیجا
نورِ حق سے مٹ گئیں باطل کی سب تاریکیاں
جب یہاں تشریف لائے رحمہ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
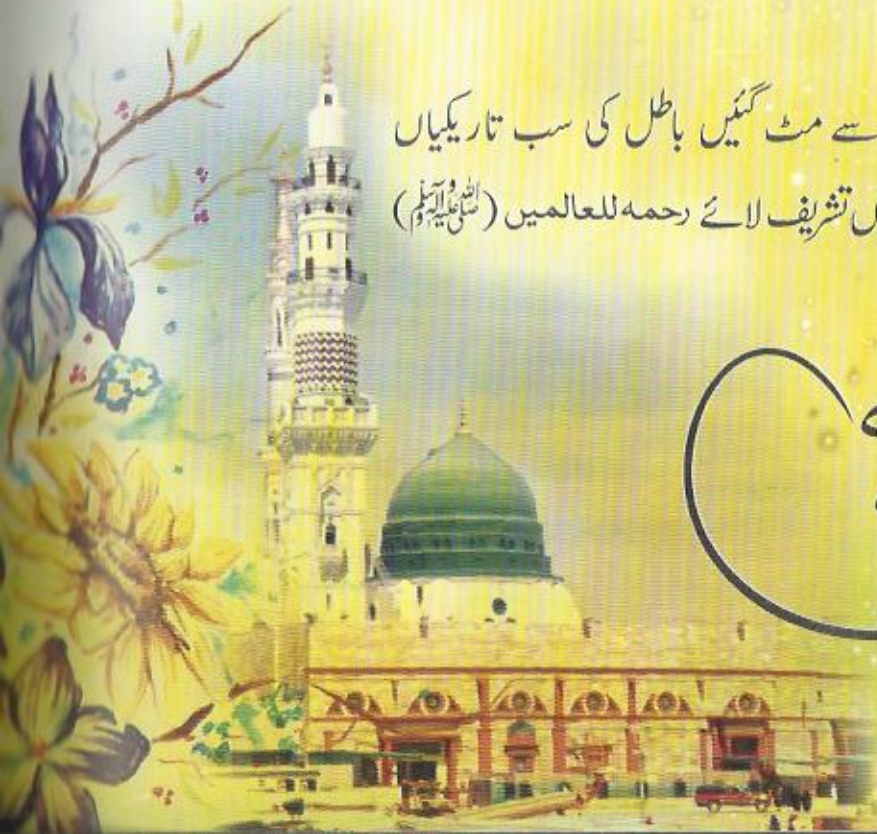
حضور ﷺ کی اونٹنی قصویٰؓ کے قدم کا نشان

(مدینۂ طیبہ کے ایک باغ میں)

نقش قصویٰ کے قدم کا ایک پتھر پر ملا
ہو گئی جس سے فروزاں میری حسِ لامسہ

تصویر: ۲۰۰۴
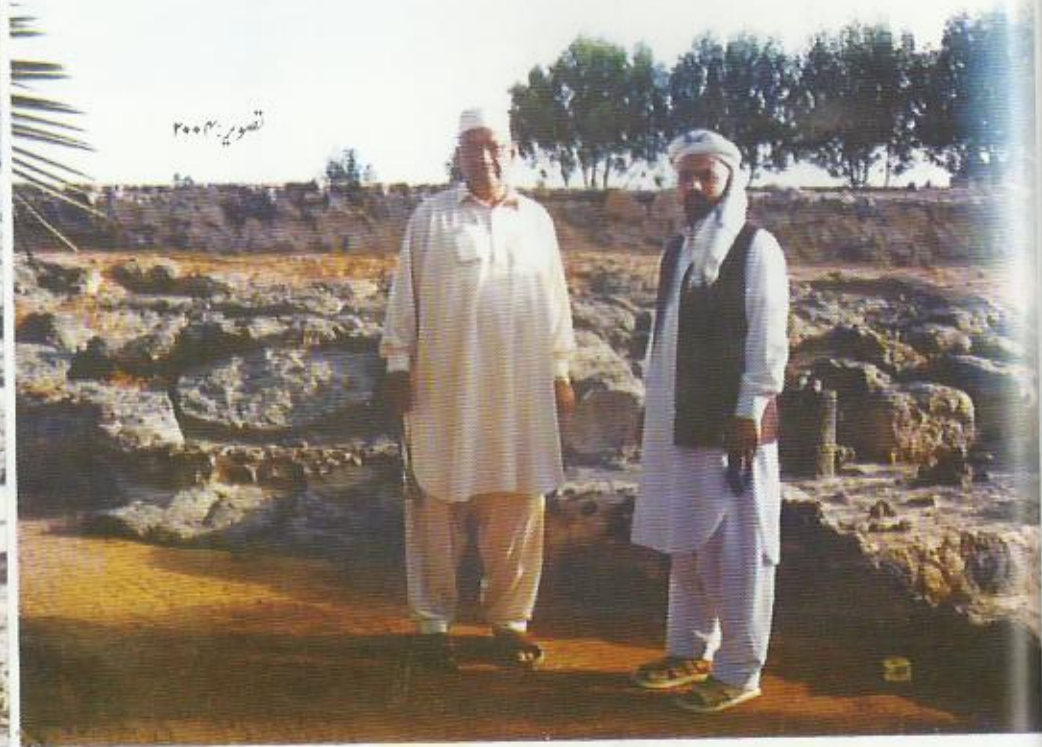
مدینے کے کبوتر

پری زاد و پری پیکر یہاں کے سب کبوتر ہیں
اسے کہتے ہیں شہرِ خوشنما' رشک پری خانہ

شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کبوتر ہیں نظر میں میری
کس لیے میرا مقدر ہو ہُما کے تابع
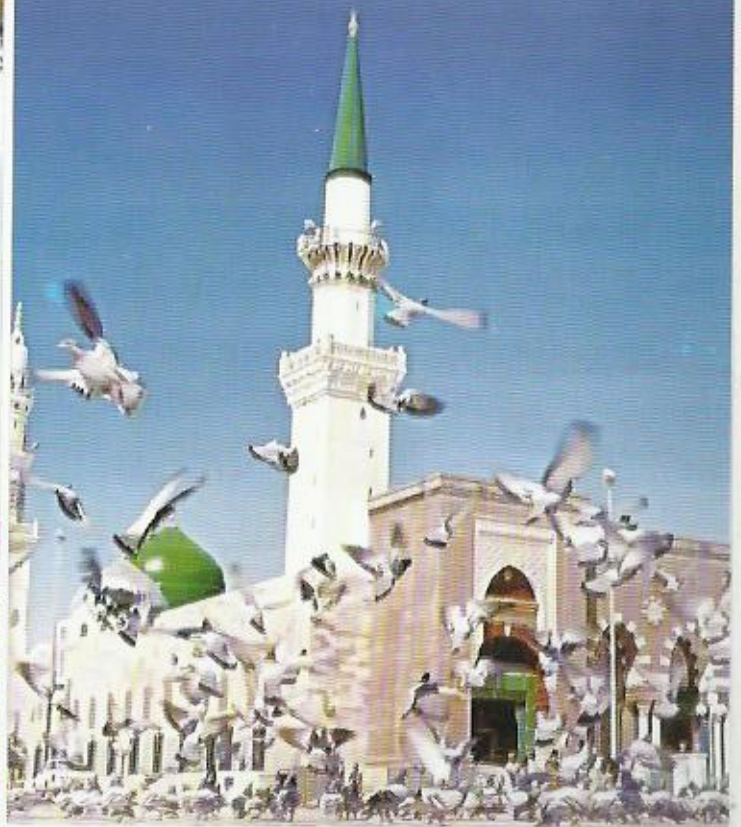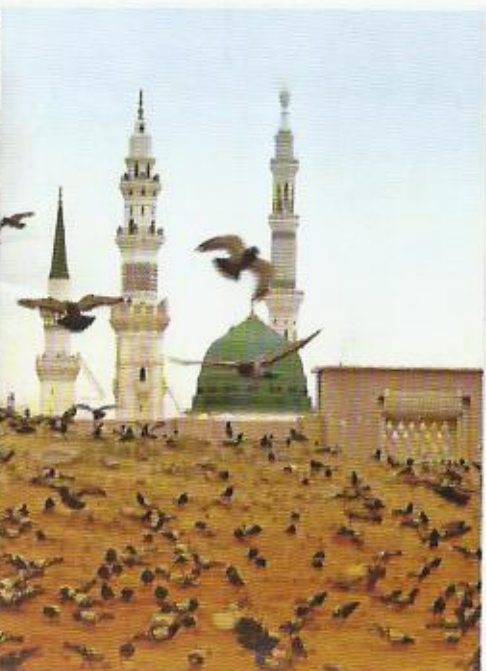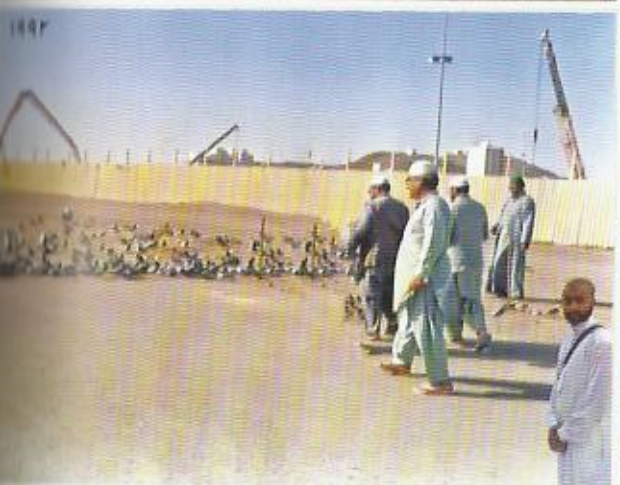
مدینے کے کبوتر

بیٹھا کوئی دیکھا نہیں روضے پہ کبوتر
نظّارہ عجب دیدۂ حیراں کے لیے ہے
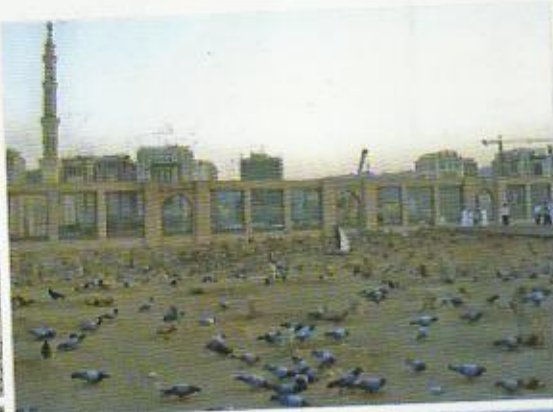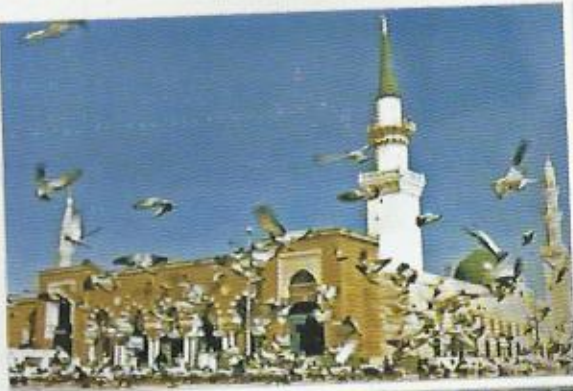
سایہ رکھتا تو ہے ہُما کا سا
شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہر کبوتر بھی

رسولِ محترم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکرِ خوش میں چہچہاتا ہوں
یہی سیکھا ہے میری فکر نے طیبہ کے طائر سے

شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ان کو میں نے جو دانہ ڈالا
یادوں میں ہر کبوتر اب تک ٹھمک رہا ہے

پا لیا میں نے کہ ہر ذی روح خوش طیبہ میں ہے
ناز میں اٹکھیلیاں کرتے کبوتر دیکھ کر
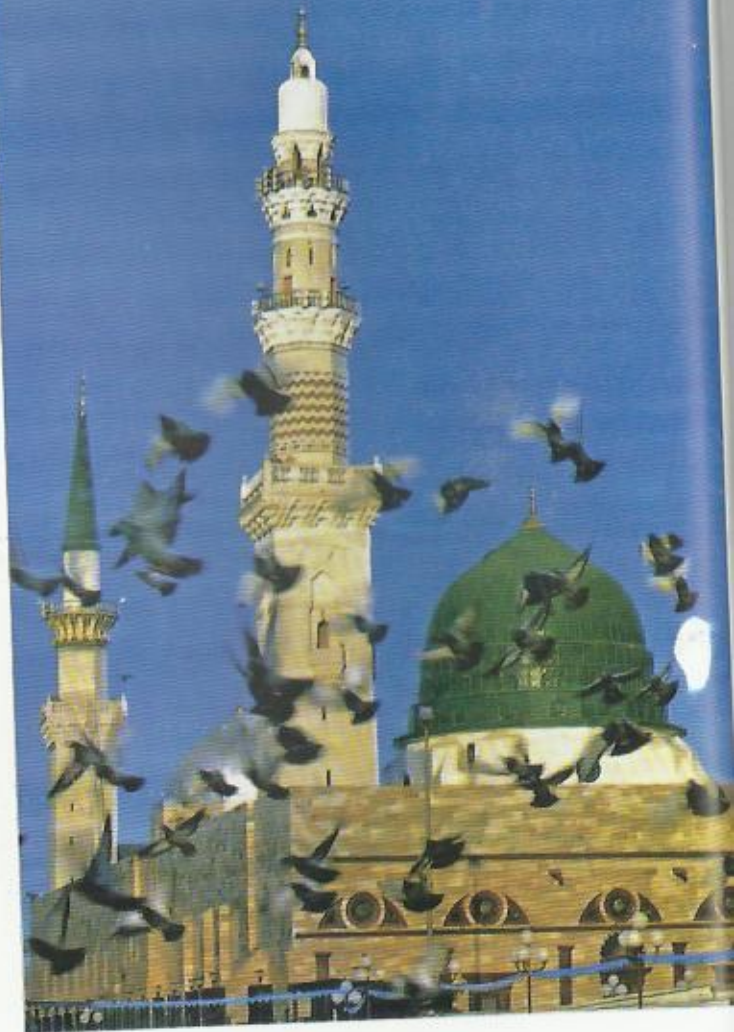
شہرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک قدیم اور ایک جدید ہوٹل
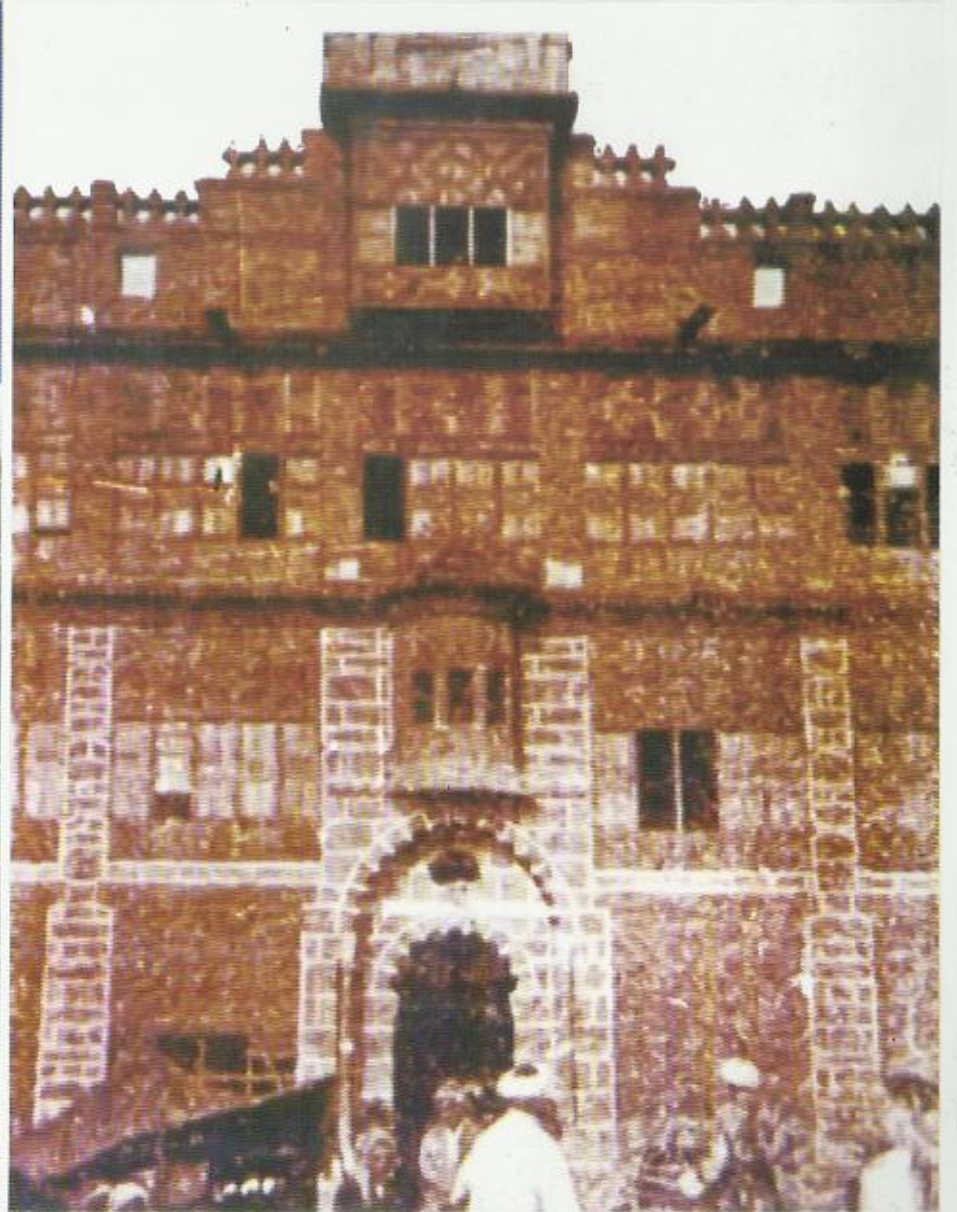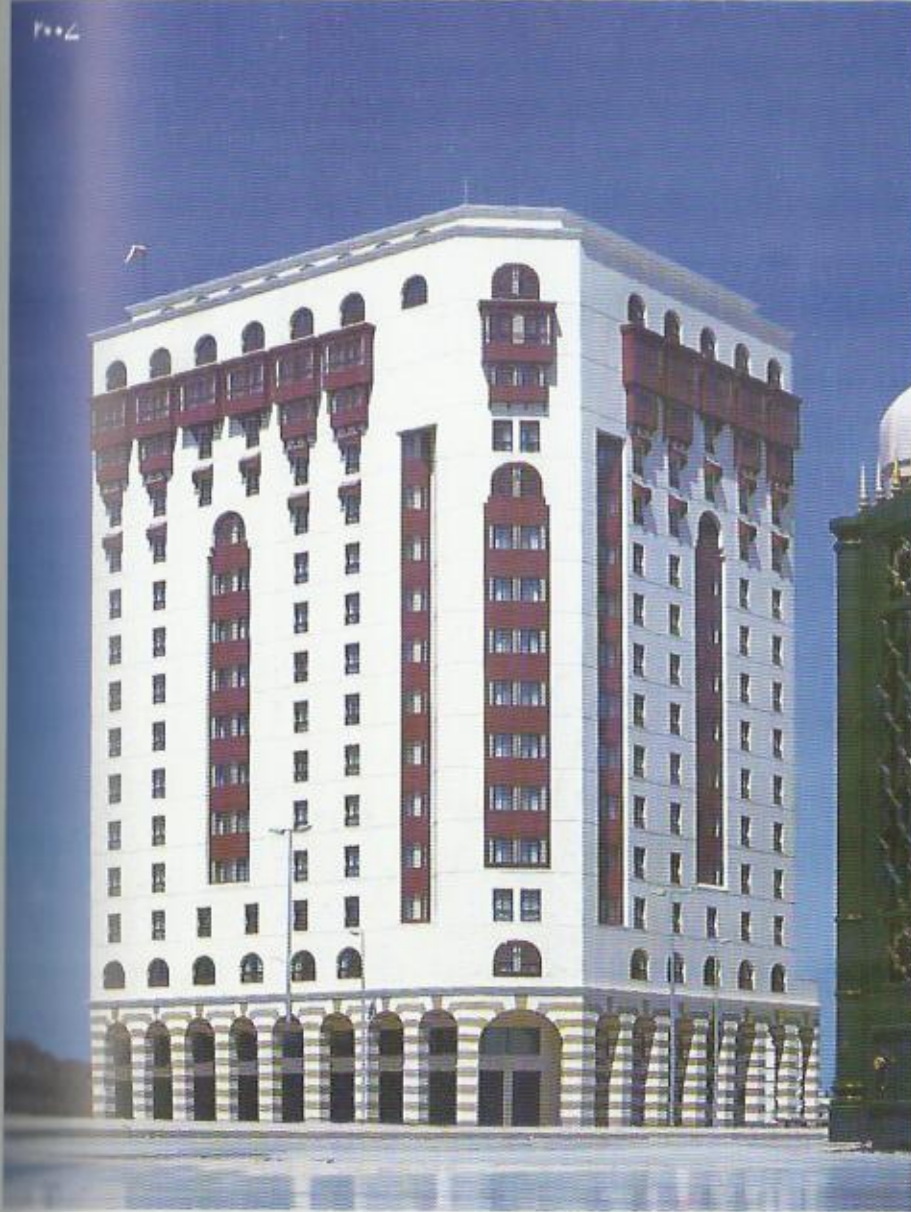
قصر الدخیل اور ملحقہ عمارت

العوالی کے آغاز میں واقع ہے۔

۲۰۱۰

مقامِ خاکِ شفا

وادیِ بطحان میں شارع قربان پر ''صعیب'' نام کی جگہ پر سفید مٹی کا میدان تھا جہاں کی مٹی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے زخمی اور بیمار صحابہؓ کو لگوائی اور وہ صحت یاب ہوئے۔ اب وہاں نالا سا بنا دیا گیا ہے۔

خاکِ مدینہ

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا کہ اس مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

چھٹے امراض سے ہو بے علاقہ ہر علالت سے
غبارِ طیبۂ اقدس کو جو خاکِ شفا سمجھے

حق شناس و حق نشان و حق نگر طیبہ کی خاک
میرا ایماں ہے کہ ہے وحدت اثر طیبہ کی خاک

سمجھ عطا جو کرے کبریا تمہیں محمود
تو خاکِ شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیمیا سمجھو

جھکتا ہے آفتاب سرِ شام بے گماں
طیبہ کی خاکِ نور فگن کے سلام کو

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر کی مٹی پہ پاؤں رکھ سکتا
جسارت اتنی بھی تخییل کے فرس میں نہیں

اگر نہ گردِ مدینہ کا احترام کیا
تو ہو گی یہ تری تقصیر اور کیا ہو گی

مخلوقِ کائنات میں اشرف اسے کہو
نسبت ہے خاکِ طیبہ سے جس مشتِ خاک کو

مُردنی اُس پہ رہی تا دمِ مُردن چھائی
گردِ طیبہ کا ہوا نور نہ جس چہرے پہ

حرفِ غلط ہوں روح و بدن کے سبھی مرض
حاصل درِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاکِ شفا تو ہو

اوجِ سما سے بڑھ گئیں سر کی بلندیاں
گردِ مدینہ سے جو مرے بال اٹ گئے

ضیاؤں کا منبع ہے گردِ مدینہ
یہ وجدان کی روشنی کہہ رہی ہے

کھینچتی ہے قربت اور اپنائیت اس کی مجھے
رفعتِ عرش اُس طرف ہے اور اِدھر طیبہ کی خاک

روشنیِ خاکِ شہرِ سرور و سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
مانتے ہیں ماہ و نجم و مہرِ انور اقتدار

چاہو تو خاک چھان کے دیکھو جہان کی
خاکِ مدینہ کی نہیں کوئی کہیں مثال

چہرہ میرا بے سبب تو روشن و تاباں نہیں
خاک لے آیا ہوں طیبہ کی میں پیشانی کے ساتھ

کرم فرمائے یہ مٹی تو میری نعش کو ڈھک لے
توقع ہے یہی خاکِ کرم آثارِ طیبہ سے

شہرِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مؤدب رکھنا اپنے آپ کو
خاکِ طیبہ پر قدم! حضرت! سمجھ کر سوچ کر

سوائے خاکِ شفاءِ مدینہ کیسی شفا؟
سوائے آبِ مدینہ نہیں ہے آب حیا

233
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
(الانفال ـ ۸:۱)
فرما دیجیے کہ غنیمتیں اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہیں
قل الانفال للہ والرسول
یہ چند روزہ زندگی ہے اس میں دوستو! ○ کر لو جو کام کر سکو للہ والرسول
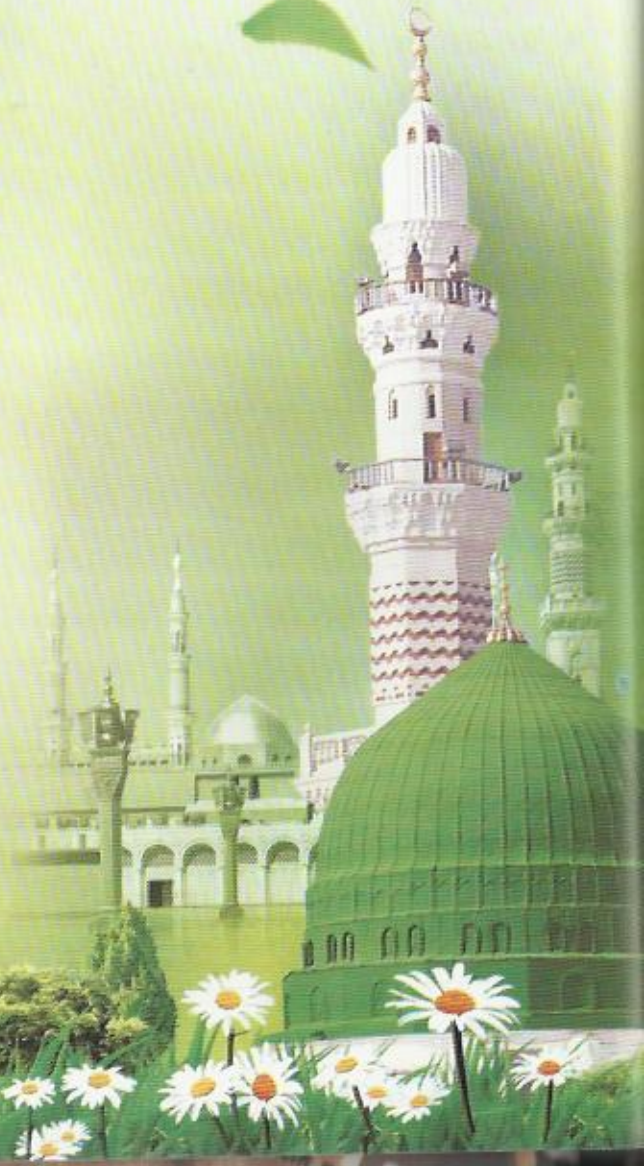
وَادیٔ الخیف

(مدینہ کریمہ سے بدر کو جاتے ہوئے دائیں جانب)

تصاویر: ۱۹۹۸

مزارِ سیّدنا علی عریض

امام جعفر صادقؓ کے پوتے سیدنا علی عریض کا مزار اور مدرسہ ابوہریرہؓ جو اب منہدم کیے جا چکے ہیں۔

آثارِ رُباطِ زُبیدہؒ

یہ آثار ہیں اُس سرائے کے جو خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ نے حضرت امیر حمزہؓ کے مزار کے قریب تعمیر کروائی تھی۔

آثارِ قصرِ عُروہ بِن زُبیر

(وادیٔ عقیق کے کنارے پر)

تصاویر: مارچ ۲۰۰۳
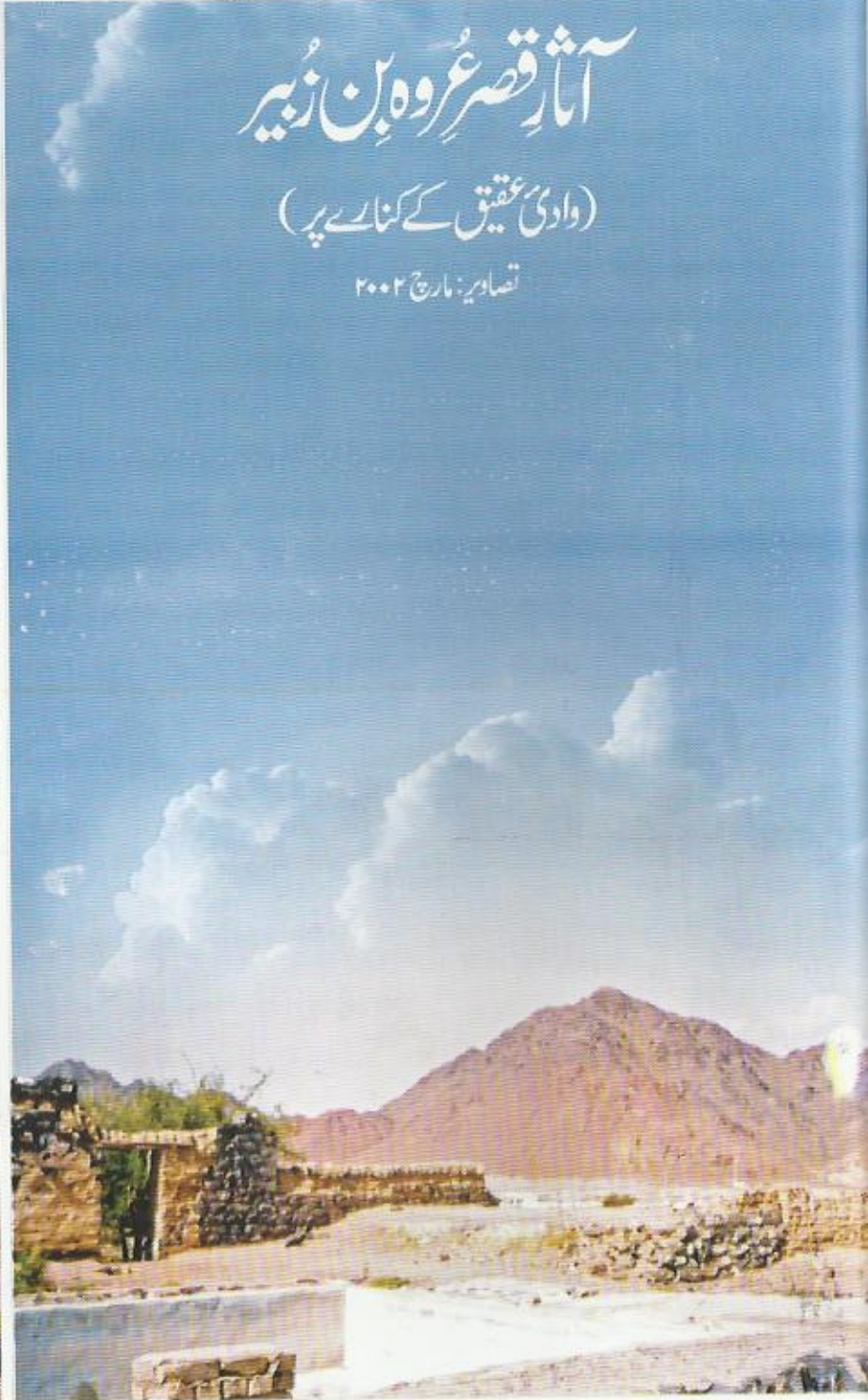
قلعہ کعب بن اشرف (یہودی) کے آثار

اسلام اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا سخت دشمن تھا۔
اسے اس کے بھانجے حضرت محمد بن مسلمہؓ نے قتل کیا تھا۔

۲۶ ستمبر ۱۹۸۹

وادیٔ بطحان

(سد وادیٔ بطحان)

آقا حضور (ﷺ) نے فرمایا۔
''بطحان جنت کی زمینوں میں سے ایک ہے''۔

بطحان ڈیم

تصویر: فروری ۲۰۰۲
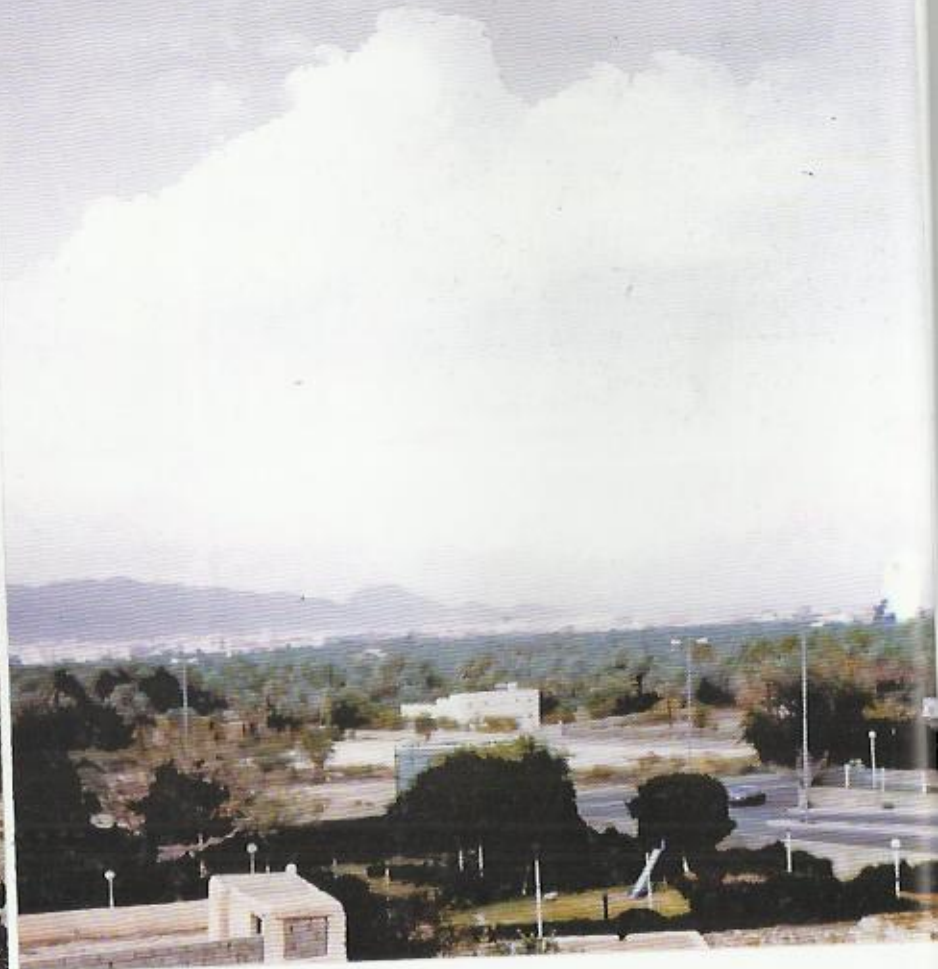
حجاز ریلوے

سلطان عبدالمجید ثانی کا کارنامہ (۱۳۲۶ھ)

یہ ریلوے مدینہ منورہ کو شام ترکی اور یمن سے جا ملاتی تھی۔
اس زمانے میں یہ دنیا کا سب سے بڑا پراجیکٹ تھا۔
(اب مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور جدہ کے درمیان ریلوے لائن
کا منصوبہ زیر عمل ہے جو تین برسوں میں مکمل ہوگا)
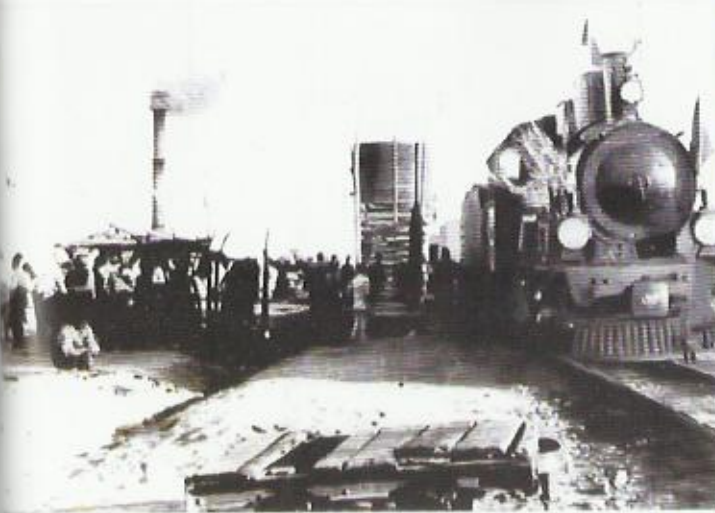
حجاز ریلوے کا افتتاح ۔ ۱۹۰۸

۲۰۰۱
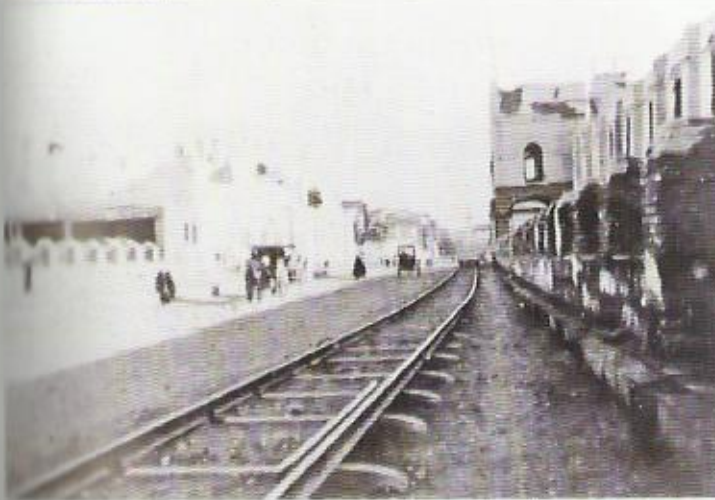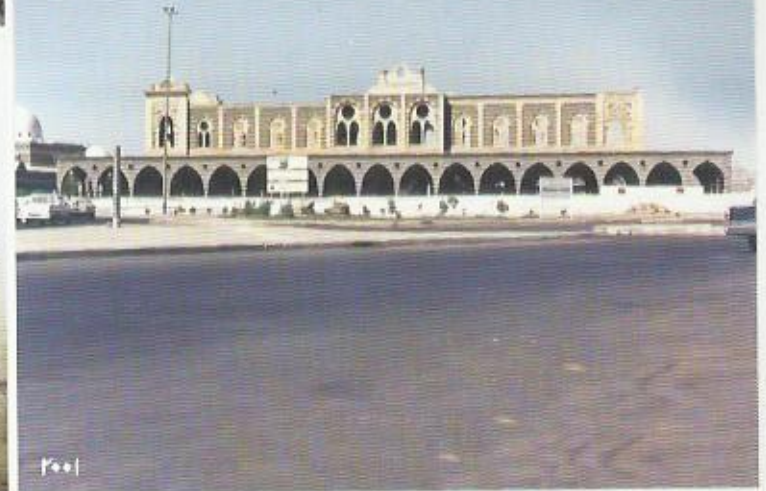
افتتاح کے بعد دعا

حجاز ریلوے

ریلوے سٹیشن یارڈ۔۳ مارچ ۲۰۰۲
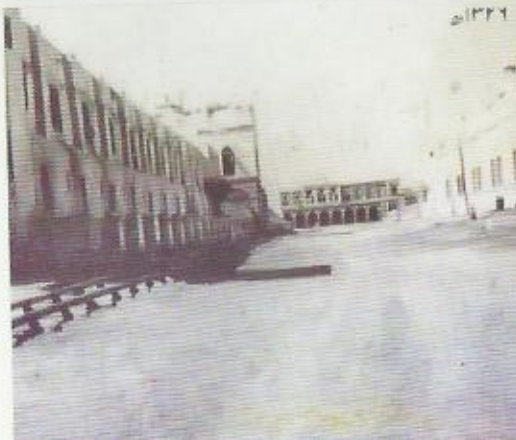
مدینہ یونیورسٹی

اسلامیات اور عربی زبان کی تعلیم کے ذریعے طلبہ کو عالم و فاضل بنانے کے مقصد سے ۱۹۶۱ میں یونیورسٹی (جامعہ اسلامیہ) نے باقاعدہ کام شروع کیا۔

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی ؕ﴿۳﴾ اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ﴿۴﴾

(النجم۔ ۵۳: ۳،۴)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے

وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے

اور بھی اس کا سبب کوئی نظر آیا تمھیں

قربتوں ہی کا اگر سامان ما ینطق نہیں

ایئرپورٹ

ARABIAN

قرآن پرنٹنگ پریس

مدینہ منورّہ کا رنگ روڈ
مدینہ منورّہ کا سٹیڈیم
قُبا کے قریب پانی کی ٹینکی

۲۰۰۲

رنگ روڈ

ٹینکی

۲۰۰۲

• دفاتر بلدیہ • ائیر کنڈیشنگ پلانٹ • مانیٹرنگ روم

مسجدِ نبوی (ﷺ) میں لگے ہوئے کیمروں کا مانیٹرنگ روم

ائیر کنڈیشننگ پلانٹ سے مسجدِ نبوی (ﷺ) کو جانے والی سات کلو میٹر لمبی سرنگ

دفاتر بلدیہ
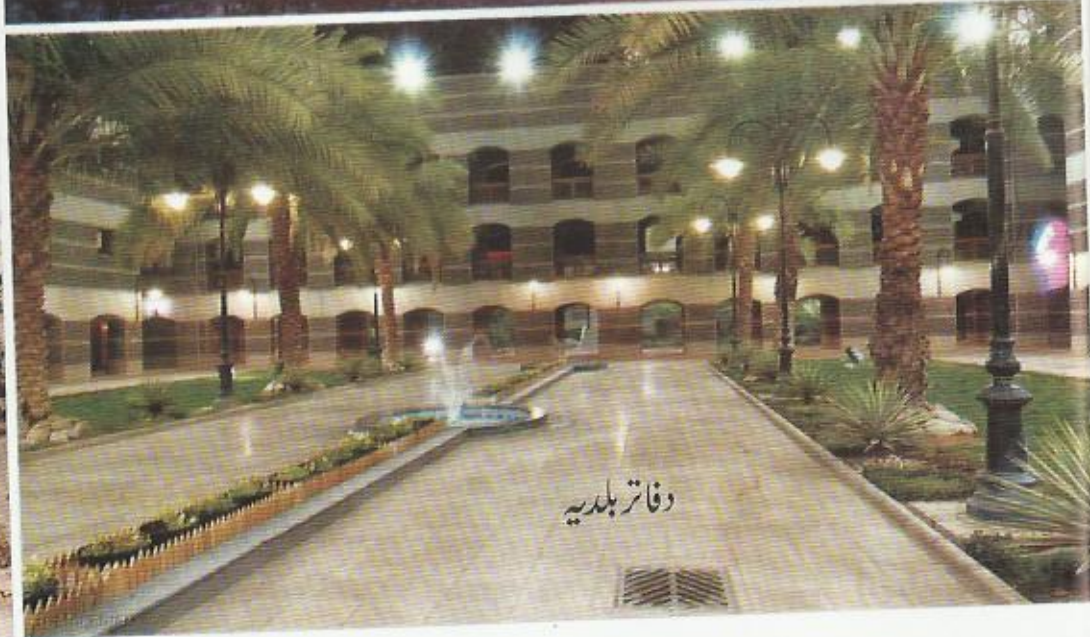
وَمَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ
(النساء ۴:۸۰)
جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی
اس نے اللہ کی اطاعت کی
وَمَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ
فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ
"من یطعِ الرسول" نے سب کو بتا دیا
ہے ہر مطیع آپ (ﷺ) کا طاعت گزارِ ذات

''آثارِ مدینہ'' کے مولف: راجا رشید محمود

(ماہنامہ ''نعت'' لاہور کے ایڈیٹر اور پبلشر) کا اعزاز یہ ہے کہ انھوں نے دُنیا میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا ہے۔

نامور صاحب علم؛ قلمکار راجا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ (صدر ادارۂ ابطالِ باطل/ مصنف ''امتیازِ حق'') کے اکلوتے فرزند رشید احمد (جو علمی اور قلمی دُنیا میں ''راجا رشید محمود'' ہیں) ۲۳۔ اگست ۱۹۳۹ کو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اجداد کھبولہ (اب ضلع چکوال) کے رہنے والے تھے۔ راجا صاحب نے آٹھویں تک میانی ضلع سرگودھا کے مڈل سکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ بعد میں ۱۹۵۶ میں پرائیویٹ طور پر میٹرک' ۱۹۶۲ میں فاضلِ اُردو (پنجاب میں تیسری پوزیشن) ۱۹۶۳ میں ایف اے' ۱۹۶۴ میں بی اے اور ۱۹۶۶ میں ایم اے اردو کیا (پنجاب یونیورسٹی میں پانچویں پوزیشن)۔ ۱۹۶۳ میں سرٹیفکیٹ ان لائبریری سائنس کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی اور ریکارڈ قائم کیا۔

راجا صاحب کی بڑی بیٹی شہناز کوثر کی ۷' بیٹے اظہر محمود کی ۸' چھوٹے بیٹے راجا اختر محمود کی تین کتابیں شائع ہوئیں۔ شہناز کوثر کو ۶' اظہر محمود کو ۲' اور راجا اختر محمود کو ایک صدارتی ایوارڈ ملا۔

راجا رشید محمود کی اب تک ۲۶۵ کاوشیں (۸۱۷'۳۰ صفحات پر) چھپ چکی ہیں۔

اعزازات

۱۔ اللہ تعالٰی کے کرم اور حضور پرنور (ﷺ) کی عنایت سے حمد و نعت گوئی کی سعادت۔

۲۔ والدِ ماجد راجا غلام محمد رحمہ اللہ تعالٰی اور والدہ ماجدہ نور فاطمہ رحمہا اللہ تعالٰی کی تربیت اور توجہات

۳۔ قومی سیرت کانفرنس (۱۹۸۸) میں پنجابی مجموعۂ نعت ''نعتاں دی ڈالی'' پر صدارتی ایوارڈ۔ بدست غلام اسحاق خاں (صدر مملکت)

۴۔ قومی سیرت کانفرنس (۱۹۹۷/ ۱۴۱۸ھ) میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر خصوصی صدارتی ایوارڈ' بدست محمد نواز شریف (وزیر اعظم)۔ تحقیقِ نعت پر صرف ایک یہی ایوارڈ آج تک دیا گیا ہے۔

۵۔ ۸ جولائی ۱۹۹۹ کو صوبائی سیرت کانفرنس میں سیرت ایوارڈ

۶۔ ۱۴ مئی ۲۰۰۳ کو صوبائی سیرت کانفرنس میں مجموعۂ نعت ''عرفانِ نعت'' پر صوبائی نعت ایوارڈ

۷۔ ۱۹۸۵ میں مرکزی مجلسِ حسان' قصور کی سالانہ محفلِ نعت میں نعت ایوارڈ

۸۔ ۱۹۹۲ میں پاکستان نعت اکیڈمی' کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منفرد اور نمایاں خدمات پر سلور جوبلی ایوارڈ

۹۔ ۱۹۹۳ میں روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے اشاعت نعت پر اور ۱۹۹۴ میں تحقیق نعت پر نعت ایوارڈ

۱۰۔ روزنامہ جنگ اور الہجویری کالجز کی طرف سے ۱۹۹۵ کا نعت ایوارڈ

۱۱۔ ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ کو فلیٹیز ہوٹل میں ''نشانِ سپاس'' بدست چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

۱۲۔ ۷ جولائی ۱۹۹۸ کو جامع مسجد عکسِ گنبدِ خضرا' شارع قائدِ اعظم' لاہور میں 'حرفِ سپاس'۔ بدست جسٹس میاں محبوب احمد' چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان

۱۳۔ ۲۲ نومبر ۱۹۹۸ کو شاہِ جیلاں' قراءت و نعت کونسل کی طرف سے داتا دربار میں تاجپوشی

۱۴۔ ۱۹۹۱ میں اردو قاعدہ کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان سے نقد انعام اور خصوصی ایوارڈ

۱۵۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۰ کو انجمن ترقی اردو کی خصوصی تقریب میں قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے پر ''نشانِ سپاس''

۱۶۔ نومبر ۲۰۰۵ میں بزمِ نعت واربرٹن کی طرف سے ''حفیظ تائب نعت ایوارڈ''۔

۱۷۔ ۱۱ رمضان المبارک (۱۹۹۳) کو الحمرا ہال میں میر خلیل الرحمٰن فاؤنڈیشن کی طرف سے عمرے کا ٹکٹ

۱۸۔ ۲۰۰۲ میں دُنیا کا پہلا 'نعت سیمینار'' کرایا۔

۱۹۔ ماہنامہ ''نعت'' کے جون ۲۰۱۱ تک ۲۹۰۰۰ سے زائد صفحات شائع کیے۔

۵۵ مطبوعہ نعتیہ کاوشیں (اُردو)

۱۔ ورفعنا لک ذکرک۔ ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۹۳ء (۱۳۶ صفحات)۔ ۲ حمدیں، ۳۷ نعتیں۔ ۱۴ مناقب

۲۔ حدیثِ شوق۔ ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۶ء (۱۷۶ صفحات) ۸۷ نعتیں

۳۔ منشورِ نعت۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات) دُنیائے نعت میں فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اُردو اور پنجابی فردیات۔ ۵۰۰۔ اُردو اشعار

۵۸۰ فردیات

۴۔ سیرتِ منظوم۔ ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات)۔ ۱۰۱ قطعات۔ نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت

۵۔ ۹۲۔ ۱۹۹۳۔ (۱۱۲ صفحات)

۶۔ شہرِ کرم۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات)۔ نعت کی دُنیا میں پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر ہے۔ ۹۲+ ۱ نعتیں۔ ۱۴۳ فردیات۔ ۱۷۸ متفرق اشعار۔ ۹۷ قطعات

۷۔ مدیحِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ ۱۹۹۷ (۱۲۴ صفحات)۔ ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات

۸۔ قطعاتِ نعت۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات) ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات

۹۔ حی علی الصلوٰۃ۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات)۔ دُنیائے نعت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر ہے۔ ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات

۱۰۔ مخمساتِ نعت۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)۔ دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ خمسے

۱۱۔ تضامینِ نعت۔ ۲۰۰۰ (۱۴۴ صفحات)۔ علامہ محمد اقبالؒ کے اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ۔ حضورِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسمِ گرامی ''احمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ۵۳، اعداد کی نسبت سے ۵۳ تضامین۔

۱۲۔ فردیاتِ نعت۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)۔ دُنیائے نعت میں اُردو نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔

۱۳۔ کتابِ نعت۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات) ۵۳ نعتیں

۱۴۔ حرفِ نعت۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)۔ ۵۳ نعتیں

۱۵۔ نعت۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں نعت کا ذکر ہے۔ ۵۳ نعتیں

۱۶۔ سلامِ ارادت۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)۔ غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ اولیت کا اعزاز لیے

۱۷۔ اشعارِ نعت۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)۔ شاعرِ نعت کا دوسرا مجموعۂ فردیات۔ ۵۴۰، ابیات

۱۸۔ اوراقِ نعت۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)۔ ۵۳ نعتیں

۱۹۔ مدحت سرور (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)۔ ۵۳ نعتیں

۲۰۔ عرفانِ نعت۔ ۲۰۰۲ (۱۸۴ صفحات)۔ ۶۳ نعتیں۔ منفرد اعزاز۔ ہر نعت قرآنِ مجید کی کسی آیت کے حوالے سے۔ (صوبائی سیرت کانفرنس ۱۴۲۴ھ میں اس کتاب کو صوبائی نعت ایوارڈ دیا گیا)

۲۱۔ دیارِ نعت۔ ۲۰۰۲ (۱۰۴) صفحات۔ ۵۳ نعتیں۔ شاعرِ نعت نے اس مجموعے کی سب نعتیں میر تقی میر کی زمینوں میں کہی ہیں۔

۲۲۔ تسبیحِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۱۵۲ صفحات)۔ ۱۰۱ نعتیں

۲۳۔ صباحِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۸۰ صفحات)۔ ۵۳ نعتیں

۲۴۔ احرامِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۹۶ صفحات)۔ ۶۳ نعتیں

۲۵۔ شعاعِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۱۰۴ صفحات)۔ ۹۲ نعتیں

۲۶۔ دیوانِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۸۰ صفحات)۔ ردیف وار ۶۳ نعتیں

۲۷۔ منتشراتِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۸۰ صفحات)۔اُردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔۵۴۶ فردیات

۲۸۔ منظومات۔ ۱۹۹۵ (۱۶۰ صفحات)۔۱۹ نعتیں۔۵۶ مناقب۔۴۴ نظمیں

۲۹۔ تجلیاتِ نعت۔ ۲۰۰۴ (۸۸ صفحات) حیدر علی آتش کی زمینوں میں ایک حمد، ۵۳ نعتیں

۳۰۔ وارداتِ نعت۔ ۲۰۰۴ (۹۶ صفحات)۔۶۳ نعتیں

۳۱۔ بیانِ نعت۔ ۲۰۰۴ (۸۸ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۳۲۔ مینائے نعت۔ ۲۰۰۴ (۸۸ صفحات)۔غزلیاتِ امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں

۳۳۔ حمد میں نعت۔ ۲۰۰۵ (۱۲۰ صفحات)۔۶۶ حمدیں/نعتیں۔ہر شعر میں حمد بھی نعت بھی

۳۴۔ التفاتِ نعت۔ ۲۰۰۵ (۷۲ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۳۵۔ عنایتِ نعت۔ ۲۰۰۵ (۸۸ صفحات)۔ایک حمد، ۵۳ نعتیں

۳۶۔ مرقعِ نعت۔ ۲۰۰۵ (۹۶ صفحات)۔امام بخش ناسخ کی زمینوں میں ۶۳ نعتیں

۳۷۔ نیازِ نعت۔ ۲۰۰۵ (۸۸ صفحات)۔ایک حمد و نعت، ۵۳ نعتیں

۳۸۔ بستانِ نعت۔ ۲۰۰۶ (۸۴ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۳۹۔ سرودِ نعت۔ ۲۰۰۶ (۱۰۴ صفحات) ایک حمد، ۵۳ نعتیں

۴۰۔ تابشِ نعت۔ ۲۰۰۶ (۸۶ صفحات) ایک حمد، ۵۳ نعتیں

۴۱۔ صدائے نعت۔ ۲۰۰۶ (۹۲ صفحات)۔ایک حمد، ۵۳ نعتیں

۴۲۔ منہاجِ نعت۔ ۲۰۰۷ (۱۰۶ صفحات)۔ایک حمد و نعت، ۶۳ نعتیں

۴۳۔ متاعِ نعت۔ ۲۰۰۷ (۸۸ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۴۴۔ قندیلِ نعت۔ ۲۰۰۸ (۸۲ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۴۵۔ ذوقِ مدحت۔ ۲۰۰۸ (۸۶ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۴۶۔ فانوسِ نعت۔ ۲۰۰۸ (۸۸ صفحات۔۵۳ نعتیں

۴۷۔ مشعلِ نعت۔ ۲۰۰۹ (۹۶ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۴۸۔ کہکشانِ نعت۔ ۲۰۰۹ (۱۰۴ صفحات) ۹۲ نعتیں

۴۹۔ اہتزازِ نعت۔ ۲۰۰۹ (۹۲ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۵۰۔ نعتِ زریں۔ ۲۰۱۰ (۸۰ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۵۱۔ کلامِ نعت۔ ۲۰۱۰ (۹۶ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۵۲۔ دفترِ نعت۔ ۲۰۱۰ (۸۲ صفحات)۔۶۳ نعتیں

۵۳۔ مدحِ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ ۲۰۱۰ (۸۰ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۵۴۔ کاوشِ نعت۔ ۲۰۱۱ (۸۰ صفحات)۔۵۳ نعتیں

۵۵۔ لقائے نعت۔ ۲۰۱۱ (۸۸ صفحات)۔۵۳ نعتیں

ان ۵۵۔اُردو مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں

حمدیں:۶ حمد و نعت:۲ قطعات:۵۸۹

غزل کی ہیئت میں نعتیں:۲۸۰۹ (ان میں موجود اشعار:۲۹۷۸۹)

فردیات:۲۶۴۱ مخمسات:۶۶ تضمینیں:۵۳

نظمیں:۱۳ مثلث:۳ (۲۷ بند) مسدس:۵ (۱۸ بند)

مربع:۱ (۷ بند)

۵۵ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات: ۵۹۱۲

تحقیق نعت

۱۔ پاکستان میں نعت۔ ۱۹۹۴ (۲۲۴صفحات)

۲۔ خواتین کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۵۔۲۲۹نعت گو خواتین کا تذکرہ (۴۳۶صفحات)

۳۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۴۔ (۴۰۲صفحات)۔۱۸۹ہندوؤں'۱۶سکھوں'۴عیسائیوں اور ۷میرزائیوں کی نعت گوئی کا تذکرہ اور محاکمہ و تجزیہ

۴۔ اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔جلد اول۔ ۱۹۹۶ (۴۰۸صفحات)

۵۔ اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔جلد دوم۔ ۱۹۹۶ (۴۰۰صفحات)

۶۔ نعت کیا ہے؟۔ ۱۹۹۷ (۱۱۲صفحات)

۷۔ اقبال واحمد رضا: مدحت گرانِ پیغمبر (ﷺ)۔ ۱۹۷۷'۱۹۷۹'۱۹۸۲'۱۹۸۷ (۱۱۲صفحات)۔دو نعت گوؤں کے مشترکہ معتقدات (کلکتہ سے بھی چھپی)

۸۔ انتخاب نعت۔ ۱۹۹۵ (۱۱۲صفحات)۔۱۹۴۷سے۱۹۹۴تک کے دوران میں شائع ہونے والے منتخباتِ نعت کا سن وار تذکرہ جائزہ اور محاکمہ

۹۔ مقدمہ ''نعت کائنات''۔ ۱۹۹۳۔جنگ پبلشرز کے مطبوعہ بڑے سائز کے چہار رنگا ۸۱۶صفحات پر مشتمل انتخاب نعت کا مقدمہ۔جو ساڑھے تین ہزار سے زاید سطور پر ایک تحقیقی مقالہ ہے جس میں ۹۵۸حواشی و تعلیقات ہیں۔

۱۰۔ مولانا خیر الدین خیوری اور ان کی نعت گوئی۔ ۲۰۰۵ (۱۲۰صفحات)۔ابوالکلام آزاد کے والد کی زندگی' کارناموں اور نعت گوئی پر پہلا مبسوط کام

۱۱۔ شاعرانِ نعت۔ ۲۰۰۲ (۹۶صفحات)۔قدسی' کفایت علی کافی' امیر مینائی' احمد رضا خاں بریلوی' اکبر وارثی میرٹھی' حیات وارثی لکھنوی' دلورام کوثری اور لالہ پچھمی نرائن سخا کی نعت گوئی پر مقالات

۱۲۔ مدحت سرایان حضور (ﷺ)۔ ۲۰۰۹ (۱۰۴صفحات)۔علامہ محمد اقبال' حسن رضا خاں بریلوی' حافظ پیلی بھیتی' غریب سہارنپوری' محسن کاکوروی' ضیاء القادری بدایونی اور حفیظ جالندھری کی نعت گوئی پر مضامین

۱۳۔ نعت میں ذکر میلادِ سرکار (ﷺ)۔ ۲۰۰۴ (۱۰۶صفحات)۔نورِ سرکار (ﷺ) کا ظہور' قصیدہ ہائے نور' حضور (ﷺ) لباسِ بشریت میں' ربیع الاول' ۱۲ ربیع الاول' حضور (ﷺ) کی آمد آمد کا ذکر' صبحِ ولادت' میلادیہ مثلث' میلادیہ مثنویاں' میلادیہ نظمیں' آزاد نظمیں' میلادیہ نعتیں' میلادیہ نعتوں اور نظموں کا حوالہ' جشنِ ولادت' عید میلاد النبی (ﷺ)' محافلِ میلاد' میلادِ سرکار (ﷺ) غیر مسلموں کی نظر میں'' کے عنوانات۔کتاب ۵۲۲حواشی اور تعلیقات کی حامل ہے۔

۲۷۱۸صفحات

مطبوعہ پنجابی مجموعہ ہائے نعت

۱۔ نعتاں دی اَٹی۔ ۱۹۸۷ (۱۴۴صفحات)۔۱۹۸۸کی سیرت کانفرنس منعقدہ اسلام آباد میں غلام اسحٰق خاں (صدرِ مملکت) نے صدارتی ایوارڈ دیا۔پنجابی نعت کی کسی کتاب پر یہ پہلا صدارتی ایوارڈ تھا۔کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضورِ پُر نور (ﷺ) کے لیے تو' تم' تیرا' تمھارا کا خطاب نہیں ہے۔

۲۔ حق دی تائید ۱۹۵۶ (۸صفحات)۔شاعرِ نعت کا پہلا مختصر پنجابی مجموعۂ نعت

۳۔ ساڈے آقا سائیں (ﷺ) ۲۰۰۱ (۹۶صفحات)۔پنجابی ادب میں پہلا مجموعۂ فردیات

۲۴۸صفحات

مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد (اُردو)

۱۔ تجوِ تحیت۔ ۲۰۰۷ (۱۲۴صفحات)۔لفظ ''اللہ'' کے اعداد کی نسبت سے ۶۶ حمدیں

۲۔ خدائے شہِ زمن۔ ۲۰۰۸ (۱۱۲صفحات)۔۶۶ حمدیں

۳۔ تحمیدِ رحمان۔ ۲۰۱۰ (۱۱۲صفحات)۔۶۶ حمدیں

۴۔ ''حمد میں نعت'' کا ذکر مجموعہ ہائے نعت میں ہو چکا ہے۔۲۰۰۵ (۱۲۰صفحات)

۵۔ پانچواں مجموعۂ حمد زیرِ تدوین ہے۔

شاعر نعت کے مطبوعہ منتخباتِ حمد

۱۔ حمدِ باری تعالٰی۔ ماہنامہ ''نعت'' لاہور کا پہلا شمارہ۔۱۹۸۸ (۱۱۲صفحات)۔۲۷حمدیں اور نثر میں حمد کے موضوع پر سات مضامین

۲۔ حمدِ خالق۔ ۲۰۰۳ (۲۳۲صفحات)۔۱۴۱شعرا کی ایسی حمدیں حوالے کے ساتھ شامل ہیں جو پہلے سے موجود کسی اہم انتخاب میں شامل نہیں تھیں۔۲۰صفحات کے مقدمے میں اس وقت تک سامنے آنے والی حمدیہ کاوشوں کا محاکمہ ہے۔

۳۔ نقوش۔قرآن نمبر جلد چہارم میں ''اُردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب''۔اس میں ۸۷مرحوم اور ۱۳زندہ شعرا کا حمدیہ کلام ہے۔یہ حصہ صفحہ ۱۴ سے ۶۷ تک ہے۔پروفیسر حفیظ تائب نے لکھا: ''اُردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب' حمد و نعت کے بڑے سکالر اور ماہنامہ ''نعت'' کے مدیر راجا رشید محمود نے کیا ہے اور اس میں محمد قلی قطب شاہ سے لے کر حافظ لدھیانوی تک' قریب قریب ہر اہم شاعر کا حمدیہ کلام آ گیا ہے''۔(روزنامہ ''نوائے وقت''۔۱۹ جنوری ۲۰۰۲۔مضمون ''حمد و نعت کی بہاریں'')

=۴۰۴صفحات

تدوین نعت (مطبوعہ کاوشیں)

مدحِ رسول ﷺ — نعتِ خاتم المرسلین ﷺ — نعت کائنات

نعتِ حافظ — قلزمِ رحمت — مدحِ سرورِ کونین ﷺ

سخنِ نعت — لاکھوں سلام (دو حصے) — طرحی نعتیں (۲۵ حصے)

نعت کیا ہے؟ (چار حصے) — نعت ہی نعت (سولہ حصے) — کلامِ ضیا (دو حصے)

غیر مسلموں کی نعت (چار حصے) — سلامِ ضیا (دو حصے) — آزاد بیکانیری کی نعت

حسن بریلوی کی نعت — غریب سہارنپوری کی نعت — علامہ اقبالؒ کی نعت

بہزاد لکھنوی کی نعت — اختر الحامدی کی نعت — محمد حسین فقیر کی نعت

شیدا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت — کافی کی نعت — لطف بریلوی کی نعت

جوہر میرٹھی کی نعت — عابد بریلوی کی نعت — نعتِ قدسی

عربی نعت — وارثیوں کی نعت — نعتیہ مسدس

آزاد نعتیہ نظم — نعتیہ رباعیات — نعتیہ تضمینیں

نور علی نور — استغاثے — موجِ نور

رسول نمبروں کا تعارف (چار حصے) — فیضانِ رضا — حضورؐ کیلئے لفظ ''آپ'' کا استعمال

مسرور کیفی کی نعت — حدیثِ حمد و نعت

صفحات = ۱۲۷۱۶

تدوین مناقب

مناقبِ سید ہجویرؒ — مناقب داتا گنج بخشؒ — مناقب خواجہ غریب نوازؒ

مناقبِ غوث اعظمؒ — مناقبِ سید ہجویریؒ داتا گنج بخشؒ — مناقب بہاء الدین زکریا ملتانیؒ

نذرِ داتاؒ — سلطان جیؒ کی مدحت میں

صفحات = ۱۱۹۶ صفحات

سیرت رسول خیر ﷺ

نزولِ وحی — شعبِ ابی طالب — حضور ﷺ کی عادات کریمہ

تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ — حضور ﷺ اور بچے — میرے سرکار ﷺ

درود و سلام — میلاد النبی ﷺ — میلادِ مصطفیٰ ﷺ

مدینۃ النبی ﷺ — عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ — جہاتِ سیرتِ حضور ﷺ

صفحات = ۱۹۸۸

اسلامیات

احادیث اور معاشرہ — ماں باپ کے حقوق — حمد و نعت

قادیانی: ایک تعارف — قرطاسِ محبت — نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے چند پہلو

ختم نبوت اور سارق ختم نبوت

صفحات = ۷۳۲

تراجم (انگریزی اور عربی سے)

الخصائص الکبریٰ از امام سیوطیؒ — فتوح الغیب از غوث اعظمؒ — تعبیر الرؤیا منسوب بہ امام سیرینؒ

نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب — صفحات = ۱۹۶۴

نصابیات

نصابی کتب: تدوین سے طباعت تک — نصابی کتب: آرا و افکار = ۱۷۶ صفحات

۱۹۸۷ء ''درسی کتاب'' برائے جماعت اول کے مصنفِ اول — ۱۹۸۸ء درسی کتاب برائے جماعت دوم کے مصنفِ اول

موجودہ ''میری کتاب'' برائے جماعت دوم کے مصنفِ اول — موجودہ ''اُردو کی ساتویں کتاب'' کے ایڈیٹر

۱۹۶۸ سے ۱۹۹۵ تک اُردو کی نصابی کتب کے ایڈیٹر

بچوں کے لیے نظمیں

راج دُلارے = ۹۶ صفحات

تاریخ / پاکستانیات

تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ — اقبالؒ، قائدِ اعظم اور پاکستان — قائدِ اعظم: افکار و کردار

صفحات = ۷۸۴

سفر نامے

سفرِ سعادت، منزلِ محبت — دیارِ نور — سرزمینِ محبت

نعت کے سائے میں = ۵۶۰ صفحات

شاعرِ نعت: راجا رشید محمود کی ادبی خدمات کی تحسین

۱۔ ''شاعرِ نعت راجا رشید محمود''۔ تحقیق: ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ، چیئرمین شعبہ عربی و اسلامیات، جی سی یونیورسٹی لاہور۔ ۲۰۰۴ء (۵۳۶)

ڈاکٹر صاحب موصوف نے راجا صاحب کے پہلے ۱۸ اُردو مجموعہ ہائے نعت کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے مضامین و موضوعات اور زبان و بیان کی جزئیات کے ۸۸ عنوانات کے تحت تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔

۲۔ جی سی یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کے ریسرچ سکالر نصیر احمد نے ''راجا رشید محمود کی ادبی خدمات'' کے عنوان سے ۲۰۰۷ میں مقالہ لکھ کر ایم فل کیا۔ یہ مقالہ ۴۱۷ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر محمد ہارون قادر کی نگرانی میں لکھا گیا۔ مقالہ کے پانچ ابواب ''سیرت و سوانح''۔ راجا رشید محمود بطور شاعر۔ راجا رشید محمود بطور نثر نگار۔ راجا رشید محمود بحیثیت محقق و مدون اور راجا رشید محمود کا مقام و مرتبہ ہیں۔

۳۔ ''محاوراتِ نعت''۔ تحقیق: شہناز کوثر۔ ۲۰۱۰ء (۹۶ صفحات)۔ ریسرچ سکالر نے (جو راجا صاحب کی بیٹی ہیں، ۱۶ کتابوں کی مصنفہ ہیں جن میں سے چھے کتابوں پر صدارتی ایوارڈ پا چکی ہیں) اپنے عبقری والد کے پچاس اُردو مجموعہ ہائے نعت کے ۳۰۷، اشعار میں اڑھائی سو سے زیادہ محاورات کی نشاندہی کی ہے۔

۴۔ ''نعوتِ محمود پر کلامِ معبود کے اثرات'' شہناز کوثر کی دوسری کاوش ہے۔ ۲۰۱۰ء (۱۹۲ صفحات)۔ اس میں سوا سو کے قریب قرآنی آیات کی اشعارِ محمود پر تابانیوں کا باحوالہ تذکرہ ہے۔ ان ۵۳ نعتیہ مجموعے پیشِ نظر ہیں۔ آخری ۴۶ صفحات پر ''قرآنی الفاظ یا ان کے مادوں کے حامل قرآنی الفاظ کا نعوتِ محمود کی ردائف میں استعمال'' دکھایا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کلامِ اللہ کی جتنی آیات اور جتنے الوہی فرمودات راجا صاحب کے کلام میں ہیں، کسی اور شاعر کے کلام میں اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔

۵۔ راجا صاحب اور ماہنامہ ''نعت'' جڑواں ہیں۔ ماہنامہ ''نعت'' کا آغاز جنوری ۱۹۸۸ء سے ہوا اور بفضلہ تعالیٰ تاحال اس کی باقاعدہ اشاعت جاری ہے۔ جی سی یونیورسٹی، لاہور کی ایم اے اُردو کی طالبہ نے اس جریدے کا وضاحتی اشاریہ مرتب کر کے ۸۵ فی صد نمبر حاصل کیے۔

۶۔ ''نعت کے حوالے سے پاکستان کی شناخت: راجا رشید محمود (جنھوں نے دُنیائے اسلام میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا)''۔ تحریر: اظہر محمود۔ ۲۰۰۷ء (۴۸ صفحات)۔ ادارۂ پاکستان شناسی، لاہور نے ''آثارِ مدینہ'' میں راجا صاحب کے معاون، ان کے فرزندِ اکبر کی یہ تحریر شائع کی۔ اظہر محمود کی اس کے علاوہ سات مزید تصانیف شائع ہوئیں جن میں دو کتابوں پر فاروق احمد لغاری اور رفیق احمد تارڑ (صدورِ مملکت) نے انھیں صدارتی ایوارڈ دیے۔

۷۔ راجا رشید محمود کی نعت نگاری پر ڈاکٹر سید عبداللہ، پروفیسر محمد منور، پروفیسر حفیظ تائب، علامہ اختر الحامدی، قاضی عبدالنبی کوکب، چودھری رفیق احمد باجوہ، گوہر ملسیانی، خواجہ رضی حیدر، پروفیسر محمد متعال بھٹی، پروفیسر محمد حسین آسی، ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، ڈاکٹر پروفیسر افضال احمد انور، پروفیسر اشتیاق طالب، پروفیسر محمد اکرم رضا، پروفیسر خالد بزمی، پروفیسر محمد اقبال جاوید، راز کاشمیری، ریاض حسین چودھری، پروفیسر انور جمال، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید، پروفیسر منصور احمد خالد، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر منیر قصوری، ڈاکٹر پروفیسر عصمت اللہ زاہد، ڈاکٹر پروفیسر سید اختر جعفری، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، پروفیسر خلیل احمد نوری، پروفیسر غلام غوث چیمہ، سید رفیق عزیزی، طاہر سلطانی اور دوسرے صاحبانِ علم و دانش کے مقالات مختلف جرائد و رسائل میں اشاعت پذیر ہوئے۔

256
بسم اللہ الرحمن الرحیم
فبای آلاء ربکما تکذبن
اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (القرآن)